

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, May 11, 1993

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes after ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام ؕ فباي الاء ربكما تكذبن
يسئله من فى السموات والارض كل يوم هو فى شان ؕ فباي
الاء ربكما تكذبن ؕ سنفرغ لكم ايه الفقلن ؕ فباي الاء ربكما
تكذبن ؕ يبعثر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار
السموات والارض فانفذوا ؕ لاتنفذون الا بسلطن ؕ فباي الا
ربكما تكذبن ؕ

(سورہ رگمن آیت ۲۰ تا ۲۴)

ترجمہ : اور آپ کے پروردگار کی ذات ہو کہ عظمت اور احسان والی ہے باقی رہ جاوے
کی اسے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اسی سے سب
آسمان اور زمین والے مانگتے ہیں وہ ہر وقت کسی نہ کسی کام میں رہتا ہے ۔ سو اسے جن و انس تم

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, May 11, 1993

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes after ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام ۞ فباي الاء ربكما تكذبن
يسئله من فى السموات والارض كل يوم هو فى شان ۞ فباي
الاء ربكما تكذبن ۞ سنفرغ لكم ايه الفقلن ۞ فباي الاء ربكما
تكذبن ۞ يبعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار
السموات والارض فانفذوا ۞ لاتنفذون الا بسلطن ۞ فباي الا
ربكما تكذبن ۞

(سورہ رغن آیت ۲۰ تا ۲۴)

ترجمہ : اور آپ کے پروردگار کی ذات ہو کہ عظمت اور احسان والی ہے باقی رہ جاوے
کی اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اسی سے سب
آسمان اور زمین والے مانگتے ہیں وہ ہر وقت کسی نہ کسی کام میں رہتا ہے ۔ سو اے جن و انس تم

اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاوے۔ سو اے جن و انس ہم عنقریب تمہارے لئے خالی ہونے جاتے ہیں سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اے گروہ جن اور انسانوں کے اگر تم کو یہ قدرت ہے کہ آسمانوں اور زمین کی حدود سے کہیں باہر نکل جاؤ تو نکلو بدون زور کے نہیں نکل سکتے۔ سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاوے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چنیرمین - وقفہ سوالات -

راجہ محمد افضل خان - پوائنٹ نمبر آرڈر -

جناب چنیرمین - جی، افضل خان صاحب -

راجہ محمد افضل خان - جناب چنیرمین میں نے کل وعدہ کیا تھا کہ میں ان سوالات

کی تفصیلات ایوان میں پیش کروں گا جن کے بارے میں معزز سینیٹر کہہ رہے تھے، تو اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو میں یہ پیش کر دیتا ہوں -

جناب چنیرمین - یہ کونسا سوال تھا -

راجہ محمد افضل خان - یہ تفصیلات سوال نمبر ۷۷ کے متعلق ہیں -

جناب چنیرمین - جی فرمائیں -

راجہ محمد افضل خان - اس کے علاوہ ۷۸ کے متعلق بھی - جیتے ہیں - ایک بات تو

ان صوبوں کے بارے میں جن کو کوٹ پورا نہیں ملتا اور جیسے حافظ حسین احمد صاحب نے فرمایا تھا کہ اسی طرح وعدے کیے جاتے رہیں گے یا ان پر عمل بھی ہو گا - تو جناب چنیرمین میں عرض کرتا ہوں کہ ہمارے پاس تین پوائنٹ ہیں، ایک گریڈ ۱۷ کی ہے، ایک گریڈ ۱۶ کی اور دوسری بھی گریڈ ۱۶ کی ہے - ان تینوں کے بارے میں ابھی حال میں ہی وزارت نے فیصلہ کیا ہے کہ

ان کے بارے میں درخواستیں ان صوبوں سے صوبہ کریں گے according to rules and merit.

اور ان کی تقرری فیڈرل پبلک سروس کمیشن کرے گی، لیکن ان تین صوبوں سے تاکہ کوٹ پورا ہو

سکے۔

جناب چئیرمین - ٹھیک ہے جی۔

راجہ محمد افضل خان - دوسری بات یہ ہے کہ سید عبداللہ شاہ نے پوائنٹ آؤٹ کیا تھا کہ یہ جو چند نام ہیں یہ ایسے لگتے ہیں جو کہ رورل سندھ کے نہیں۔ ایک کے متعلق تو آپ نے بھی فرمایا تھا ڈاکٹر رسخان صاحب کو کہ "راجے" تو ہمارے ہاں ہیں۔ میں نے اس بارے میں بھی معلومات اکٹھی کی ہیں اور یہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

راجہ محمد صفدر خان - جس کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے پوچھا تھا 'یہ ضلع ہری پور کے ہیں۔

جناب چئیرمین - میں نے تو پہلے ہی کہا تھا۔

راجہ محمد افضل خان - یہ نسیم قیصر، جن کے متعلق سید عبداللہ شاہ صاحب نے پوچھا تھا یہ ضلع تھرپارکر کے ہیں۔ دوسرا انہوں نے الطاف حسین کے متعلق پوچھا جو کہ پنجاب سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ ضلع پیکوال کے ہیں اور فضل حسین کے متعلق پوچھا تھا 'یہ ضلع شکار پور کے ہیں۔ تو ان سے میری گزارش ہو گی کہ ہو سکتا ہے کہ ہمارے ہاں بھی قبائل کے کوڑ میں لوگ ڈومیسائل حاصل کر لیتے ہوں اور پھر اس کوڑ پر آجاتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو پھر یہ تحقیقات کریں۔ ہمارے پاس ان کا ریکارڈ درست ہے۔

Syed Abdullah Shah: Will the honourable Minister please get me a copy of domicile certificates issued to these officers:

جناب چئیرمین - It is asking too much - دیکھیں ناں 'You want an investigation. دیکھیں ناں 'آپ یہ حاصل کریں۔ آپ کو انہوں نے تفصیل دے دی ہے۔ اب یہ آپ کی خاطر وہاں سے ڈومیسائل سرٹیفکیٹ لیں اور پھر انکوائری کریں 'Please you do it.

Syed Abdullah Shah: Sir, it must be on record. They must have produced the domicile for the job.

جناب چیئرمین - یہ proper نہیں ہے کہ documents کی کاپیاں آپ منگوانا شروع کر دیں۔ یہ کوئی عادت تو نہیں ہے کہ یہاں پر آپ فیصد کریں گے۔

سید عبداللہ شاہ - یہاں کے لیے نہیں جناب۔

جناب چیئرمین - ہاں 'آپ جہاں بھی کریں گے' He 'Now, it is up to you'.

has provided the information if you doubt it legal procedure is available ڈومیسائل issue بھی ہوا ہے 'cancel بھی ہو سکتا ہے لیکن اس کا طریقہ کار ہے۔ آپ اسے follow کریں۔ لیکن ہم یہ تو نہیں کر سکتے ہیں کہ یہاں پر عدالتی کارروائی شروع کر دیں۔

Syed Abdullah hah: No, Sir, it is not a

عدالتی کارروائی if I had a copy then I can go there and find out who was the concerned official, then I can do something.

جناب چیئرمین - دیکھیں ناں 'انہوں نے آپ کو تفصیل دے دی' انہوں نے یہ کہا

کہ جی 'یہ تھر پارکر کے ہیں' So, you apply to D.C. Tharparkar. He would take to ask 'یعنی He will give you the copy کہ ہر چیز یہاں پر وہ آپ کو دیں۔ کوئی عادت تو نہیں ہے If you want the information you apply for this to the D.C. In fact اس سے آپ کو ساری تفصیل مل جائے گی

Then you apply to the D.C., if you feel that he has wrongly obtained it. Apply then for cancellation.

سید عبداللہ شاہ - میں وزیر صاحب کا شکر گزار ہوں۔

راجہ محمد افضل خان - جناب والا! - میں یہ مسند بھی مل کرنا چاہتا ہوں 'میں یہ

عبداللہ شاہ صاحب کو تفصیل دوں گا اور یہ وہاں آرکائیوز (Archives) میں جا کر وہ سارے کاغذات جو ہیں ان کے ڈومیسائل سرٹیفیکٹ وغیرہ تمام دیکھ لیں یہ شاہ صاحب لے لیں۔

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے۔

راجہ محمد افضل خان - جناب والا! - ایک گزارش اور کروں گا سینئر فصیح اقبال

صاحب نے سیف گیز کے متعلق معلومات چاہی تھیں اس کی تفصیل مکمل میں لے آیا ہوں ۔ اس کے گیارہ انیکچرز ہیں اور اگر آپ مختصر اجازت دیتے ہیں کیونکہ اس کی ساری تفصیل میں جانے میں تو ایک گھنٹہ لگے گا ۔ میں یہ دستاویزات سینئر صاحب کو دے دیتا ہوں اس میں گیارہ تو انیکچرز ہیں کیسے گیز چلیں ، آمدنی کہاں سے ہوتی ، کیسے خرچ ہوا ، آؤٹ والوں نے کیا کیا اس کی رپورٹ کیا ہے ، انکم ٹیکس والوں نے کتنا لیا ، اب ہمارے پاس کتنی رقم باقی ہے یہ تمام تفصیل میں ان کے حوالے کر دیتا ہوں ۔

جناب چیئرمین ۔ بالکل صحیح ہے ، بالکل ان کو دے دیں ۔

سید فصیح اقبال ۔ جناب چیئرمین ! میں وزیر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ایک ہی دن میں ساری معلومات فراہم کیں ان کو معلوم ہونا چاہیے میں ان کی کمیٹی کا چیئرمین ہوں کچر اور سپورٹس کا میں نے یہ مسئلہ اٹھائے ، انکوائری کرانی ، بے ضابطگیوں کو میں نے روکا جسے بھانے حکومت کے خزانے میں اور چونکہ اس میں کچر بے ضابطگیاں اب تک ہوتی رہی ہیں اس کے سلسلے میں میں اب ایک کمیٹی بلا رہا ہوں یہ تفصیل وزیر صاحب اس کمیٹی میں پیش کر دیں اور بھی فاضل سینئر ہیں اس کمیٹی میں ۔ وہ انشا اللہ اس تفصیل کو وہاں دیکھ لیں گے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ میں جناب طوالت کی خاطر نہیں کہہ رہا تھا اس رپورٹ میں میں نے آخر میں ان سے یہی درخواست کی ہے یہ مسند پبلک اکاؤنٹ کمیٹی والوں نے بھی (جو جنرل صاحب لینینیٹ جنرل اسلم مرزا صاحب نے یہ سب کچھ چلایا ان کے ساتھ بریگیڈیر لال زمر خان تھے تو انہوں نے بھی) اور اس کمیٹی کے سینئر صاحب بھی چیئرمین ہیں نے دیکھا ۔

سید فصیح اقبال ۔ جناب چیئرمین ۔ ان کو بات مکمل کرنے دیں وہ ابھی کھڑے ہیں کسی کی بات نہیں کانٹی پاسیئے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جی جناب والا ! میں نے آخر میں یہ لکھا ہے کہ پبلک اکاؤنٹ کمیٹی کے زیر غور بھی یہ رپورٹ تھی انہوں نے بلایا پہلے تو جنرل صاحب نے وعدہ کیا تھا وہ آئیں گے پھر مسند بریگیڈیر لال زمر صاحب کے حوالے ہوا اور آخر میں میں لکھا ہے کہ چونکہ سینئر سید فصیح اقبال صاحب ، سینٹ کی قائمہ کمیٹی برائے کھیل اور ثقافت کے چیئرمین ہیں لہذا ان کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اس معاملے کی تفصیل سے جانچ پڑتال کریں اور اس کی تفصیل

یہ ہے جناب اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو وہ پوائنٹس میں نے لیے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ کون سے پوائنٹس۔

راجہ محمد افضل خان۔ یہ سیف گیز جو ہیں یہ ستمبر ۱۹۸۹ میں ہونے تھے۔

جناب چیئرمین۔ یہ تفصیل فصیح صاحب آپ کو پائیے۔

سید فصیح اقبال۔ جناب چیئرمین! یہ تفصیل ہمارے پاس ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ تفصیل ان کو نہیں پائیے، آپ وزیر صاحب یہ ساری تفصیل

سینٹ کو دے دیں تاکہ ہمارے ریکارڈ پر بھی آجائے پھر ہم ان کو پاس آن کر دیں گے۔

سید فصیح اقبال۔ جناب والا! یہ وزیر صاحب کی اطلاع کے لیے اور ایوان کے علم

کے لئے عرض کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں میں نے دونوں جنرل صاحبان کو جو سیف گیز کرانے کے ذمہ دار تھے ان کو کمیٹی میں پیش ہونے کے لئے کہا تھا وہ پہلی مرتبہ پیش نہیں ہوئے تو ان کو بتایا کہ پارلیمنٹ کا یہ قاعدہ ہے اس میں بڑی سے بڑی شخصیت، پارلیمنٹ کی بالادستی ہے اس میں جنرل صاحب پیش ہوں گے تو یہ سابق چیف آف سٹاف کے پاس گئے تھے جنرل صاحبان کہ ہمیں مستثنیٰ کیا جائے۔ بہر حال وہاں سے یہ جواب آیا کہ یہ پارلیمنٹ کی کارروائی ہے آپ پیش ہوں۔ تو ہم نے پہلے اجلاس میں فیصلہ کیا تھا کہ وہ حساب لے کر خود بھی ہماری کمیٹی کے سامنے پیش ہوں گے اور جہاں حساب میں ہم نے کچھ بے ضابطگیاں پکڑی تھیں جس کی وجہ سے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں یہ مسئلہ اٹھا باقی چیزوں کا میں مشکور ہوں کہ انہوں نے اس تھوڑی سی مدت میں سارے کاغذات مکمل کئے میں کمیٹی میں اتنا اللہ اس مسئلہ کو لاؤں گا۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ منسٹری کو کہیں تو وہ

انتظامیہ فوری طور پر دے دیتے ہیں۔ لہذا یہ ہو سکتے ہیں کہ دس دن کے بعد ایسی جواب نہیں ملتا تو ہم وزیر صاحب کے شکر گزار ہیں اور آپ نے باقی کو بھی راستہ دکھایا کہ کس طرح منسٹری میں کام کروایا جاتا ہے۔

راجہ محمد افضل خان۔ جناب چیئرمین میں اس فلور پر آپ کے سامنے یہ وعدہ کرتا

ہوں کہ ہماری طرف سے جو بھی تعاون ہو سکتا ہے ہمارا فرض ہے کہ وہ کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔

سید اقبال حیدر۔ جناب والا ! ! فاضل وزیر صاحب کے بیان سے فرق صاف ظاہر ہے کہ ماضی میں کیا ہوتا رہا پچھلے اجلاس میں کیا ہوتا تھا اب کیا ہوتا ہے اور جواب سوال نیک بنتی کا ہے جب نیت ہی ان کی بدلتی تو وہ کیسے جواب دیتے۔

جناب چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب یہ بھی ظاہر ہے کہ کل کیا ہوا اور آج کیا ہو رہا ہے۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب والا ! ! گزارش یہ ہے کہ ہم وزیر صاحب کے بہت مشکور ہیں واقعی۔ پچھلے آٹھ سال کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا ہے کہ خان صاحب نے ساری پوزیشن لا کر ایوان کی میز پر رکھ دی ہے لیکن اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ پوری کابینہ ہی اس طرح کرتی ہے۔ اس لئے کہ آج سے چھ دن پہلے جناب عبدالرحمان ہمالی صاحب نے اس فلور پر وعدہ کیا کہ زراعت کے متعلق جو تقریریں ہونی تھیں وہ انٹرمیشن لا کر ہم آپ کو دیں گے جو آج تک awaited ہے تو اقبال حیدر صاحب کا یہ کہنا درست نہیں کہ ایک خان صاحب کی کارکردگی سے ساری کابینہ کی کارکردگی ابھی ہو گئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ چلیں جب ہمالی صاحب آئیں گے تو پھر ان سے پوچھ لیں گے۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب توقع یہ کی جاتی ہے کہ سارے وزیر صاحبان آئندہ ایسا ملالت کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ سوال نمبر ۲۲ جناب بشیر احمد صاحب۔

22. *Mr. Basheer Ahmad Matta: Will the Minister for State and Frontier Regions be pleased to state the time by which Government Intermediate College, Yakka Ghond, Mohmand Agency will be up graded to the degree level?

Haji Gul Sher Khan Afridi: The College has been included in A. D.P 1993-94 for upgradation to Degree level on development side.

ڈاکٹر محمد رحمان۔ جناب والا ! ! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا جو خوش

قسمتی سے صوبہ سرحد سے تعلق بھی رکھتے ہیں کہ جب یہ کالج ڈگری لیول تک اب گریڈ ہو جانے کا اور اس میں ۲۰ طلباء تعلیم حاصل کریں گے کیا ان کو بالغ رائے دی کی بنیاد پر ووٹ کا حق دیا جائے گا۔

Raja . Muhammad Afzal Khan: I think this question has no relationship with this question.

Mr. Chairman: Correct. I think you are right. Any other question?

جناب بہرہ ور سمیع صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سمیع۔ جناب والا! کیا قبائل کو بالغ رائے دی سے محروم رکھا جانے کا۔

جناب چیئرمین۔ اس کا اس سے کیا تعلق ہے یہ تو انٹرمیڈیٹ کالج کا سوال ہے اس میں بالغ رائے دی کہاں سے آگئی۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ جناب والا! جب وہ اخبارات پڑھیں گے، پروگرام سنیں گے تو گھر میں وہ بڑی احساس کمتری میں مبتلا ہو جائیں گے تو جناب کالج بنانے کی تو پھر ضرورت ہی نہیں بلکہ انٹرمیڈیٹ کو بھی ختم کرنا پائینے۔

جناب چیئرمین۔ اس کا بالغ رائے دی سے کیا تعلق ہے۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ بڑا تعلق ہے جناب وہ دنیا میں اپنے آپ کو مکمل انسان ہی نہیں سمجھیں گے۔

جناب محمد اجمل خان۔ جناب والا! میرا خیال ہے کہ اس کا تعلق ہی نہیں ہے بالغ رائے دی اور کالج کی upgradation سے یہ تو بالکل دونوں مختلف چیزیں ہیں تو میرا خیال ہے وہ تازہ سوال پوچھ لیں۔

جناب چیئرمین۔ بالکل ٹھیک ہے، جناب ابراہیم خان۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ جناب والا! کیا تعلیم کا اور بنیادی حقوق کا بالغ رائے دی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب چئیرمین - ضرورتعلق ہے جی لیکن اس سوال سے کیا تعلق ہے -

جناب محمد ابراہیم خان - جس طرح تعلیم کا بنیادی حقوق سے تعلق ہے اس طرح

بلخ رانے دی کا بھی تعلق ہے -

جناب چئیرمین - اس کالج سے کیا تعلق ہے یہ تو انٹر میڈیٹ کالج کی بات ہو رہی

ہے اگلا سوال نمبر ۲۳ -

23. *Mr. Basheer Ahmad Matta: Will the Minister for State and Frontier Regions be pleased to state whether it is a fact that the Government Girls Primary School, Ghami Lor, Mohmand Agency, is function without the services of a Chowkidar since its establishment in 1983, if so, the time by which this arrangement will be made?

Haji Gul Sher Khan Afridi: Yes, the case is under correspondence with the government of NWFP and the Finance Division since 1991 but the post has not so far been sanctioned.

Mr. Basheer Ahmad Matta: Supplementary sir, if you kindly look at the answer it says that the case is under correspondence with Government of NWFP and Finance Division since 1991. The post has not so far been sanctioned. Now, this school itself was built in 1983 and for the last ten years it is running without a Chowkidar and the correspondence does not come to an end. So, it really a deplorable state of affairs. Why doesn't the Minister In-Charge say that he will appoint a Chowkidar. I asked this question previously also sir, when I was in the Senate in the last term and then I was assured that they will look into it and they have not yet had the time to look into it sir. Why doesn't the Minister say that he will appoint a Chowkidar?

جناب محمد اجمل خان - جناب والا! واقعی یہ سکول ۱۹۸۲ء میں بنا ہے اس وقت سکول میں strength کچھ اور ہوتی تھی اس میں چوکیدار نہیں ہوتے تھے اس کے بعد ۱۹۹۱ء میں چوکیدار کی اسی ساری سکولوں کے لیے فانا میں منظور ہوئی مگر ۱۹۹۱ء میں ملازمتوں پر پابندی لگ گئی تھی تو یہ نہیں کر سکے بہر حال

I assure the honourable Senator that as soon as NWFP Government send the case we shall get it sanctioned from the Finance Division.

Mr. Basheer Ahmad Matta: My submission is, sir, that he should give a categorical assurance that he will appoint this Chowkidar. Whereas we have sixty Ministers who are appointed every day and every night, why can't we appoint a Chowkidar in a school which is far away in an Agency, sir?

Mr. Muhammad Ajmal Khan: Sir, I assure the honourable Senator that if there are no irregularities in the case we will definitely do it and at the earliest possible time sir.

جناب چیئرمین - یہ صوبائی حکومت نے کرنا ہے یا وفاقی حکومت نے کرنا ہے -
جناب محمد اجمل خان - کرنا فیڈرل حکومت نے ہے جناب مگر اس کی جو liabilities ہیں -

we will take it from the NWFP Finance Department and send it to the Finance Ministry here, sir, and then they will give the sanction. So, we are working on it.

Mr. Chairman: So, I think we have an energetic Minister

اب کام ہو جائے گا 24 Next question No.

*24. Mr. Basheer Ahmad Matta: Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state whether it is a fact that the schools built in Mohmand Agency during the year 1991-92 have been provided staff while those

built during the year 1990-91 have not yet been provided staff, if so, its reasons?

Haji Gul Sher Khan Afridi: Yes. The creation of posts for schools built during 1990-91 could not be cleared because of ban on creation of posts. After the removal of the ban the case was taken up alongwith other cases with the Finance Division in 1992. While the Finance Division agreed to the creation of certain posts occurring during the year 1991-92, certain observations were made for the posts occurring during 1990-91. Despite continued correspondence with the Government of NWFP and the Finance Division these observations have not so far been settled. As soon as the information is received from the Government of NWFP the case would again be referred to the Finance Division for the creation of these posts.

Mr. Basheer Ahmad Matta: The answer is quite reasonable. I want to only say that Minister should devote more energy and more interest to it, so that this problem is also resolved.

Mr. Chairman: Next question No. 34, Abdullah Shah Sahib.

24. ***Syed Abdullah shah:** Will the Minister for Interior be pleased to state whether it is a fact that the Supreme Court of Pakistan has ordered that only two children, male or female, may be taken to public places for reception on ceremonial occasions including welcome to foreign dignitaries, if so, the steps taken by the Government in this regard?

Mr. Abdull Ghafoor Hoti: Yes. The order of the Supreme Court has been communicated to the Chief Commissioner Islamabad Capital Territory and Provincial Home Secretaries for compliance.

Syed Abdullah Shah: I would like to know under what provision of law the Supreme Court made this order that not more than two children will be allowed to receive a dignity.

جناب چیئرمین - جی جناب ہوتی صاحب ! یہ ہے جی سوال نمبر ۴۲ - آپ نے پوچھا ہے کہ کس قانون کے تحت کیا گیا ہے ۔

Mr. Abdul Ghafoor Hoti: Would the Member please repeat the question.

Syed Abdullah Shah: My question is that the Supreme Court ordered that not more than two children will be permitted to receive any dignity. So, under what provision of law or of Constitution this order was passed by the Supreme Court.

Mr. Abdul Ghafoor Hoti: Sir, I am sorry, I cannot challenge the Supreme Court.

جناب چیئرمین - وہ کہتے ہیں under what law, challenge نہیں کرواؤ۔

Mr. Abdul Ghafoor Hoti: It was the suo moto motion by Supreme Court himself, the Chief Justice took it upon himself that only two children can go and no more.

جناب چیئرمین - two children یعنی کیا ہر اسکول سے یا کس طرح ۔

Mr. Abdul Ghafoor Hoti: With parents only two children and no more, because the possibilities of dangers and otherwise.....

جناب چیئرمین - جی جناب any other question ? Are those two immune

from danger?

جناب اقبال احمد خان۔ اگر مجھے اجازت دیں تو میں عرض کروں۔ سپریم کورٹ نے Human Rights کے متعلق special proceedings شروع کی تھیں وہاں یہ مسند آیا معمول نے بچوں کو معمول اور مجنذیاں دے کر لے جاتے ہیں یہ cruelty ہے تو سپریم کورٹ نے وہاں یہ آرڈر کیا تھا کہ اس کام کو بند کیا جائے اس لئے کہا گیا کہ کوئی دو بچے جو dignitaries کو معمول پیش کرتے ہیں وہ ان رپورٹ پر لے جانے جاسکتے ہیں اس کے علاوہ نہیں لے جانے جاسکتے۔

جناب چیئرمین۔ جناب ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ اگر یہ دو بچے بھی ہیں تو کیا ان دو بچوں کا وقت ضائع نہیں ہوگا۔ کیا ضرورت ہے ایک سلسلہ جو انگریزوں نے یا کسی نے شروع کیا ہے اسے ایسے قائم رکھا جائے جیسے وہ کوئی آسانی سمجھیں ہو کہ باکر وہ محدثہ پیش کریں۔

جناب چیئرمین۔ یہ تو سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے وہ تو پھر جج صاحبان پھر۔۔۔۔۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ بہر کیف سپریم کورٹ کو ایک طرف بھی رکھ لیں۔ دو بچوں کو ان رپورٹ پر لے جا کر وہاں dignitaries کو جو محدثہ پیش کرتے ہیں آخر یہ رواج کیوں قائم رکھا جا رہا ہے اس کی کیا sense ہے۔ بچوں کا وقت ضائع ہو جاتا ہے۔

Mr. Abdul Ghafoor Hoti: Sir, there is no compulsion what-so-ever on any body taking two children with him. If he so desires them they allowed only two to take and no more.

ڈاکٹر محمد ریحان۔ نوابزادہ صاحب نے ایسے بات کردی جو وہاں جاتا ہے وہ اپنے ساتھ دو بچے لے جاتے۔ نہیں وہاں پر جو دو بچے لے جاتے ہیں اور خاص کپڑے پہنانے جاتے ہیں ceremonial dress پہنانے جاتے ہیں اس کے متعلق بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ آپ کی کیا تجویز ہے 'بڑوں کو کرنا چاہیے۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ اس کو ختم کرنا چاہیے۔ بچوں کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

جناب چیئرمین۔ بڑوں کو کرنا چاہیے۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ ہاں۔ بیشک بڑے کرلیں۔ بڑوں کے کام بڑے کریں اور بچوں کے کام بچے کریں۔

Mr. Chairman: Any other question. No other question.

پروفیسر خورشید احمد۔ محترم اقبال صاحب اور محترم ہوتی صاحب دو مختلف باتیں کہہ رہے ہیں۔ صحیح جواب کون سا ہے۔ ہوتی صاحب فرما رہے ہیں کہ والدین اپنے ساتھ دو بچوں کو لے جاسکتے ہیں۔ اقبال صاحب کہہ رہے ہیں کہ ایسا نہیں ہے ceremonial reception میں صرف دو بچے جائیں یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے لیکن ہوتی صاحب جو بات کہہ رہے ہیں اس کی بنیاد کیا ہے۔

جناب اقبال احمد خان۔ میں نے سپریم کورٹ کے فیصلے کے متعلق وضاحت کی ہے ویسے اگر کوئی دوسرے reception پر جائیں اور بچوں کو لے جائیں اس پر سپریم کورٹ نے کوئی پابندی نہیں لگائی۔ وہ تو میں نے وضاحت کی تھی کہ سپریم کورٹ نے کہا کہ foreign dignitaries آتے ہیں ان کو ہجوم پیش کرنے کے لئے دو بچے جائیں چونکہ ہماری روایات ہیں۔ اس سے زیادہ بچے نہ جائیں یہ تو میں نے صرف سپریم کورٹ کے فیصلے کی وضاحت کی ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ آپ کی بات کی تو سمجھ آتی ہے۔ دو محترم وزیر ایک ہی سوال کے دو مختلف جوابات دے رہے ہیں۔ کون سا صحیح ہے۔

جناب چیئرمین۔ ہماری صاحب آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔ آئیے ذرا فرمادیں۔

جناب عبدالرحمان جمالی۔ فضل آغا صاحب نے ایک اطلاع مانگی تھی وہ جو لوگوں کو induction ہوتی تھی۔ آج میں نے اطلاع ان کو by hand دے دی ہے۔

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے ہماری سینٹ کو بھی دے دیں تاکہ ہمارے ریکارڈ پر بھی آجائے۔ اگلا سوال نمبر 84 سید احسان صاحب۔

84. *Syed Ehsan Shah : (on his behalf) Will the Minister for Railways be pleased to state whether there is any project to connect Gawadar

Port in Makran Division with Quetta and Karachi by railway, if not, the reasons thereof?

Malik Muhammad Qasim: Possibility for providing a rail link from Gawadar to Quetta, Karachi or Larkana was tentatively examined and it was observed that the scheme does not appear financially viable. As such, at present, there is no such proposal under consideration of Railway Administration.

جناب چیئرمین۔ سیکرٹری۔

میر عبدالحکیم۔ سوال یہ تھا کہ آیا وزیر ریلوے بیان فرمائیں گے کہ مکران ڈویژن میں گوادر پورٹ کو کوئٹہ اور کراچی سے بذریعہ ریلوے ملانے کا کوئی منصوبہ ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ جواب اس کا یہ ہے کہ جائزہ لیا گیا لیکن مالی طور پر یہ منصوبہ سود مند نہیں تھا۔ اس لئے فی الوقت اس قسم کی کوئی تجویز ریلوے انتظامیہ کے زیر غور نہیں ہے۔ اس میں گزارش یہ ہے کہ مکمل حکومت کے دور میں اسی ہاؤس میں بٹنگ دحل یہاں کہا جاتا رہا کہ گوادر سے لیکر اسلام آباد تک موٹر وے بن رہا ہے اور ٹھیکے بھی دینے جا چکے ہیں تو جب موٹر وے بن رہا تھا تو موٹر وے کے ساتھ ریلوے کا ہونا بہت لازمی ہے۔ اب یہ سلسلہ جو ہے کہ بغیر ریلوے کے موٹر وے اور موٹر وے کے بغیر ریلوے اس کے بارے میں کچھ فرمائیں گے۔ وہاں موٹر وے کے منصوبہ کی کیا شکل ہے؟

Malik Muhammad Qasim: I would request Mr. Chairman actually

I was being disturbed at that time, I couldn't hear.

جناب چیئرمین۔ وہ سوال یہ کر رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ اس وقت ریلوے ٹریک بنانے کی کوئی تجویز نہیں ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ جب موٹر وے بن رہا ہے۔ to connect۔ Gawadar with the rest of the country۔ تو موٹر وے کے ساتھ ریلوے بھی ہونا چاہیئے۔

ملک محمد قاسم۔ مسٹر چیئرمین بات یہ ہے کہ میں اب موٹر وے اور Bullet train کی بات یہاں نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن

what information I have been given by the Ministry it has been submitted here

but I would add to it that since there are efforts being made with the linking of Gawadar Port with Central Asian States through Afghanistan then this is in a very preliminary stage. Just negotiation or just talks going on when that comes then it would be feasible. It's the question of the amount of money which is to be spent. That is why at the moment it has been felt that it is not feasible.

جناب چئیرمین - جی بناب حافظ حسین احمد صاحب -

حافظ حسین احمد - وزیر موسوف نے جواب میں فرمایا کہ اس سیکشن پر منصوبہ سودمند

نہیں تھا۔ وہ بتائیں گے کہ کون سے سیکشن پر منصوبے سودمند ہیں۔

Malik Muhammad Qasim: The language which has been used is not proper as far as the answer is concerned

حافظ صاحب تین طریقے پر ریلوے کو لنک کیا جا سکتا ہے ایک تو گوادر کو لاڑکانہ کے ساتھ یہ ۶۹۰ کلومیٹر کے قریب ہے ۹۶۶۰ ملین روپے اس پر خرچ ہوتا ہے۔ دوسرا گوادر کو دادو کے ساتھ ملائیں تو اس کا اندازہ چھ سو کلومیٹر بنتا ہے اور خرچہ جو ہے وہ ۸۴۰۰ ملین ہے۔ تیسرا گوادر سے مستونگ روڈ ہے جو کہ کونڈ سے ادھر ۵۰ کلومیٹر اس سے ملتا ہے۔ یہ سات سو کلومیٹر بنتا ہے اور اس پر 98 ملین روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ اس وقت تک گوادر پورٹ جو ہے وہ پوری ڈویپ نہیں ہوئی ہے جو نرید ہے یا جو آمد و رفت ہے وہ پورا نہیں ہے۔

but if you personally ask me, I have not gone into it yet, Sir, and I will, I promise the House that I will go into. The question of feasibility is not from the point of view that what is happening today. Actually what we should see is that how can we improve it, how can we link the areas which are not connected with the rest of the country, such as Gawadar, how can we improve the means of communications, and I sincerely assure Hafiz Sahib that we will go into it. I am absolutely new to it, the things have been happening before i.e. why I have said that I do not want to comment on Motor Way or for that matter Bulet Train or

anything like that because according to me we feel that it is a wastage of money. We have committed now that internationally and because this has been done, therefore, the Government has been saying again and again that even if the things were not in the interest they were not good schemes, they were not profitable schemes or it was a wastage of money but because international commitment have been made, therefore, we cannot go back from it. But I assure the House that this will be taken into consideration because it is in the interest of the people of Pakistan.

جناب چئیرمین - شکریہ جی جناب میر عبد الجبار صاحب -

میر عبد الجبار - جناب محترم وزیر صاحب نے جس غلوں ' محبت اور جس جذبے سے سوال کا جواب دیا ہے میں سمجھتا ہوں اس کے بعد کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ میں اس پر کچھ مزید عرض کروں یا پوچھوں یقیناً ان کا جذبہ قابل تعریف ہے ۔ مگر اس صورت میں انہوں نے یہ ارشاد فرمایا کہ سنٹرل ایشیا کی جو مسلم ریاستیں ہیں ہمارا ان کے ساتھ روابط بڑھانے کا منصوبہ ہے تو جب ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے رابطہ کریں گے ان سے تجارت بڑھانی جائے گی ان کے ساتھ رہیں گے ۔ تو ایسی صورت میں بہت ہی ضروری منصوبہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان حالات میں پمپھل تمام حکومت کے منصوبہ سے ہٹ کر کیا یہ اپنے آئندہ ۶۶ دن میں جو ہماری اس عبوری حکومت کے باقی ہیں منصوبہ مکمل کر سکیں گے ؟

ملک محمد قاسم - نہیں جناب ہم نہیں ختم کر سکیں گے ۔ ہم نہیں ختم کر سکیں گے we are not having اللہ دین کا چراغ ہم جن بھی نہیں ہیں اگرچہ آج جنوں کا تلاوت میں ذکر کیا گیا ہے ہم جن نہیں ہیں ۔ لیکن عرض ہے اور میں نے جو کہا ہے جو کچھ بھی ہو سکا ان دنوں کے اندر

Behrawar Saeed would you please keep quiet. I am sorry Sir, I am addressing him myself on account of old friendship.

میں خود یہ کہتا ہوں کہ یہ کہنا کہ یہ feasible نہیں کہ اس پر آمدنی زیادہ نہیں ہو گی ۔

1378/18

(3)

this should not be the reason or this should not be the consideration for making of money alone. It is the question of giving facilities to the different areas and to the people living in different areas of Pakistan and whatever is possible in these few days I will definitely do whatever I can.

میر عبد الجبار - مسجد توبادی پل بھر میں ایمان کی حرارت والوں نے ۔

Mr. Chairman: Next question No.85.

85 *Mir Abdul Jabbar: Will the Minister for information and broadcasting be pleased to state:

- the income and expenditure of the Shalimar Recording company Islamabad since 1st January, 1985, with year-wise break-up, and
- the details of expenditure on development and non-development items during the said period?

Maulana Kausar Niazi: (a) The information is given below:—

Year	Income	Expenditure
June 85	48568989.00	47531383.00
June 86	53211733.00	53631785.00
June 87	70832789.00	61935870.00
June 88	58978202.00	52235477.00
June 89	67528390.00	65257660.00
June 90	97814814.00	99211940.00
June 91	123378399.00	106326254.00
June 92	150646796.59	100156809.88

(b) The information is provided hereunder:—

Year	Dev. Exp.	Non-Dev. Exptenture	Total
June 85	11877294.00	646062.00	12523356.00
June 86	241686.00	173619.00	415305.00
June 87	2436434.00	202746.00	2639180.00
June 88	4392854.00	631645.00	5024499.00
June 89	4534828.00	773127.00	5307955.00
June 90	914628.00	328516.00	1243144.00
June 91	21689590.00	892133.00	22581723.00
*June 92	11064251.00	542932.00	11607183.00

**SRC's accounts are maintained on the basis of fiscal year and not calendar year.

Mr. Chairman: Supplementary.

Mir Abdul Jabbar: No supplementary.

پروفیسر خورشید احمد۔ ضمنی سوال جی۔

جناب چیئرمین۔ جی پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ کیا محترم وزیر اطلاعات ذرا بتا سکیں گے کہ جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں اس جواب سے یعنی (اسے) اور (بی) دونوں کا تعلق حالیہ ریکارڈنگ کمپنی ہی سے ہے۔ اخراجات کے جو اعداد و شمار کو حواریں میں دینے گئے ہیں مکمل ٹیبل میں دوسرے ٹیبل سے وہ tally نہیں کرتے تو آخر کیا تعلق ہے ان دونوں کے درمیان اس لئے کہ دوسرے میں details expenditures کی development and non development اور مکمل میں expenditure کی absolute figure دی گئی ہیں یہ دونوں tally کیوں نہیں کر رہے؟ اس کی وضاحت کر سکیں گے؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب وزیر اطلاعات۔

مولانا کوثر نیازی۔ جناب حساب اور ریاضی کے ماہر پروفیسر خورشید ہیں میں ان کی مدد سے اس کو باہر examine کروں گا۔

پروفیسر خورشید احمد۔ واہ یہ اچھا طعنانہ جواب ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی ہاں اس میں کچھ ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ دیکھیں جناب timings وہی ہیں جون ۸۵ expenditure ۳۷ لاکھ روپے یہاں بچے لکھا ہوا ہے ۱۲۵ اور ترقیاتی 'غیر ترقیاتی اخراجات سے tally نہیں کرتا۔ یہ آخر کیا چیز دی گئی ہے؟

جناب چیئرمین۔ بہر حال جی میرا خیال ہے اس گتھی کو وزیر صاحب سلجھائیں گے۔

جی اٹھا سوال نمبر ۸۶۔

state:

- a) the number of railway accidents which took place during the last three years indicating also the details of loss of life and property thereof;
- b) the number of persons against whom action was taken and the names of those who were convicted in connection of these accidents; and
- c) the steps taken by the Government to check the railway accidents?

Malik Muhamunad Qasim: The information is being collected from the Railway Administration.

جناب چنیر میں - ضمنی سوال -

میر عبد الجبار - جناب یہ سوال بھی اہمیت کا حامل ہے اور اس ملک میں ریلوے کے آئیے دن کے حادثات کے بارے میں سے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ پچھلے تین سالوں میں مختلف حادثات میں ۳۲۵ افراد کی جانیں ضائع ہوئیں ۲۲ افراد زخمی ہوئے اور اسی طرح انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ پچھلے تین سالوں میں ۶۲، ۱۰۵ اور ۹۸ بالترتیب بھونے بڑے حادثات رونما ہوئے جس میں دو بڑی گاڑیوں کے حادثات بھی ہیں - ۱۹۹۰ میں ۶ اور ۱۹۹۱ میں پانچ ہوئے ہیں - باقی تمام حادثات معمولی نوعیت کے تھے۔

جناب سوال یہ ہے کہ نہایت ہی دکھ سے کسنا ہوتا ہے کہ دنیا کے تمام ممالک میں ریلوے کے سفر کو نہایت محفوظ سمجھا جاتا ہے مگر بد بختی اور بد قسمتی سے ہمارے ملک میں اتنا ہی خطرناک ہے اور مزید خطرناک ہوتا جا رہا ہے - ملاحظہ فرمائیے کہ تین سالوں میں ہم اپنی ۳۲۵ قیمتی جانیں ضائع کرا بیٹھے - اگر کوئی غلطی ہے تو کس کی ہے کیا کسی کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے یہ مجرمانہ غفلت ہے اور اس کی سزا بھی میں سمجھتا ہوں اتنی سخت ہونی چاہیئے کہ یہ حادثات بار بار رونما نہ ہوں جناب اس کے اسباب کیا تھے کیوں یہ واقعات رونما ہو رہے ہیں انسانوں

کا ضیاع کیوں ہو رہا ہے جناب۔

ملک محمد قاسم - جناب والا! میں خود معزز سینئر صاحب سے متفق ہوں یہی بات یہ ہے we should give answers. چھپانا نہیں کسی بات کو چاہیے میں خود سمجھتا ہوں یہ حالانقی ہے ریلوے وزارت کی یا کہ لیں محکمہ ریلوے کی اور یہی وجہ ہے کہ ریلوے جو ہے وہ complete نہیں کر سکا دوسرے ٹرانسپورٹ کے ساتھ یہ safety کا مسئلہ بڑا لازم ہے لیکن ساتھ ساتھ میں ریلوے ملازمین کو یا ریلوے منسٹری پر الزام رکھ رہا ہوں وہاں ہمیں یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ کتنے پرانے ہمارے tracks ہو چکے ہیں کیوں ہم ان کو درست نہیں کر سکے ہیں ہمارے پاس پیسہ نہیں تھا یہ ساری باتیں ہیں لیکن انہوں نے ۲۲۵ کا کیا یہ بہت زیادہ ہیں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ جتنے حادثات ہوئے ہیں وہ اتنے زیادہ ہیں اگر ان کو مد نظر رکھا جائے تو یہ تو اللہ کی مہربانی ہے I am accepting what you are saying یہ اللہ کی مہربانی ہے۔ ایک سو تین سو یا کتنے بھی ہیں صرف ۲۲۵ آدمی مرے ہیں ورنہ اس سے زیادہ مرنے چاہیں تھے۔ لیکن میں وعدہ کرتا ہوں کہ انشا اللہ کوشش کریں گے کہ اس کو improve کیا جائے یہ ریلوے کے اپنے interest میں بھی ہے محمود نے اس بات کو کہ یہ ریلوے کے اپنے مفاد میں ہے it is a commercial concern. It has to complete with others پی آئی اے موٹر ٹرانسپورٹ ہے سارا سلسلہ ہے تو انشا اللہ امید کرتے ہیں کہ ہم اس کو بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔

جناب چیئرمین - جی جناب سید عبداللہ شاہ صاحب۔

Syed Abdullah Shah: Sir, in the answer it is stated that within 3 years Railways had spent 99 million as a loss because of accidents and they have also paid Rs.206.00 million as compensation to the effectees. Will they consider the insurance policies for main trains in Pakistan? Because they have spent so much amount in 3 years. Main trains could be provided insurance (cover) to save these losses.

Malik Muhammad Qasim: We would, Mr. Chairman, take this suggestion into consideration. I do not commit myself, if this is the state of

affairs and the accidents have been taking place in this manner in the past governments' time then let us not ruin the insurance companies in Pakistan but we will definitely take this point into consideration .

جناب چئیرمین۔ جی جناب پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ میں جناب وزیر صاحب کی توجہ مبذول کرواؤں گا جواب کے

حصہ (بی) کی طرف جس میں officers اور 610-action taken against defaulters employees تھے جو کہ defaulters تھے ان میں سے 25 employees were convicted by a court کیا وہ ہے کہ کوئی آفیسر کورٹ میں convict نہیں ہوا اور آفیسر کے بارے میں کیا آپ لوگوں نے departmental action was taken against the rest is very well, اس لئے کہ

Malik Muhammad Qasim: I would need a notice for that and I would need notice only for one day. So, I would request the Chairman that I may be allowed to answer this question tomorrow.

Prof. Khurshid Ahmed: Fair enough

Mr. Chairman: O.K tomorrow.

شکریہ۔ جی جناب جبار صاحب۔

میر عبد الجبار۔ جناب وزیر محرم کی صاف گوئی سے ہمیں کوئی اعتراض نہیں مالا اللہ بہت ہی سلیس اردو میں اپنی ہر چیز کو تسلیم فرماتے گئے ہیں اس سے خوش ہونی کہ کوئی چیز چھپاتے نہیں ہیں۔ کیا وزیر صاحب کو یہ بھی ----

جناب چئیرمین۔ ابھی بنے ہیں ناں اس لئے۔

میر عبد الجبار۔ اتنے اتنے سنگین واقعات دیکھ کر۔ اتنے ہولناک accidents دیکھ کر اتنا کچھ دیکھ کر ان کو یقیناً دکھ بھی ہوا ہو گا۔ انہوں نے حفاظتی اقدامات کے لئے کیا احکامات جاری کئے ہیں؟

جناب چئیرمین - جی جناب ملک صاحب -

ملک محمد قاسم - عرض یہ ہے جناب کہ میں نے عرض کیا کہ میں کل اس کا جواب دوں گا - میں نیا تو ہوں - جناب اس کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ یہ سارا طلبہ انہی کا اپنا ہے - تاہم یہ طلبہ اگر ہمارا ہوتا تو میں کچھ چھپانے کی کوشش کرتا -

میر عبد الجبار - یہ بتا دوں کہ یہ ہمارا طلبہ نہیں ہے - یہ کسی اور کا طلبہ ہے - ہم اس طرف ہیں اور بچے والے اس طرف لہذا ہمارا طلبہ نہیں -

پروفیسر خورشید احمد - پچھلے تین سالوں میں پی پی پی گورنمنٹ ' پی ڈی اے گورنمنٹ اور آئی جے آئی کی گورنمنٹ دونوں آتے ہیں -

جناب چئیرمین - شکریہ جی - اگلا سوال ۸۷ -

جناب محمد ابراہیم خان - پوائنٹ آف آرڈر -

جناب چئیرمین - جی جناب ابراہیم صاحب -

جناب محمد ابراہیم خان - جناب والا! یہ ریلوے کا محکمہ ' اس کی بد انتظامی ' اس کے نقصانات یہ تو کئی سال سے ہیں - کسی کا بھی طلبہ نہیں ہے - یہ سب حکومتوں کا طلبہ ہے - جناب چئیرمین - شکریہ جی - نمبر ۸۷ میر عبد الجبار صاحب -

87. *Mir. Abdul Jabbar: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the time given to the leaders and members of IJI and other parties in the current affairs programmes on Radio and TV since 1st January 1992, till to-date?

Maulana Kausar Niazi: Since the media was under strict control of outgoing government, the time given to the political parties except IJI on Radio and TV was not proportionate to their representation in the Parliament. Following data proves it:-

Radio Pakistan

(i) Stations	IJI	PDA and other Parties
Islamabad/Rawalpindi	1090 minutes	Nil
Karachi	738 minutes	Nil
Lahore	904 minutes	Nil
Peshawar	434 minutes	Nil
Quetta	205 minutes	Nil
Total:	3371 minutes	

(ii) Central News Organisation
(Headquarters) Islamabad

	IJI	PDA and other Parties
	24 hours 27 minutes	17 hours
Television	1136 minutes 51 seconds	62 minutes 25 seconds.

جناب چیئرمین - جی سکٹری سوال -

میر عبد الجبار - یہ میرا سوال اس وقت تھا جب کہ بمبلی حکومت اقتدار میں تھی اب تو موجودہ حکومت میں اپنے مختصر وقت میں ' میں نے محسوس کیا ہے میرے سوال پر عمل ہو رہا ہے - لہذا میں مزید کوئی سوال نہیں پوچھنا چاہتا -

جناب چیئرمین - جی جناب حافظ صاحب ' ضمنی سوال -

حافظ حسین احمد - کیا وزیر صاحب بیان فرمائیں گے کہ اس دوران زاہد سرفراز صاحب کی پریس کانفرنس کے بعد دوسرے نمبر پر کون سی شخصیت کو زیادہ وقت دیا گیا ہے -

Mr. Chairman: Minister for Information.

مولانا کوثر نیازی - جناب میں عرض کروں کہ دوسرے وقت پر جو ہمارے صحافی حضرات ہیں ' ہمارے ان دوستوں کو مذاکرات کی صورت میں زیادہ وقت دیا گیا ہے - آئندہ ہم دیکھیں گے کہ ہر جماعت کے جو راہنما ہیں ان کو اس سلسلے میں برابر کا وقت دیا جاتا رہے -

جناب چیئرمین - شکریہ - جی جناب عباس شاہ صاحب -

سید عباس شاہ - کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ زاہد سرفراز کی اس پریس کانفرنس پر

کتنا خرچہ آیا؟

جناب چئیرمین - جی جناب منسٹر فار انٹار میٹن -

مولانا کوثر نیازی - بنی اس کے لیے مجھے نوٹس کی ضرورت ہے - لیکن کاش کہ وہ ضمنی سوال اس سوال کے بارے میں پوچھتے - اس میں یہ بتایا گیا کہ آئی جے آئی کے لیے نیویورک ۱۱۲۶ منٹ ۵۵ سیکنڈ صرف خبروں میں دیئے گئے - جبکہ ۲۶ منٹ دوسری پارٹیوں کے لیے دیئے گئے - وہ پوچھتے کہ آئی جے آئی کی کوریج پر کتنا خرچہ آیا یہ relevant question ہوتا -

جناب چئیرمین - جی عباس شاہ صاحب -

سید عباس شاہ - جناب والا! ہم نے سنا ہے کہ ہو پریس کانفرنس ہوئی ہے جس سے پرائم منسٹر نے deny کیا کہ یہ گورنٹ کی نہیں تھی - اس پر ستر لاکھ روپے خرچہ آیا - کیا یہ صحیح ہے؟

جناب چئیرمین - جی جناب -

مولانا کوثر نیازی - نہیں یہ غلط ہے - لیکن وہ اس کے لیے الگ سوال کریں تو میں اس کا باقاعدہ جواب دوں گا -

جناب چئیرمین - جی جناب مندوخیل صاحب -

جناب صوبیدار خان مندوخیل - جناب یہ پریس کانفرنس ہو دو دفعہ ہوئی - اس پر advertisement ہو جاتا تو کتنی آمدن ہوتی فی وی والوں کی؟

جناب چئیرمین - بنی وہ انہوں نے فرما دیا ہے -

اخونزادہ بہرہ ور سمیع - جناب چئیرمین -

جناب چئیرمین - جی جناب بہرہ ور سمیع صاحب -

سید عباس شاہ - سر پرائم منسٹر کا بیان غلط ہے کہ یہ اس کی اپنی ذاتی رائے ہے -

جناب چئیرمین - وہ تو بیان ہے پرائم منسٹر کا -

سید عباس شاہ - حکومت کی رائے نہیں تھی تو اس پر ہم خرچہ ضرور پوچھیں گے -

مولانا کوثر نیازی۔ جناب والا! پرانم منسٹر نے یہ نہیں کہا کہ یہ ان کی ذاتی رائے

ہے۔

سید عباس شاہ۔ بالکل غلط خبر میں تھا۔

مولانا کوثر نیازی۔ کل انہوں نے ایڈیٹروں میں اس کی وضاحت کی ہے کہ انہوں

نے یہ نہیں کہا۔ وہ احتساب کمیشن کے چیئرمین ہیں اور انہوں نے جو بیان دیا ہے وہ احتساب کمیشن کے چیئرمین کی حیثیت سے دیا ہے۔ اس کمیشن کو کابینہ نے قائم کیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب بہرہ ور سید صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ چونکہ زاہد سرفراز صاحب کسی پارٹی کے سربراہ نہیں ہیں ان

کو اتنا وقت ایک خاص موضوع کے لئے کیوں دیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب منسٹر فار انفارمیشن۔

مولانا کوثر نیازی۔ جناب والا! مجھے معلوم نہیں کہ یہ سوال سارا زاہد سرفراز ہی سے

متعلق ہے۔ تاہم میں ان سے عرض کرتا ہوں کہ صرف سربراہوں کے لیے ہی خاص وقت ہم نے متعین نہیں کیا۔ وہ دیکھیں گے کہ آئندہ آنے والے دنوں میں بہت سی اہم شخصیات جو مختلف شعبہ ہائے زندگی سے متعلق ہیں ان کو اسی طرح برابر وقت دیا جاتا رہے گا اور خود ان کے گروپ کے بعض رہنماؤں کو بھی ہم نے (invite) کیا ہے اور اتنا ہی وقت ان کو دیا جائے گا جن میں خود نواز شریف صاحب بھی شامل ہیں۔

جناب چیئرمین۔ اگلا سوال جی ۸۸ فصیح اقبال صاحب۔

88. *Syed Faseeli Iqbal: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the names of officers in B-17 and above in the Secretariat and District Management groups belonging to Balochistan indicating also their place of domicile and permanent addresses in Balochistan Province?

Mr. Muhammad Asad Ali Khan Junejo: There are 16 officers

in the Sectt. Group (BPS-19 to BPS-22) having Balochistan domicile. The names and permanent addresses of these officers are given in Annexure-I

2. Similarly, there are 40 officers in the District Management Group (BPS-17 to BPS-21) belonging to the Province of Balochistan. The names and permanent addresses of 33 officers are given in Annexure-II

3. Permanent addresses of 7 officers in the D.M.G. are not available with the Establishment Division. The same are being collected from the Provincial Governments and will be placed before the House as soon as received

(Annexures have been placed in the Senate Library.)

جناب چیئرمین - جی سیکٹری - سید فصیح اقبال صاحب -

سید فصیح اقبال - جناب میں نے یہ سوال پوچھا تھا Establishment Division سے کہ سیکریٹریٹ گروپ میں اور ڈسٹرکٹ مینجمنٹ گروپ میں بلوچستان کے کتنے لوگ ہیں - افسوس کہ یہ مسئلہ ہے کہ جو لسٹ دی گئی ہے اس میں بھی کھا گیا ہے کہ سات افسران کے پتے نہیں مل رہے - یعنی اسٹیلٹ ڈویژن میں یہ فیڈرل گورنمنٹ کا ایک بہت بڑا ادارہ ہے - میرا خیال ہے کہ اسٹیلٹ ڈویژن پاکستان کی سروسز کی main Ministry ہے ان کو اب تک سات افسران کے مستقل پتے نہیں مل رہے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں - نمبر ایک یہ ہو گیا ہے - دوسری چیز یہ کہ انہوں نے جو پتے دینے ہیں ان میں تین عتوں کی نشاندہی کی ہے - عارضی اور مستقل - عارضی ایڈریس نہیں ہوتا ہے - جناب سرکاری ملازم ہوتا ہے - جب اس کا ڈومیسائل ہوتا ہے تو وہ اس کی مستقل ہی رہائش ہوتی ہے - عارضی اور مستقل تب ہوتی ہے جب آپ دوبارہ کسی جگہ secondment میں جا رہے ہیں یا آپ کسی جگہ دوسری سروس میں جا رہے ہیں - تو کہتے ہیں یعنی آپ کا عارضی پتہ کیا ہے لیکن جو لسٹ ہے میرے خیال سے یہ information is being collected from the Provincial Government and will be placed before the House

میرا خیال ہے کہ یہ چیز ان کے ہاں کمپیوٹرائزیشن ہو گئی ہے - منسٹری اتی improve ہو چکا

ہے کہ ان انفارمیشن کے لئے پندرہ دن میں - یہ تو ایک ٹیلیفون کے ذریعے چیف سیکریٹری سے پتہ کیا جاسکتا ہے اور ---

جناب چئیرمین - سوال کیا ہے فصیح صاحب -

سید فصیح اقبال - سوال یہ ہے کہ یہ اطلاعات ہو ہیں یہ غلط ہیں اور ہمیں وہ سات افسران کا جو انہوں نے بتایا ہے یہ آج ان کو پتے دینے چاہیں تھے اور اگر وہ بلوچستان کے نہیں ہیں تو ہاؤس میں بتایا جانے تو ان ڈومیسائل پریا کوئی انکوائری کی جانے یا کمپنی کوئی بنائی جانے - ہمارا کام نہیں ہے جیسا آپ نے فرمایا تھا - لیکن ہمارا یہ ضرور ہے کہ میں اپنے صوبے کے ملازموں کو پاکستان کے ملازموں ---

جناب چئیرمین - تو آپ کا کہنا یہ ہے کہ یہ جو سات ہیں ان کے پتے دینے چاہیں کیوں نہیں ہیں یہ بات ہونی ناں -

سید فصیح اقبال - جی کیوں نہیں ہیں -

جناب چئیرمین - جی جناب پرویز علی شاہ صاحب -

سید پرویز علی شاہ - شکریہ جناب چئیرمین آرمیل سینئر کا concern میں محسوس کرتا ہوں لیکن اس کی میں وضاحت یوں کروں گا کہ فیڈرل سروسز میں کچھ لوگ induct ہوتے ہیں - کچھ آرمی سے ہوتے ہیں - کچھ اور محکموں سے ہوتے ہیں تو ان کے سارے کوائف بھی وہاں سے آتے ہیں اور ان کوائف میں جو ان کے ہتے درج ہوتے ہیں اسی کے تحت وہ پھنسا رہنا ہے وہ تبدیل نہیں ہو سکتے - اب میں ایک جہونی سی مثال دوں گا جس میں ہمارے ذہنی کمشنر اسلام آباد بھی ہیں he also belongs to Quetta ان کا ایڈریس بھی نہیں ہے - ابھی کوشش ہو رہی ہے ان کا ایڈریس بھی موصول ہوا ہے - اور دوسرے بھی ہم کوشش کر رہے ہیں - ان کے ہتے ہم دیں گے لیکن جہاں تک سوال یہ ہے کہ اس میں کوئی بدینتی نہیں ہے اور ڈومیسائل وہاں سے آتے ہیں جناب چئیرمین - کیونکہ اس میں یہ ہوتا ہے کہ سروس کے وقت وہ اپنے ڈومیسائل علاقہ میں سال ان کی عمر بے شک ہو چکی ہوتی ہے - لیکن ان کے والد کے ڈومیسائل سے ان کو job ملتی ہے - تو ان کے والد نے ہو سکتا ہے اس وقت وہاں سروس کی ہو اور وہ صاحب وہاں پر پڑھ چکے ہوں - تو اس دور ان ان کا ڈومیسائل لیا جاتا ہے اور ان کو سروسز میں لیا جاتا ہے - تو

میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ یہ جتنے بھی ہم نے لسٹ میں یہاں دیئے ہیں یہ سب بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اب ڈومیسائل کم از کم وہاں کا ہے ان کا تعلق کہاں سے ہو یہ اتنی تفصیل میں میں سمجھتا ہوں کہ انٹیلیجنٹ ڈویژن نہیں جانتی۔ صرف ڈومیسائل کی بنیاد پر بیسے سروسرز ہوتی ہیں ان کو لیا جاتا ہے۔

سید فصیح اقبال - جناب سینئر عصاب نے وضاحت کی لیکن اس کو defend نہ کریں۔ یہ کہنا کہ ذہنی کمشنر اسلام آباد سب کو پتہ ہے، یہ سلطان محمد نیازی کے بیٹے ہیں۔ بلوچستان میں تو ہیں ہی ۴۰ آدمی پورے پاکستان میں۔ آپ tips پر گن سکتے ہیں ایک ایک کے نام، ان کے دادے کا۔ آپ جو فرما رہے ہیں پتہ کئے نہیں ہے۔ اگر آج آپ پتہ کر لیں تو پتہ چلے گا کیپٹن یوسف نیازی کہاں کے رہنے والے ہیں۔ حنا کے رہنے والے ہیں کوئٹہ کے۔ ان کے والد صاحب ریتاز ہونے ہیں فیڈرل سیکرٹری۔ اب یہ آپ نے ایک خاص آدمی کا نام لیا ہے اس نے میں کہہ رہا ہوں ورنہ سب کے پتے موجود ہونے چاہئیں، خواہ مشری سے بھی ہوں خواہ کسی بھی سروس سے induct ہوں۔ صرف آدمی سے induct ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین - بہر حال، جی یہ صحیح فرما رہے ہیں ان کے پتے لینے کوئی مشکل نہیں ہیں۔ ٹیلی فون کر لیں کہ بھائی تمہارا کیا پتہ ہے وہ بتا دے گا۔ آج کل کی ماڈرن زندگی میں یہ کہنا کہ جی پتہ نہیں چلتا۔ دوسرا بھی یہ تو پتہ ہوگا کہاں posted ہے؟ اس کو فون کریں۔ مصیبت یہی ہوتی ہے کہ افسران ہو ہیں وہ چھٹیوں پر انحصار کرتے ہیں۔ ٹیلی فون اٹھا کر اس کو فون کر کے پوچھ لیں کہ بھئی تمہارا کیا پتہ ہے All you have to do is, please, pull up your officers, جس طرح افضل خان صاحب نے ایک دن میں انٹارمیشن اکھٹی کر لی You have to assert yourself یعنی آج کل کے زمانے میں یہ کہنا کہ پاکستان کے افسروں کا پتہ نہیں ہمیں معلوم، یہ ایک عجیب سی بات ہے۔ جی جناب بشیر صاحب۔

جناب بشیر احمد منہ - دوسری بات ہے کہ ایک آدمی کا ڈومیسائل ہے اور اس کا ایڈریس نہیں ہے۔ اگر وہ آدمی سے ہے تو آدمی میں تو اس کا ایڈریس ہوتا ہے۔ اسی لئے کہ اگر مستقل رہائشی نہ ہو تو کیسے وہ آدمی میں آ گیا ہے۔ یہ بالکل بیسے آپ نے فرمایا ہے عجیب سے بات ہے، بالکل بھونڈی سی کہ ایک آدمی کا ایڈریس معلوم نہیں ہے۔ تو یہ پتے آپ اکٹھے

کریں۔ اگر دال میں کچھ کالا نہیں ہے۔ اگر دال میں کچھ کالا ہے تو اور چیز ہے۔

سید پرویز علی شاہ جیلانی - اس میں ایک اور وضاحت کروں گا کہ جس وقت انہوں نے job لی اس وقت ان کا تعلق ہو سکتا ہے کوئٹہ سے ہو۔ لیکن اس کے بعد اس کو دس سال پندرہ سال بیس سال گزر گئے ہیں اور اس نے اپنا ایڈریس change کیا ہے۔ اب انہوں نے اسلام آباد کا ایڈریس لے لیا ہے یا اس کی ہوسٹنگ سندھ میں رہی ہے تو کم از کم اس حوالے سے تو پیچ آف ایڈریس ہو گا۔

جناب چیئرمین - دو چیزیں ہیں۔ پہلی چیز یہ ہے کہ ان کا کوئی نہ کوئی مستقل پتہ ہو گا فائل پر۔ اگر وہ نہیں ہے تو افسر کو فون کر کے پوچھ لو۔ لیکن وہ کرتے یہ ہیں کہ چھینیں لگتے رہتے ہیں اور پھر انتظار کرتے ہیں کہ جواب آنے گا۔ جی ڈاکٹر بشارت صاحب۔

ڈاکٹر بشارت الہی - جناب اگر ایڈریس پیچ بھی ہو جائے تو پھر بھی انہی کا کام

ہے کہ نئے ایڈریس کیا ہیں - Why are they beating about the bush?

جناب چیئرمین - وہ کام نہیں کرتے یہی problem ہے۔ جی اعجاز جتوئی صاحب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی - جناب میری گزارش ہے کہ ڈومیسائل کا ایڈریس پیچ ہو نہیں سکتا۔ ڈومیسائل کی پیچ کیسے ہو گی وہ تو مستقل پتہ ہوتا ہے۔ مستقل پتہ کیسے تبدیل ہو گا۔

جناب چیئرمین - بالکل صحیح ہے۔ جی جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد - جناب ان افسروں کے خفائی کارڈ ہیں جس میں مستقل پتہ ہوتا

ہے۔

جناب چیئرمین - ضرور ہوں گے۔ بالکل ہوتا ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ صرف پوچھنے کی بات ہے۔ پوچھے کون؟ وہ بچے سے فائل چلتی ہے اور اوپر تک جاتی ہے اور اصلی بات کوئی نہیں کرتا۔

سید فصیح اقبال - انہوں نے جو دوسرے جزو کا بتایا تھا کہ اسٹیلٹ کا کام نہیں کہ اتنی detail میں جانے۔ اسٹیلٹ ڈویرن کا کام ہی یہی ہے کہ آپ تفصیل میں جائیں اور

صوبوں کی سطح نمائندگی ہو۔ یہی تو کام ہے۔ اسٹیبلیشمنٹ ڈویژن کا اگر ان کو یہ بھی نہیں پتہ کہ وہ کس علاقے کے ہیں کس جگہ پوسٹنگ ہے فیزل گورنٹ میں تو پھر اس کا کام کیا ہے اسٹیبلیشمنٹ ڈویژن کا؟

جناب چیئرمین۔ بی بالٹ ٹھیک ہے اگلا سوال نمبر ۸۹ فصیح اقبال صاحب۔

89 Syed Faseih Iqbal: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

- a) the tenure of posting of officers in BPS-19 and above (Deputy Secretaries, Joint Secretaries, Additional Secretaries and Secretaries) fixed by the Government in the Federal Secretariat; and
- b) the names and grades of the officers referred to in part (a) above who have been allowed to stay in the Federal Secretariat such as Finance Division, Commerce Division, Industries Division, Water and Power Division and the Establishment Division beyond the fixed tenure during the last three years indicating the reasons for extension of their tenure?

Mr. Muhammad Asad Ali Khan Junejo: The normal tenure of an officer on the same post is upto five years

- b) The information is being collected from the concerned Ministries/Division and will be placed on the floor of the House as soon as received.

سید فصیح اقبال۔ اس میں میں نے جتنی منسٹریز کے نام گنوانے ہیں میں نے دیکھا ہے کہ ایک ایک سرکاری ملازم دس دس سال سے زائد کام کر رہا ہے اور tenure کا بھی کوئی

محافظ نہیں رکھا گیا۔ میرا خیال یہ ہے کہ اکثر یہ کسی بھی حکومت کا تعلق نہیں ہے۔ یہ جو وہاں لوگ بیٹھے ہیں حکام بالا ان کا کام ہے کہ وہ اپنی گورنٹ کو بتائیں کہ ان کا tenure ختم ہو گیا ہے۔ کوئی ایک آدمہ exception ہو سکتا ہے ورنہ یہاں کتنے افسران ہیں، سینکڑوں جو ایک ہی منسٹری میں پندرہ پندرہ سال سے ہیں بیس بیس سال سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو یہ حکومت کے قواعد جو اس وقت ہیں اس کے یہ خلاف ہیں۔ آیا یہ سوچ رہے ہیں کہ لوگ tenure سے زائد ہیں ان کو تبدیل کیا جائے گا؟

سید پرویز علی شاہ جیلانی۔ اس کی وضاحت میں یوں کروں گا کہ ایسا پہلے تو ہوتا نہیں کہ ایک ہی ٹیبل پر کوئی افسر دس دس سال، پندرہ پندرہ سال بیٹھا رہے لیکن ایک ہی منسٹری میں اگر مختلف محکمے ہیں مثلاً یہ ہے کہ ایک ڈپٹی سیکریٹری ہے اپنا tenure اگر تین سال یا پانچ سال ایک ہی ٹیبل پر اس نے گزارے ہیں۔ پھر اسی منسٹری کے کسی کارپوریٹ میں اس کی ٹرانسفر ہو جاتی ہے تو وہ وہاں رہتا ہے ایک منسٹری میں تو میں مان سکتا ہوں لیکن اس ٹیبل پر وہ تین سال یا پانچ سال سے زیادہ نہیں رہتا۔

سید فصیح اقبال۔ میں آپ کو ایسے نام دوں گا جو اسی ٹیبل پر بیٹھے ہیں سات سال سے۔ یہ بتائیں ہاؤس کو کہ اگر کوئی ایسا ہے تو آپ اس کو دور کریں گے؟ آپ یہ کہیں؟

سید پرویز علی شاہ۔ اگر کوئی ایسا ہے تو نوٹس میں لائیں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ بناب ساری ڈسکشن اس کے حصہ (اسے) کے اوپر ہو رہی ہے۔ "(ب)" کے بارے میں تو پھر وہی سوال ہے کہ معلومات نہیں دی گئیں اور یہ معلومات ایسی ہیں کہ ہو ریکارڈ میں ہونی چاہیں۔ کہ کونسا آفیسر کہاں placed ہے اور کس وقت سے placed ہے۔ یہ تو کم سے کم انفارمیشن ہے جو اسسٹمنٹ میں ہونی چاہیئے۔

سید پرویز علی شاہ جیلانی۔ اس میں میری گزارش جناب چیرمین یہ ہے کہ یہ آپ بھی محسوس کریں گے کہ یہ پیچیدہ باب ہے۔ اس لئے کہ تین سال کے عرصے میں ایک آفیسر کبھی کامرس ڈویژن میں ہے، کبھی کمیونیکیشن میں ہے، کبھی کسی اور میں ہے تین سال کے اندر اندر transfer and postings ہوتی رہتی ہیں اور ان کا سارا tenure ہر منسٹری سے اکٹھا کرنا اس میں تھوڑا سا وقت لگتا ہے۔ اس لئے ہمیں اس کا وقت دیا جائے۔ ہم وہ بھی دے دیں

کے۔

جناب چیئرمین - کب تک دے دیں گے آپ؟

پروفیسر خورشید احمد - جناب چیئرمین میرا سوال بڑا specific ہے یعنی یہ انٹرمیشن منسٹریز سے حاصل نہیں کی جاتی۔ اسٹیلٹ ڈویژن کا یہ کام ہے کہ اس کے پاس ہمہ وقت یہ ریکارڈ رہتا ہے اور جب بھی کوئی ٹرانسفر ہوتا ہے تو اسے اسٹیلٹ ڈویژن کرتی ہے۔

سید پرویز علی شاہ جیلانی - اس میں کسی آفیسر کے متعلق آپ پوچھیں تو اس کی فائل پر لکھا ہو گا کہ یہ کہاں کا کہاں گیا ہے۔ لیکل اگر آٹھ منسٹریز کی پوچھیں گے تو پھر تو ہمیں منسٹریز سے پوچھنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین - بہر حال اگر یہ انٹرمیشن کبھی کر لیں اور ہمیں اسی سیشن کے دوران دے دیں۔ کوشش کریں۔

Syed Pervaiz Ali Shah: Right.

جناب چیئرمین - اٹکا سوال نمبر ۹۰، فصیح اقبال سب۔

90. * Syed Faseih Iqbal: Will the Minister for Railways be pleased to state the number of officers in B-19 and above in his Ministry indicating also their names, places of domicile and places of posting?

Malik Muhammad Qasim: There are thirteen(13) officers in B-19 and above working in Ministry of Railways (Railway Board) Islamabad. Their names, places of domicile and places of posting are as per the list at Annexure-1

4379978555- (5)

**LIST OF OFFICERS BPS-19 AND ABOVE IN THE MINISTRY OF
RAILWAYS (RAILWAY BOARD) ISLAMABAD**

S. No.	Name	BPS	Designation	Place of Domicile	Place of posting
1.	Syed Naseer Ahmad	22	Secretary/Chairman Railways	Punjab	Islamabad
2.	Mr. Rafique Ahmad	21	Member Civil Engineering/ Addl. Secretary.	Punjab	Islamabad.
3.	Mr. S.M. Wasim	21	Member Mechanical Engineering/Additional Secretary.	Punjab	Islamabad.
4.	Mr. Hadi Iqbal Hussain	21	Member Traffic Addl. Secretary	Punjab	Islamabad.
5.	Mr. Zafarullah Qureshi	21	Officer on Special Duty	Sindh (R)	Headquarter at Lahore.
6.	Mr. Nasir Aman	20	Secretary Railway Board	Punjab	Islamabad.
7.	Mr. Tahir Sajjad	20	Director Finance	NWFP	Islamabad.
8.	Mr. Shahid Latif Anwar	19	Joint Director (Admin) Deputy Secretary	Punjab	Islamabad.
9.	Mr. Saleem-ur-Rehman Akhuond	19	Joint Director Establishment	Sindh (R)	Islamabad.
10.	Mr. Shamim Ahmad Osmani	19	Joint Director Civil Engineering	Punjab	Islamabad.
11.	Mr. Sadiq Ali	19	Joint Director/Mechanical Engineering	Baluchistan	Islamabad.
12.	Mr. Sardar Mohammad	19	Deputy Chief Planning	Punjab	Islamabad.
13.	Mr. Naseer Ahmad Durrani	19	Joint Director/Traffic	NWFP	Islamabad.

سید فصیح اقبال - جناب اس میں میرا ایک سیکرٹری سوال ہے کہ اس میں ۱۹ اور اس سے اوپر کچھ لوگ رہنا ہو رہے ہیں اور اس میں ہمارے صوبے سے ۲ آدمی تھے لیکن اس میں دکھایا ایک کا ہے - میرا خیال ہے کہ اس کے بارے میں ہم بھی پوچھیں کہ ذرا اس کی بھی انکوائری کر لیجئے کہ واقعی یہ کوئٹہ سے متعلق ہیں یا نہیں؟

ملک محمد قاسم - آپ کا مطلب ہے کہ جواب غلط دیا گیا ہے - would you be more

specific? I am prepared to make an inquiry into it.

جناب چئیرمین - آپ کہہ رہے ہیں کہ تین افسر ہیں؟

سید فصیح اقبال - جی ہاں - جو جنرل منیجر ہیں اس وقت ریلوے میں ہیں ان کا تعلق کوئٹہ سے ہے اس میں ذکر نہیں ہے -

جناب چئیرمین - کیا نام ہے ان کا؟

سید فصیح اقبال - غور احمد -

KOMPILATION

جناب چئیرمین - گھ لیں جی - اور کون ہیں آپ لہا رہے ہیں -

سید فصیح اقبال - اب میں ان کو کیا کیا جاؤں ؟

ملک محمد قاسم - آپ ضرور جاتیں -

سید فصیح اقبال - اگرچہ میں ایک ڈی ایس ہیں - ہمارے بگتی صاحب ہو گئے ہیں

promote ہو گئے انجینئر تھے وہ اس میں ذکر نہیں ہے -

جناب چئیرمین - کیا نام ہے ان کا ؟

سید فصیح اقبال - اب ان کا نام تو یہ خود جاتیں -

Malik Muhammad Qasim: But, I just wanted him to be specific,

he says that there are three officers from Balochistan who should have been here, only one name has been given, I will definitely make an inquiry.

جناب چئیرمین - ایک منظور احمد کا نام دے رہے ہیں ایک بگتی صاحب کا نام دے

رہے ہیں -

سید فصیح اقبال - یہ ریلوے بورڈ ہے ناں ؟

جناب چئیرمین - بورڈ نہیں ، ان دی منسٹری - بورڈ نہیں ، منسٹری کا گھ ہوا ہے -

منسٹری آف ریلویز (ریلوے بورڈ) ایک ہی بات لگتی ہے -

Syed Abdullah Shah: Sir, one officer from Sindh(R) Zafarullah

Qureshi is posted as OSD in Lahore (Headquarters), I would like to know for how long he will continue to remain as OSD, for how much period?

Malik Muhammad Qasim: He should not have asked me this

question. There was an inquiry going on against him. I am told that it has already been completed and I am sure that he shall not remain as OSD now for

much longer period. I will try that it is done within this month

Mr. Chairman: Thank you.

Syed Abdullah Shah: Sir, What were the findings of that inquiry?

I am not siding the person. You said, you should not have put me this question.

Malik Muhammad Qasim: The findings of the inquiry was that the officer was censured. He was held responsible for this accident of Ghotki which had taken place.

Mr. Chairman: Thank you. Dir. Bisharat Elahi Sahib.

Dr. Bisharat Alahi: Mr. Chairman Sahib, a bit of confusion has arisen out of the discrepancy between the question and the answer. I am referring to Question No. 90. I think Syed Faseih Iqbal wanted to know the names of all the officers in B-19 and above in the Ministry.

تو یہاں پر جو جواب دیا گیا ہے

This only relates to the officers in Islamabad.

Malik Muhammad Qasim: You have already given me permission to one question tomorrow Mr. Chairman, and I shall answer this question also but I think Dr. Sahib is slightly mistaken. Because the board is in Islamabad and the most of the officers, he said that the B-19 and above in his Ministry indicating also names and places and as far as I have been told this is total list of grade 19 and above. If this list includes all of them but if there is any confusion Dr. Sahib, I shall place it before the House tomorrow.

Mr. Chairman: Thank you

جناب چئیرمین - اگلا سوال نمبر ۹۱ جناب فضل آغا عاصب۔

Minister for Railways be pleased to state the number of persons employed in grade 16 and below in the Ministry of Railways, its subordinate offices, attached departments and corporations, since January, 1992, with province-wise break up .?

Malik Muhammad Qasim: There is complete ban on recruitment since October 1990. However 31 ex-servicemen have been employed as constabls since January 1992 with the approval of Government in Railway Police on Karachi and Sukkur Division due to adverse Law & Order situation in the Province of Sindh. The Province-wise break-up is as under:-

Punjab	28
Balochistan	1
Azad Kashmir	2
total:-	31

جناب چیئرمین - حافظ حسین احمد صاحب -

حافظ حسین احمد - جواب میں کہا گیا ہے کہ اکتوبر ۱۹۹۰ سے بھرتی پر مکمل پابندی ہے اور پھر نیچے کہتے ہیں کہ وہاں پر ۳۱ کو بطور کانسٹیبل بھرتی کیا گیا ہے تو یہ تو تضاد ہے؟
جناب چیئرمین - ملک محمد قاسم -

ملک محمد قاسم - یہ جو بھرتی کئے گئے ہیں ان میں یہ special reasons تھے جناب کراچی سکھر اور لاہور میں - یہ ہندو کانسٹیبل بی بی افس - ۵ میں اور سکھر میں ہندو کانسٹیبل بی بی افس - ۵ میں اور لاہور میں ایک کانسٹیبل بی بی افس - ۵ میں لاہور والا کانسٹیبل تو اس لینے بھرتی کیا گیا تھا special permission لے کے کہ اس کا باپ جو تھا۔

He died in an encounter with decoits and therefore his son was employed. As far as the other is concerned there was complete ban but on account of adverse law and situation in the province of Sindh 31 ex-servicemen were employed as

constables in the railway police Department

جناب چیئرمین - حافظ صاحب ضمنی سوال -

حافظ حسین احمد - کیا کسی سیکشن میں بھرتی کے لیے وہاں ایف ایس اے کے لیے کام کیا جائے -

ملک محمد قاسم - سوال باہر کریں -

حافظ حسین احمد - سوال یہ ہے کہ کیا کسی علاقے میں بھرتی کے لیے ایف ایس اے و ایف ایس اے کے لیے کام کیا جائے -

ملک محمد قاسم - ایف ایس اے و ایف ایس اے کے لیے بھرتی کی گئی ہے -

جناب چیئرمین - جناب جٹولی صاحب -

جناب اعجاز علی خان جٹولی - جناب چیئرمین عرض یہ ہے کہ خاص طور پر سندھ کی حالت کو دیکھتے ہوئے انہوں نے recruitment کی ہے کیونکہ ban تھا - تو یہ جو پنجاب سے ۲۸ تھے پنجاب میں law and order situation خراب تھی - تو وہاں کے لیے بھر سندھ سے لیں - کیونکہ یہ مارے کے مارے پنجاب سے لے گئے ہیں - کیا لاہ اینڈ آرڈر صورتحال میں صرف پنجاب کے لوگ ہی وہاں کام کر سکتے ہیں کوئی اور وہاں کام نہیں کر سکتا -

جناب چیئرمین - جی جناب ملک قاسم صاحب -

ملک محمد قاسم - جٹولی صاحب باطل ٹھیک کہتے ہیں - لیکن میں کیا کروں کہ یہ fix-service men بھرتی ہوتے تھے - باقی صوبوں سے 'یعنی سندھ سے' بلوچستان سے اور لاہ سے -

افوزادہ بہرہ ور سمیڈ - لاہ نہیں ہے جی -

ملک محمد قاسم - میری عرض تو سن لیں - بات تو سنیں پہلے ہی سوال کرتے ہیں - کس نے اپنے آپ کو offer نہیں کیا جٹولی صاحب -

No body offered his services or to be recruited. Nobody offered himself as a candidate to be recruited for this from Sindh. I am also saying from

Balochistan as well as FATA. Otherwise they would have been definitely recruited.

یہ تو گولی بات نہیں ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی - کیا یہ جو ریکروٹمنٹ ہونے اس کی advertisement ہونی ہے۔

جناب چنیر مین - جی ہاں قاعدہ ایڈورٹائزمنٹ ہونی ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی - ایک منٹ جی - اس کے بعد یہ کہتے ہیں کہ آفر نہیں دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جتنی unemployment ہمارے پاس ہے 'یہ تو یہاں کی بات کرتے ہیں ہمارے پاس تو معمولی پوسٹوں کے لئے ہزاروں لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ یہ تو میں سمجھتا ہوں کہ کانسٹیبل کی پوسٹ 'attractive pay-wise, even other wise' ہے۔

جناب چنیر مین - جی ملک صاحب۔

ملک محمد قاسم - جناب بوجھے پتہ ہے میں نے تو وہی بتانا ہے۔ باقی انہوں نے دیکھا ہے کہ یہ کیسے ہوا ہے۔ The appointment were made by the selection

Committee constituted in the headquarters.

جناب چنیر مین - یہ ایڈورٹائزمنٹ ہوا تھا؟

Malik Muhammad Qasim: I do not have that information. So I can not say.

جناب چنیر مین - یہ پتہ کر لیں۔

ملک محمد قاسم - میں پتہ کر کے کل بتا دوں گا جی۔

جناب چنیر مین - پتہ کر لیں جی۔ اگلا سوال نمبر ۹۲ جناب فضل آغا صاحب۔

92 Syed Muhammad Fazal Agha: (on his behalf): Will the Minister for Kashmir Affairs and Northern Affairs be pleased to state the number

of persons employed in grade 16 and below in the Ministry of Kashmir Affairs and Northern Affairs, its subordinate offices, attached departments and corporations, since January, 1992, with province-wise break-up?

Mr. Amanullah Khan Jadoon: No direct recruitment has been made in BPS-16 and below in the Kashmir Affairs and Northern Affairs Division during the period.

2. However, following direct recruitments have been made in the attached Deptts./sub-ordinate offices/corporations, under this division, during the period from January, 1992 to date:

- | | | |
|----|--|------------|
| 1. | Chief Commissioner, NAs, Gilgit.*
(Attached Deptt.) | |
| | No. of persons employed. | 748 |
| 2. | Judicial Commissioner, NAs Gilgit.
(Attached Deptt.) | |
| | No. of persons employed. | 40 |
| 3. | J & K State Property, Lahore
(Sub-ordinate Office) | |
| | No. of persons employed. | 5(Punjab=3 |
| 4. | Northern Areas Transport
Corporation (NATCO) Gilgit.* | NWFP=2) |
| | No. of persons employed. | |

*The Northern Areas Administration is exempt from observance of Provincial/Regional quota in service and they are allowed to make recruitments in BPS-16 and below on local basis

جناب چئیرمین - جی ڈاکٹر رحمان صاحب -

ڈاکٹر محمد رحمان - جی میں نے کوئی ضمنی سوال نہیں پوچھنا ہے -

جناب چئیرمین - کوئی ضمنی نہیں ہے - جی اب اگلے آخری سوال کے لئے ایک

منٹ رہ گیا ہے - ۲۰ فضل آغا صاحب -

93. *Syed Muhammad Fazal Agha (On his behalf): Will the Minister for Interior be pleased to state the number of persons employed in grade 16 and below in the Ministry of Interior, its subordinate offices, attached departments and corporations, since January, 1992, with province-wise break-up?

Mr. Abdul Chafoor Hoti: Information pertaining to persons employed in grade-16 and below in the Ministry of Interior, its attached departments and subordinate offices given in the annexure.

Annexure				
Sr. No.	Number of persons recruited	Designation	BPS	Province to which belong
1	2	3	4	5
I. Ministry of Interior (Main)				
1.	1	U.D.C.	7	FATA
2.	1	Despatch Rider	4	NWFP
II. Directorate General of Immigration and Passport				
1.	3	Deputy Assistant Director	16	1-Punjab 1-NWFP 1-Sindh(R)
2.	9	U.D.C.	7	1-Merit 3-Punjab 4-Sindh 1-NWFP
3.	1	Calligraphist	7	1-Sindh(R)
4.	5	L.D.C.	5	3-Punjab 2-Sindh(R)
5.	1	Despatch Rider	4	1-Punjab
6.	1	Record Sorter	2	Punjab
7.	2	Naib Quasid	1	Punjab
8.	10	Chowkidar	1	6-Punjab 3-NWFP 1-Balochistan
9.	1	Farash	1	Punjab
10.	1	Mali	1	Punjab

III. Directorate General of Registration

1.	1	Supervisor	16	ICT/Punjab
2.	52	Key Punch Operator	10	6-Merit
				29-Punjab
				3-Sindh(U)
				5-Sindh(R)
				7-NWFP
				1-Balochistan
				1-AK
3.	2000	Registration Clerks	5	2000-Sindh

IV. Islamabad Capital Territory

1.	1	Driver	4	Punjab
2.	2	Naib Quasid	1	Punjab
3.	1	Assistant	11	Punjab
4.	1	Store Keeper	7	Punjab
5.	4	Driver	4	Punjab
6.	2	Attendant	1	Punjab
7.	1686	Constables	5	1526-Punjab
				22-Sindh
				498-NWFP
				23-AK
				17-FATA
8.	99	Followers	1	79-Punjab
				2-Sindh
				15-NWFP
9.	6	Sub-Engineer		3-AK
10.	1	Unit Supervisor	11	Punjab
11.	1	Technicians	11	Punjab
12.	1	Mechanics	10	Punjab
13.	7	Dump Truck Driver	7	Punjab
14.	2	Tubewell Operator	5	Punjab
15.	3	Heavy Duty Driver	5	Punjab
16.	13	Truck Driver	5	Punjab
17.	2	Fitter,Plumber	4	Punjab
18.	1	Greaser	5	Punjab
19.	1	Naib Quasid	2	Punjab
20.	2	Beldar	1	Punjab
21.	1	Helper		
22.	2			

جناب چیئرمین - بناب فصیح اقبال صاحب -

سید فصیح اقبال - اس میں تعداد ملازمین کی بتائی گئی ہے اور ان کا ڈومیسائل بھی

کوئٹہ کا ہے - میں اپنے نئے وزیر صاحب سے حلف اٹھانے کے بعد چاہتا ہوں کہ وہ announce کریں کہ جو بلوچستان کا کوئٹہ ہے وہ تو پورا کریں -

جناب چیئرمین - جی بلوچستان میں - ہوتی صاحب -

Mr. Abdul Ghafoor Hoti: Mr. Chairman, Sir, I am grateful to you Faseih Iqbal for having brought this question. It is Sir, a very chronic issue which has been carried on with Pakistan for the last 30 years almost since its creation particularly the question of recruitment in various categories from each province. I can give an assurance as long as I am the Minister for Interior in the Ministry, I will try and see and ensure that the percentage as laid down by the Cabinet Division are fully complied that.

Mr. Chairman: Abdullah Shah Sahib.

Syed Abdullah Shah: Next question. I will only through your draw the attention of the honourable Minister that the answer given is completely wrong. He may kindly inquire into it.

Mr. Chairman. Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haider: Mr. Chairman Sir, may I draw your kind attention that today were also fixed the questions which were supposed to be asked on 3rd of May and the question from No. 1 to No.20 have been ignored and the later questions from 80 to 90 and 70 they have been taken up. So, in this there is a naturally unfair.

جناب چیئرمین - کہ ہر میں ۲۰ ۹۱۱۵

Syed Iqbal Haider: Sir, 1 to 20 , they have been put under neath whereas they should have appeared on the top.

جناب چیئرمین - یہ defier ہو کر آئے ہیں ناں -

سید اقبال حیدر - نہیں جناب میں نے کہا کہ شاید آپ کے پاس ٹائم ہو گا - اس وقت میں نے مناسب نہیں سمجھا جس طرح آپ نے شروع کر دیا - اب میرا ایک ہی سوال ہے اور وہ صرف عوامی نوعیت کا ہے ۱۰ اگر آپ اجازت دیں سوال نمبر ۲۰ آخری سوال -

جناب چیئرمین - وہ کیا ہے -

سید اقبال حیدر - جناب یہ سوال ڈیفنس منسٹر صاحب سے ہے - ہمارے تمام انٹرپرائسز پر ایک فری ٹیلیفون کی facility ہوا کرتی تھی - آج بھی باقی تمام عوامی انٹرپرائسز پر ہے - لیکن یہ جو ٹھانڈا اہرپورٹ جناح ٹرمینل بنایا ہے اس پر جہاں کروڑوں اربوں روپیہ بلڈنگ پر خرچ کیا ، ایک عوام کو جو سوت تھی کہ فری ٹیلیفون کال کر لیں وہ جناح ٹرمینل پر ختم کر دی ہے - اور بڑے بڑے سرمایہ داروں کی جن کی اپنی کمپنیاں ہیں ان کو ٹائمڈ منیجمنٹ کے لئے وہاں pay phone box لگا دیئے ہیں - جہاں پر ٹیلیفون ایک روپے کال کی بجائے پانچ روپے چارج کی جاتی ہے جو کہ سراسر زیادتی ہے - آج بھی پاکستان کے تمام عوامی انٹرپرائسز میں اور لاہور میں بھی ، اسلام آباد میں بھی ، ہر جگہ فری ٹیلیفون کی سوت موجود ہے - لیکن صرف جناح ٹرمینل کے اندر انہوں نے عوام کو اس سوت سے محروم کر دیا ہے -

جناب چیئرمین - باقی جگہ فری ٹیلیفون کی سوت ہے -

Syed Iqbal Haider: Sir, it was a free telephone local calls for all passengers incoming and outgoing. There was a free telephone facility at all terminals except...

ان کی حکومت کے دور میں نہیں ہوا ہے بلکہ پچھلے دور میں ہوا ہے -

جناب چیئرمین - جناب اقبال احمد خان صاحب -

جناب اقبال احمد خان - یہ اگر درست فرما رہے ہیں تو میں ان کی تجویز منج دیتا

ہوں اس پر غور کرتے ہیں۔

جناب چئیرمین۔ اقبال احمد خان ایک اور بات ہے مجھ سے کچھ لوگوں نے ذکر کیا تھا کہ جہاں یہ پے ٹیلیون ہیں وہاں اگر ہم ایک ٹیلیون کرنا چاہیں تو ہمیں وہ کارڈ دے دیتے ہیں۔ جو غالباً مچاس یا سو روپے کا ہے۔ تو ایک کال کے لئے وہ کیا کرے۔ اس کو بھی ذرا دیکھ لیں کہ اگر یہ واقعی تکلیف ہے تو اس کو بھی دیکھ لیں۔

جناب اقبال احمد خان۔ جناب ہم اس کو بھی دیکھ لیں گے۔

جناب چئیرمین۔ جی ڈاکٹر رحمان صاحب۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ جناب چئیرمین میرا بھی ایک سوال ہے سوال نمبر ۸ پر 'یہ بھی عوام کے بڑے ایک اہم مسئلہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ سوال نمبر ۸ میں 'مین نے پوچھا ہے کہ اسے سی ہاؤسنگ کالونی نوجوہرہ کینٹ کی جو وہاں پر Management ہے انہوں نے وہاں لوگوں سے development charges تو باقاعدہ وصول کئے ہیں۔ لوگوں کو drainage اور sewerage system provide کئے بغیر کہا ہے کہ گھر بناؤ۔ وہاں پر جب بارش ہو جاتی ہے تو نہ پانی کے نکاس نہ سوریج کا بندوبست ہے۔ باوجود اس امر کے کہ مکانوں پر سنٹ لوگ جو plot owners ہیں وہ civilians ہیں۔ اسی تک ٹیمٹ جو ہے 'باوجود اس کے کہ ہمیں بڑا احترام ہے اپنے آرمی کے ادارے کے لئے لیکن اسی تک ٹیمٹ اپنے پاس رکھے ہوئے ہے اور اس سلسلے میں کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔

جناب چئیرمین۔ اقبال صاحب یہ بھی دیکھ لیں۔

جناب اقبال احمد خان۔ جناب میں عرض کروں کہ اس سوال کو entertain تو کر لیا گیا۔ (۱) fact یہ ہے کہ سوسائٹی کنٹونٹ ایریا سے باہر ہے۔ نمبر ۲ جناب اس کا گورنٹ یا ڈیپنس منسٹری سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کچھ آرمی ریٹائرڈ آفیسرز نے پرائیویٹ طور پر یہ سوسائٹی بنائی۔ وہاں یہ سارا انتظام کیا۔ اس میں منسٹری آف ڈیپنس کا یا گورنٹ آف پاکستان کی کسی ایجنسی کا تعلق نہیں ہے۔ غالباً ڈاکٹر صاحب بھی اسی سوسائٹی میں تشریف رکھتے ہیں اور ہو سکتا ہے یہ خود بھی ممبر ہوں۔ لیکن اس ایریا کی جناب condition یہ ہے کہ سارے نوجوہرہ میں جائیں وہاں

ڈریج اور سیوریج سسٹم ہے ہی نہیں۔ ایسا لنک ہی نہیں آج تک بنا۔ گورنٹ کے یا آرمی آفیسرز کے یا آرمی کی جو اکاؤنٹس ہے یا دفاتر ہیں انہوں نے لوکل انتظام کیا ہوا ہے جیسے "پنٹ سسٹم" (pit system) ہوتا ہے یا کچھ اور ہوتا ہے تو ڈاکٹر صاحب کو پورا اس کا علم ہے تو اس علاقے میں یہ ہے ہی نہیں۔ ڈریجنگ کا سسٹم اور یہ سوسائٹی چونکہ پرائیویٹ ہے اس لئے ہم تو انہیں کہہ نہیں سکتے۔ ڈاکٹر صاحب، میرا خیال ہے، خود ممبر ہیں اس سوسائٹی کے چونکہ ان کا وہاں مکان ہے۔ تو یہ خود سوسائٹی میں ٹیک اپ کریں۔ اس مسئلے کو تاکہ سوسائٹی اس کا انتظام کرے۔ جہاں تک تعلق ہے ڈیولپمنٹ چارجز کا تو وہ جناب ڈریجنگ اور سیوریج کے علاوہ جو ڈیولپمنٹ کے مسائل تھے وہ سوسائٹی نے پورے کر دیئے ہونے ہیں لیکن میں ایک دفعہ پھر عرض کروں کہ اس کا گورنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہتے ہیں کہ گورنٹ کا تو اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب پہلی بات یہ ہے کہ یہ جواب بالکل غلط ہے۔ دوسری بات یہ کہ میرا وہاں کوئی گھر نہیں ہے اور ایک یہ کہ اقبال احمد خان صاحب نے فرمایا ہے کہ کوئی ریٹائرڈ آرمی آفیسر، کوئی ریٹائرڈ آفیسر نہیں ہے سب "ان سروس" آفیسرز ہیں جو ابھی تک۔۔۔

جناب چیئرمین۔ وہ تو کہہ رہے ہیں کہ اس کا کوئی تعلق گورنٹ سے نہیں۔ نہ تو یہ گورنٹ کی سوسائٹی ہے نہ ڈیفنس منسٹری سے کوئی تعلق ہے اس کا، یہ پرائیویٹ سوسائٹی ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ پرائیویٹ سوسائٹی ہے لیکن کنٹرول جو ہے وہ "ان سروس" آفیسرز کے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، وہ تو پرائیویٹ کیسپیٹن میں بھی ہو سکتا ہے کہ آپ اگلے ہو کر ایک سوسائٹی بنالیں تو گورنٹ کی تو کوئی ذمہ داری نہ ہونی، ناں۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب آپ ذرا یہ علم دکھیں کہ ایک جگہ پر جو انہوں نے جواب

دیا ہے کہ development charges are for the provision of electricity, water and road

facilities. اب آپ اندازہ کریں کہ روڈ بھی میرے خیال میں اتنا ضروری نہیں ہے۔ جتنا سیوریج

اور ڈریجنگ ضروری ہوتا ہے اور وہاں پر وہ لوگوں سے پیسے لے کے انہیں کہتے ہیں کہ جی وہاں

مکان بنائیں۔

جناب چیئرمین - پیسے تو سوسائٹی نے لئے ہیں ناں - وہ فرما رہے ہیں کہ ڈیفنس منسٹری کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس سے یہ پرائیویٹ سوسائٹی ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان - ڈیفنس منسٹری کے جو آفیسرز ہیں اور ان کی ڈیفنس منسٹری کے دفاتر جو ہیں وہ وہاں پر ہیں۔

جناب چیئرمین - نہیں، دیکھیں ناں آپ سینئر ہیں، آپ ایک سوسائٹی بنا لیں تو سینٹ کا تعلق تو نہیں ہو گیا ناں کیوں کہ آپ نے بنائی ہے۔ یعنی آفیسرز ہوں گے لیکن وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ گورنٹ کی یا ڈیفنس منسٹری کی کوئی چیز نہیں ہے یہ ان کی آپس کی بات ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان - تو میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ بجائے اس کہ وہ اپنا وقت اس پر ضائع کرتے ہیں وہ اپنے پروفیشنل کام کی طرف توجہ دیں اور یہ لوگ جو ہیں نیچارے، جن کے پلاٹ ہیں ان کے حوالے کریں تاکہ ان پر بھی کسی قسم کا حرف نہ آئے۔

جناب چیئرمین - جناب اقبال احمد خان صاحب۔

جناب اقبال احمد خان - جناب والا! سوسائٹی کے جو قواعد ہیں ان کے مطابق اگر ڈاکٹر صاحب کا اپنا وہاں مکان ہے تو جیٹنی ہے۔۔۔

ڈاکٹر محمد ریحان - میرا کوئی مکان نہیں ہے وہاں جناب میں ریکارڈ پر یہ بات لانا چاہتا ہوں۔

جناب اقبال احمد خان - تو یہ ٹیک اپ کریں اپنے مسئلے کو وہاں اس سوسائٹی کے سامنے۔

جناب چیئرمین - اقبال صاحب یہ دیکھ لیں کہ یہ سوسائٹی جب approval لیتی ہے کسی پلان کی کوئی تصدیق تو ہو گی ناں یا کوئی لوکل ڈیولپمنٹ اتھارٹی ہو گی یا کمیٹی ہو گی تو حلیہ وہ کچھ کر سکیں۔

جناب اقبال احمد خان - اس میں ڈرائیج کا سسٹم ہے ہی نہیں اس علاقے میں لہذا

یہ سوسائٹی بھی نہیں ہے۔

ڈاکٹر محمد زیحان - اگر سیلاب آ جانے تو لوگ بھارے ایسے ہی ہڑے رہیں گے

وہاں۔

جناب چیئرمین - ہر مال ہی دقت تو معلوم ہوتی ہے وہاں۔

(All the questions and answers are taken as read and placed on the table of the House.)

94. ***Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Defence be pleased to state the amount spent on the preparation for 23rd March Day Parade during the year 1992 and 1993 respectively?

Mir Hazar Khan Bijrani: Actual Expenditure of 1992, Rs. 35,62,81100. Funds released for 1993, Rs. 44,05,000.00 (Finalization awaited)

95. ***Syed Abdullah Shah:** Will the Minister for Railways be pleased to state:

- a) Whether it is a fact that Pakistan Railways has suffered a loss over 70 million rupees in five different cases due to mismanagement and gross negligence by the Railway Authorities which was published in the daily 'Muslim' dated the 28th March, 1993; and
- b) if the answer to (a) above be in the affirmative the action if any taken against the persons responsible for the loss?

Malik Muhammad Qasim: The information is being collected from the railway administration.

96. ***Syed Abdullah Shah:** will the Minister for Interior be pleased to state:

- a) the total number of official vehicles and motor cycles provided to Islamabad Police indicating also names of officers/officials using these vehicles;
- b) the monthly expenditure incurred on fuel/maintenance on each vehicle/ motor-bike during the last five years; and
- c) the total number of vehicles and motor cycles that were fully or partially destroyed by accidents and also were stolen from police custody during the said period?

Mr. Abdul Ghafoor Hoti: Information is being compiled and will be submitted to the Senate Secretariat as soon as possible.

97. ***Prof. Khurshid Ahmad:** Will the Minister for Interior be pleased to state:

- a) the details of the cases registered against Mr. Asif Ali Zardari and Mr. Hakim Ali Zardari after the dissolution of the PPP government on August 6, 1990 indicating also the present position of the said cases and
- b) total amount spent by the Federal government on the said cases so far, indicating also the names of the lawyers engaged by the Government to plead these cases?

(Reply not received.)

1. ***Mr. Muhammad Ibrahim Khan:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state whether it is a fact that land has been acquired for the installation of a T.V. booster on Samana Mountain, if so, the time by which it will be installed?

63790-8-20

Maulana Kausar Niazi: No such land has been acquired. The area of Samana is already covered with good quality TV signals telecast by P T V broadcast stations of Cherat and Sakesar.

2. ***Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Interior be pleased to state:

- a) whether it is a fact that the members of Parliament have been exempted from visa requirement for a visit to India; and
- b) whether there is any proposal under consideration of the "Government to grant such exemption to the members of Council of Islamic Ideology?

Minister for Interior: (a) yes.

b) No.

3. ***Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Interior be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to formulate a new policy for the issuance of Arms-licences to the citizens for self-protection?

Minister for Interior: No.

4. ***Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Interior be pleased to state:

- a) the total number of countries for which Pakistan Passport is valid; and
- b) whether it is a fact that the passports issued from Turbat Office are valid for six countries, if so, its reasons?

Minister for Interior: All countries of the world except Israel.

b) No, this is not true. Passports for all countries of the world, except Israel are issued from all 23 Passport Offices in the country. Residents of Turbat can acquire such passports from the Passport Office, Quetta. However, additionally the residents of Turbat and other remote areas of Balochistan can obtain passports from their respective Deputy Commissioners/Political Agents including Deputy Commissioner, Turbat, of one year's duration if they wish to proceed abroad for Ziarat purposes to seven countries shown (not six countries as stated in the question) below:-

1. Iran
2. Kuwait.
3. Democratic Republic of Yemen.
4. Qatar.
5. Sri Lanka.
6. Sultanat of Oman, U.A.E.
7. Yemen Arab Republic.

5. *Syed Faseih Iqbal: Will the Minister for Interior be pleased to state whether it is a fact that the Prime Minister has ordered elimination of torture cells existing in the Police Stations in the country, if so, the action taken by the Government in this regard?

Minister for Interior: Enquires have been made from the Provincial Government which reveal that no such torture cells exist in the Police Stations.

6. *Syed Faseih Iqbal: Will the Minister for Interior be pleased to

state the names of officers in B-16 and above belonging to Balochistan working in his Ministry, its attached and subordinate departments with their places of posting and their permanent residential addresses in the province of Balochistan?

Minister for Interior: Information pertaining to officers in BPS-16 and above to Balochistan working in Ministry of Interior and its attached departments and subordinate offices, other than Frontier Corps Balochistan and Pakistan Coast Guards may be seen at Annex. Information regarding F.C. Balochistan and Pakistan Coast Guards is however being collected and will be placed before the House as soon as received.

Annexure

STATEMENT SHOWING THE NAMES OF OFFICERS IN BPS-16
AND ABOVE BELONGING TO BALOCHISTAN

S. No.	Name of Officers & Designation	BPS	Place of Posting	Permanent Address
1	2	3	4	5
I. Civil Defence				
1.	Mr. Riaz Mahmood, Instructor	16	Civil Defence Training School, Quetta.	House No. 5-3/4, Gurdit Singh Road, Quetta.
II. Federal Investigation Agency:				
1.	Mr. Saeed Gohar Director	20	Quetta	Contonment Board Flat No. 3, Behind Zahur Masjid Jinnah Road, Quetta.
2.	Mr. Khan Gul, Dy. Director	18	Hqrs. Islamabad.	Killi Sheikan, Zhob, Baluchistan.
3.	Mr. Zakaria Khan Babur, Dy. Dir	18	Quetta	Sherani Road, Zhob Baluchistan.
4.	Mr. Asmatullah Khan, Asstt. Dir	17	Karachi	Distt. Pishin, Sub Teh: Gullistan, Baluchistan.
5.	Mr. Mohammad Aslam Bootani Asstt. Director.	17	Karachi	Teh: Durejli, Distt: Lasbela.
6.	Mr. Akbar Baluch, Asstt. Director	17	Karachi	Jail Road, Kalat Street, Hudda Quetta.
7.	Mr. Tariq Anwar Kasi, AD/ Legal	17	Quetta	Mano Jan Road, Hudda, Quetta.
8.	Mr. Firdous Ali Shah, Office Supdt.	16	Hqrs. Islamabad.	Killi Deba, Neur Wahadat Colony Quetta.
9.	Mr. Gul Mohammad Kakar	16	Quetta	Fazal General Store, Pishin.
10.	Mr. Akram Baluch, Inspector	16	Quetta	Killi Dur Muhammad Lehn Shami Quetta (Brewery Road), Quetta.
11.	Mr. Masood Hashmi Inspector	16	Quetta	Baboo Mohallah, Mastung
12.	Mr. Jalal Khan Inspector	16	Karachi	B-12, Sultan Complex, Karachi.
13.	Mr. Habibullah Taran, Inspector	16	Quetta	Killi Muchan Teh & Distt: Pishin

1	2	3	4	5
14.	Mr. Farooq Ahmed, Inspector	16	Quetta	Railway Colony Joint Road, Quetta
15.	Mr. Habibullah Khan Niazi Inspector.	16	Quetta	10-9 2185, Mano Jan Road, Quetta
16.	Mr. Mohammad Rafiq Mughai Inspector.	16	Karachi	292/A, Railway Road, Quetta.
Immigration & Passport				
1.	Mr. Hameedullah Durrani Asstt. Director.	17	RPO, Saddar Karachi.	Pringabad (Rural Area) Teh & Distt. Kalat.
2.	Mr. Salahuddin Kakar, A/D	17	RPO, Quetta	Killi Nigand Khanoza, Distt. Pishin.
3.	Mr. Mushtaq Ahmed, DAD	16	RPO, Hyderabad	H. No. 4-33 13 Machangi Road, Quetta.
Directorate General of Registration				
1.	Ch. Mohammad Suleman, D/R		DRO Sargodha	H. No. 5-11 142, Putial Rd., Quetta
2.	Mr. Ghulam Mohammad Budti D/R		DRO Quetta	C/o RRO Quetta.
3.	Mr. Qadir Bukhsh Khoso D/R		DRO Larkana	Vill. Mohammul, Teh. Jhatpai Distt. Nasirabad.
4.	Mr. Khurshid Anwar A/D		DRO Muzaffarabad	H. No. 6-10-8, Haji Ali Bahadum Rd. Quetta.
5.	Mr. Abdul Majid A/D		DRO Loralai	H. No. 125 A, Rly Colony, Joint Rd. Quetta
6.	Mr. Noor Mohammad Kakar		DRO Pishin	H. No. 12, Mu' Bagh Rahim Colony, Quetta.
7.	Mr. Mohammad Ali, A/D		DRO, Nushki	H. No. 7-5 46-C, Alamdar Rd Quetta.
8.	Mr. Zakirullah Khan A/D		DRO Quetta	H. No. 5-4 10, Gurdit Singh Rd. Quetta.
9.	Mr. Munir Ahmed Marri		DRO Kuchhi	Rind Hotel Chacker Khan Rd. Sibi.
10.	Syed Sirajuddin Shah A/D		DRO Kohlu	P.O. Para Shaw Distt. Loralai.
11.	Mr. Irfanul Haq, A/D		RRO Quetta	H. No. 4-27 8-B, Mir Ahmed Rd Quetta.
12.	Mr. Mohammad Ramzun		DRO Dera Bugti	H. No. 7-6 39-A Wafa Rd. Qaidabad Quetta
13.	Mr. Abdul Rashid		Deputation	H. No. D 18, One Unit Colony, Brewery Road, Quetta.
Islamabad Capital Territory				
1.	Mr. Muhammad Yousuf Niazi	19	DC ICT Islamabad	Killi Sheikhani Arban Karam Khan Rd. Quetta.
2.	Dr. M. Najeeb Durrani	17	Medical Officer, Health Deptt. ICT Islamabad, Tarlai	Gopal Gali Toghi Road Teh. & Distt. Quetta.
3.	Dr. Muhammad Amjad Malik	17	Veterinary Officer ICT Veterinary Hospital, Rewat Islamabad.	H. No. 8, Shera Staff College Chiltan Market, Quetta Cantt.
4.	Mr. Hafeez Ahmed	16	Inspector ICT Police	Sibi Balochistan.

7. Mian Alam Ali Lafeka: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

- a) the number of officers in B-17 appointed on deputation and under Sec. 10 the Civil Servants Act, 1973, Separately in O. M. G. during the last five years, and
- b) the number of superintendents of Federal Secretariat in B-16 or 17 appointed as S.Os in B-17 during the above period?

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) The number of officers in BPS-17 Notified for posting as Section Officers (BPS-17) on deputation and under section 10 of the Civil Servant Act, 1973 during the last 5 years (1988-92) is given below:-

Section Officer (BPS-17) posted on deputation:	150
Section Officers (BPS-17) Posted under	
Section 10 of Civil Servants Act 1973/	10
Total=	160

b) 19 Superintendents who were appointed on acting charge basis on nomination by the Federal Public Service Commission were placed on regular footing during the year, 1989.

8. Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Defence be pleased to state whether it is a fact that the drainage and sewerage system has not been provided in the ASC Housing Colony, Nowshera Cantt, despite the fact that development charges have been received from the plot owners of the colony, if so, its reasons?

Mir Hazar Khan Bijarani: The development charges paid to the

ASC Housing Society by the allottees are for the provisioning of electricity, water and road facilities only. These facilities have since been provided and at some places the work is in progress.

9. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to allow higher scales to the clerical staff working in B-5, B-7 and B-11?

Minister Incharge of the Establishment Division: No.

10. *Syed Faseih Iqbal: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the names, designations, and place of posting of officers in B-16 and above who are remarried to foreign nationals and their spouse have not so far acquired Pakistan nationality?

Minister Incharge of the Establishment Division: The information is being collected from all the Ministries/Divisions and will be placed on the table of the House when received.

11. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Narcotics Control be pleased to state the number of persons employed in grade 16 and below in the Narcotics Control Division, its subordinate offices, attached departments and Corporations, since January, 1992, with their province-wise break-up?

Sardar Asif Ahmed Ali: One person, namely, Mr. Riaz M. Khurshid, already working as contingent paid Farash was employed in BPS-1 on 17-6-1992 against the post of Farash. He is domiciled in Islamabad.

12. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the existing regional/provincial quota reserved for various appointments in the Federal Secretariat and other departments?

Minister Incharge of the Establishment Division: The existing prescribed quota is as under:-

Merit	10%
Punjab	50%
Sindh	19%
Sindh(u)	(7.6%)
Sindh (R)	(11.4%)
N.W.F.P.	11.5%
Balochistan	3.5%
NA/FATA	4%
A.J. & K	2%

13. Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Defence be pleased to state whether it is a fact that eviction orders against the old tenants of residential quarters and shops have been made by the cantonment Board, Quetta. If so its reasons?

Mir Hazar Khan Bijarani: Cantonment Board, Quetta on the expiry of tenancy period have issued legal notices to some of its tenants in occupation of residential accommodation. No eviction notice has been issued to tenants of shops.

In view of shortage of married accommodation for army officers, it has

been decided to hire Cantonment Board accommodation. The tenants have obtained stay order from the Civil Court and the case is sub-judice at present.

14. Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Defence be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to return the land in Tahkal Bala village of District Peshawar to its owners originally acquired by the British Army for the purpose of firing Ranges?

Mir Hazar Khan Bijarani: No.

15. Syed Abdullah Shah: Will the Minister for Interior be pleased to state:

a) the name of the authority in Islamabad issuing the route permits public transport in Islamabad and the procedure adopted for this purpose;

b) the total number of vehicles in public transport playing in Rawalpindi and Islamabad together with the details of the route permits; and

c) Whether it is a fact that the wagons playing on route No. 105 return from Aabpara instead of Secretariat, if so, its reasons?

Minister for Interior: (a) (i) Islamabad Transport Authority, Islamabad.

(ii) Procedure:-

The owner of a public vehicle applies for the route permit on the prescribed form alongwith the following documents:

1. Photo copy of registration book and National Identity card.
2. Fitness certificate of the vehicle from Motor Vehicle Examiner.
3. Insurance Policy of the Vehicle.

4. Affidavit to the effect that the applicant is not a Government Servant nor any Government Servant is directly or indirectly involved in this business.
5. No objection certificate from the Regional Transport Authority, if the vehicle was previously plying on a different route.
- b. (i) 530. (Excluding Rawalpindi).
- (ii) Detail at Annex'A'.
- c. During peak hours the vehicles follow the prescribed route. However, some complaints were received that vehicles on this route do not follow the prescribed route and return from Aabpara. In order to check this irregularity, surprise raids are conducted and the vehicles violating the prescribed route are impounded and heavy fines are imposed to check this illegal practice.

Annexure-A

S. No.	Route No.	Area	No. of Vehicle.
1	2	3	4
1.	103	From Faizabad to E-9 Shaheen Colony.	12 (Mini Buses).
2.	105	From G-10/1 to Pak Secretariat.	140 (Wagons).
3.	107	Pirwadahi to Noorpur Shahan.	06 (Wagons/Mini Buses).
4.	109	Pak Secretariat to G-10/1.	5 (Toyota Hiace/Coaster).
5.	110	Pirwadhai to Bobary Kathar.	2 (Buses).
6.	112	Faizabad to Pak Secretariat.	58 (Wagons).
7.	114	Faizabad to F-10/2.	17 (Mini Buses).
8.	115	Pirwadhai to G-10/1.	60 (Suzuki).
9.	116	Pirwadhai to G-9/4. Peshawar More.	18 (Suzuki).

10.	117	Pirwadhai to E-9 Shaheen Colony.	26 (Suzuki).
11.	118	Pirwadhai to Saidpur.	14 (Suzuki).
12.	119	Pirwadhai More to Pak Secretariat.	2 (Buses).
13.	120	Golra Sharif to Noorpur Shahan.	73 (Wagons).
14.	121	Pirwadhai More to Pak Sectt.	61 (Wagons).
15.	122	Charah to Pak Sectt.	1 (Bus).
16.	123	Aabpara to Ramli.	1 (Suzuki).
17.	Route	Aabpara to Quaid-e-Azam University.	18 (Suzuki).
18.	Route	Aabpara to Chak Shahzad.	1 (Suzuki).
19.	Route	Faizabad to Chak Shahzad Kurry.	15 (Suzuki).

Total: 530

16. *Syed Abdullah Shah: Will the Minister for Railways be pleased to state:

a) Whether it is a fact that in 1987 a supply order of 32000 fish plates at the rate of Rs. 83.83 per plate was awarded to a local firm which was required to complete the supply before April 28, 1987, but it could supply 925 fish plates till December 30, 1987;

b) whether it is also a fact that the firm in April 1988 requested the Railways either to cancel the contract or increase the rate and the contract was cancelled by G.M. and once again a similar contract was awarded to the same firm which supplied, 13771 fish plats in April 1989 at the rate of Rs. 125.00 per plate; and

c) whether the Government took any action in this regards, if so, its details?

Malik Muhammad Qasim: (a) It is a fact that a Purchase order for 32000 fish plats at the rate of Rs. 83.83 per plate was awarded to a local firm in April, 1987. The supply was required to be completed originally by 28-8-1987. However, the delivery schedule was upto 12-3-1988 by which date the firm could supply 9251 fish plates and not 925 fish plates.

b) The Firm in April, 1989 requested for increasing the rate from Rs. 83.83 each to Rs. 153.83 each which was not granted being against the terms and conditions of the contract. The order was, therefore, cancelled with forfeiture of proportionate security money amounting to Rs. 95,352. It is a fact that the same firm got another order for fish plates against a subsequent advertised tender as they were the lowest tenderer. However, order was placed on them after getting the quoted rate reduced from Rs. 134.95 to Rs. 125 per plate.

c) Government took appropriate action by forfeiting an amount of Rs. 95,352 from firm's security money for failure to discharge their contractual obligations in full.

17. *Syed Abdullah Shah: Will the Minister for Railways be pleased to state:

a) whether it is fact that the train service between Bostan -Zhob remained suspended from June 1985 to February, 1993 but all the concerned employees were regularly paid salaries and allowances amounting to Rs. 7.62.32.937;

b) whether it is also a fact that the said point was raised in the audit report of the railway department if so, the action the Ministry of Railways took against the responsible officers who did not engage these employee in any

alternate job elsewhere; and

c) the details of the railway personnels posted at Bostan-Zhob Section and montly amount spent on their total emlument in each case along with the income of the said section during the period from 1985 with month-wise break-up?

Malik Muhammad Qasim: (a) It is a fact that train services on Bostan-Zhob Section on Quetta Division were closed for railways traffic on 25-5-1985 and continue till- date.

Due to closing of this Section, 655 employees of various branches working on this section were rendered surplus. The surplus employees were transferred to other sections and given option to retire on compensation pension, but most of them refused to comply with these orders. Therefore there are employees on roll after retirement and absorption of staff on other sections and they are being paid salaries and allowances amounting to Rs. 819,709 approximately every month.

b) It is also a fact that this issue has also been raised by Director-General Railway Audit in his report. All efforts to transfer surplus staff to other sections of Quetta Division to meet shortage were in vain due to constraint intervention of Provincial Govenment and other political considerations as the said section is situated in tribal area of Baluchistan. The issue was discussed on a number of occasions by the Minister for Railways with the Chief Minister Balochistan and by Secretary/Chairman Railways, but the issue still remains unsolved. Therefore, no officer is responsible for continuation of surplus staff on Bostan-Zhob Section.

18. *Mr. Basheer Ahmed Matta: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

- a) the criteria adopted by the Government for Government advertisements in the regional newspapers; and
- b) the amount of advertisements given to different daily newspapers, including Shahbaz (urdu), Published from Peshawar, during the year, 1991-92 and 1992-93?

Maulana Kausar Niazi: (a) There is no separate criteria for the allocation of Government advertisements to the regional newspapers. Rather a uniform policy is being followed while releasing the advertisements to newspapers/ periodicals all over the country, except observance of 25% quota of advertisements for the Regional Press.

As per existing advertisement policy of the government, advertisements are required to be released to those newspapers/periodicals which are borne on the Government Media list. While releasing the advertisements to the press, the primary consideration is to obtain maximum publicity for the sponsoring Departments Organizations and at the same time to keep in mind their specific requirements like language of the newspapers, their region, their get-up as well as the budgetary limitations indicated by the clients.

Although circulation, as certified by the Audit Bureau of circulation, forms the main criterion for selection of newspapers for the release of ads; it is by no means the only criterion. The ability of the newspapers to reach the advertising targets, their readership, their service to the cause of Pakistan are some of the other main factors that have to be kept in view at the time of placing

advertisements in the newspapers/periodicals.

(b) The approximate amount of Government advertisements released to the daily newspapers of Peshawar region including the daily "Shahbaz", during the year 1991-92 and 1992-93 (upto March, 1993) is as per statement at Annexure-I.

Annexure

STATEMENT SHOWING THE APPROXIMATE AMOUNT OF
ADVERTISEMENT RELEASED TO THE DAILY NEWSPAPERS OF
PESHAWAR REGION, INCLUDING DAILY "SHAHBAZ", DURING
THE YEARS 1991-92 AND 1992-93 (UPTO MARCH, 1993)

Name of Newspaper	1991-92	1992-93
	Rs.	Rs.
Akhbar	1,300	5,500
Alamgir	—	—
Aaj	—	69,700
Azm-e-Nau	1,72,800	—
Al-Jamiat-e-Sarhad	61,200	87,700
Awaz	1,72,200	1,07,900
Basharat	—	55,500
Ham Log	2,800	2,000
Hamura Pakistan	—	—
Irrum	700	3,900
Jiddat	2,81,200	2,60,300
Khatoon	—	—
Ilhaq	1,400	—
Khuyaban	1,000	—
Khyber	—	—
Milap	4,800	1,800
Nishan	21,800	10,000
Pakistan	—	—
Paigham	—	1,000
Quid	10,400	19,300
Rahat	5,400	21,300
Shahadat	57,200	12,900
Sada-e-Khyber	1,300	500
Tarjuman-e-Afghan	45,900	3,500
Times	—	3,200
The Ghazi	3,900	—
Watan	98,900	1,37,500

Name of Newspaper	1991-92	1992-93
	Rs.	Rs.
Al-Falah	2,86,700	1,96,400
Haqeeqat	400	4,400
Inquilab	12,300	11,200
Qindil	—	12,300
Sarhad	3,20,700	1,82,100
Bagram	9,700	31,600
Wahdat	2,74,400	3,10,200
The Frontier Times	65,700	1,72,300
The News	4,54,000	2,08,500
The Voice	—	1,200
Nishan-e-Haider	14,600	23,700
Mashriq	15,71,700	18,72,600
Frontier Post	19,09,300	23,09,500
Jehad	5,48,400	4,89,300
Shahbaz	21,300	44,900

19. *Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Defence be pleased to state:

- total cost incurred on the construction of the Jinnah Terminal, Karachi;
- names of the companies that participated in bidding of the tender for the construction of the said terminal, indicating also the amount of bid given by the various companies; and
- whether it is a fact that the floors of the Jinnah Terminal are under repair, if so, the authority which will bear its expenditure?

Mir Hazar Khan Bijarani: (a) An amount of Rs. 4,508 million has been disbursed to the contractor as of 31st March, 1993. Total approved cost, as per revised PC-I, of the project is Rs. 5,058 million.

- there were initially 43 international contractors who applied for pre-qualification. After technical and commercial evaluation by CAA's consultants (Bechtel Intl, Inc. of USA and Morgan Grenfel of UK), 13

contractors were selected. After further evaluation this list was reduced to 5 and the following was determined during the final evaluation period.

- | | | |
|----|-----------|------------------|
| 1. | Sogea | Rs. 3494 million |
| 2. | Bouygues | Rs. 3846 million |
| 3. | Takenaka | Rs. 3996 million |
| 4. | Hanbo | Rs. 4288 million |
| 5. | Tobishima | Rs. 4716 million |

subsequently, sogea of France were selected and the contract awarded to the lowest bidder.

c) The floors of the terminal are undergoing repair. Such repairs are being carried out by the contractor and shall be to his account, as all works have a 12 months period of warranty.

20 *Syed Iqbal Haider: Will the Minister for Defence be please to state whether it is a fact that the "Civil Aviation Authority has withdrawn the facility of free local telephone calls for the passengers at Jinnah International Terminal, Karachi if so, its reasons?

Mir Hazar Khan Bijarani: Free local calling facility was extended to the passenger at Jinnah Terminal Complex by CAA from its PABX system, in the absence of Pay Phone/PCO's at that time. Since M/s Telecom Foundation of Pakistan and M/s Telecard (Pvt.) Ltd., have installed total 34 Pay phones at various locations at JTC for making local, national and international calls. Therefore, it was not considered necessary to maintain this facility by CAA. However, CAA staff at service counters at various locations in the Jinnah Terminal, has been advised to let passengers use CAA phones free of charge for

437909758

5

emergent occasions only.

15. **Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

- a) the period for which maternity leave is admissible to the female employees working in Shalimar Recording Company; and
- b) Whether it is a fact that there is a disparity between the period of leave granted to female employees of S.R.C. and the female employees of the Information and Broadcasting Ministry?

Maulana Kausar Niazi: (a) 90 days.

- b) No. There is no disparity between the period of leave granted to female employees of SRC and those of the Ministry of information and Broadcasting.

16. **Syed Abdullah Shah:** Will the Minister for Interior be pleased to state:

- a) the total number of road accidents that have taken place during the last two years on "Shahrah-e-Kashmir", Islamabad alongwith the number of casualties in these accidents;
- b) the details of the traffic police deployed on the said road when these accidents took place according to log-book; and
- c) whether any departmental action was taken against traffic police personnel in whose jurisdiction these accidents took place if so its details?

Mr. Abdul Ghafoor Hoti: The information is being collected and will be forwarded to the Senate Secretariat as soon as possible.

1. **Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

a) whether it is a fact that some officials of SRC falling in the grade bracket of up to C were laid off as a saving measure and were re-instated following Prime Minister's instruction.

b) if the answer be in the affirmative, the total saving made through the said lay off and total emoluments paid to the remaining employees during the said period indicating also their names, designation and group; and

c) the reasons for sparing the high-ranking officers?

Maulana Kausar Niazi: (a) It is a fact that 139 officials were laid off for the sake of economy from 25th May to 7th June, 1992. They were re-instated after 14 days as the lay off was called off by the Management.

b) Total savings made during this period was Rs. 70,050.42. total emoluments paid to the remaining employees during the said period was Rs. 125,531.00. (Details regarding names, designations and group are at (Annex-I))

c) The officers of the rank of General Managers and above were not laid off as their existence was deemed necessary to handle day to day work of the company during the lay off period. They were connected with departments such as accounts, administration, security etc

SHALIMAR RECORDING COMPANY LIMITED, ISLAMABAD

STATEMENT SHOWING TOTAL EMOLUMENTS OF EMPLOYEES WHO WERE NOT LAID OFF DURING THE PERIOD 25-05-92 TO 07-06-92

S. No.	Name of Employee	Grade	Designation	Salary for lay off period (14 days)
1.	Mr. Ahmed Ullah Siddiqui		Managing Director	5,831.21
2.	Mr. Anwar Jahangir		Deputy Managing Director	4,301.72
3.	Mr. Shukat Sheikh		Chief Technical	5,381.06
4.	Syed Huda Hassan Naqvi		Chief Fin. & Adm.	4,949.33
5.	Mr. Rashid Ahmed Khan	D	G.M. Finance	4,034.76
6.	Mr. Prem Jagasia	D	G.M. (O & M) + (Q.C.)	3,209.95
7.	Mr. M. H. Ruhi	D	G.M. Administration	4,056.39

S. No	Name of Employee	Grade	Designation	Salary for lay off period (14 days)
8	Mr. G.M. Akram	D	G.M. Production	4,297.58
9	Mr. Shukat Ali Siddiqui	D	G.M. Mkt. & Programme	3,239.87
10	Mr. Tauqir-ul-Islam	D	G.M. Maintenance	4,044.89
11	Sheikh Muhmood Ahmed	C	P.S. to Evc & M.D	2,573.51
12	Mr. Ifikhar Ahmed	C	P.S. to Chief Fin. & Adm.	2,224.73
13	Mr. Zafar Muhmood	C	System Manager	2,602.67
14	Mr. Tahir Manzoor Malik	C	Manager Maintenance	1,584.26
15	Mr. Ilyas Khan	C	Video Engineer	1,990.68
16	S. Jal Hussain Shah	B	Transport Officer	2,217.35
17	Mr. Khalid Saif-ul-Islam	B	Office Secretary	2,301.37
18	Mr. Mahboub-ur-Rasul Qamar	B	Asstt. Accountant	1,557.34
19	Mr. Fiaz Hussain	B	Assistant Accountant	1,557.34
20	Mr. Sarfraz Siddique	B	Assistant Accountant	1,401.53
21	Mr. Shahid Yamin	B	Assistant Accountant	1,401.53
22	Syed Riaz Kazim	B	Assistant Accountant	1,266.21
23	Malik Muhammad Soial	B	Technician Maintenance	1,333.87
24	Sheikh M. Saleem	B	Supervisor Maintenance	2,217.35
25	Muhammad Nawaz	B	Supervisor Maintenance	1,979.87
26	Mr. Ghulam Nabi	B	Staff Contl. Officer	1,216.67
27	Muhammad Iqbal	B	Supervisor	1,668.26
28	Mr. Saleem Qureshi	B	Senior Recordist	2,095.37
29	Mr. Akber Qureshi	B	Recordist	1,668.26
30	Mr. Ghanfar Hussain	B	Asstt. Accountant	1,679.61
31	Mr. Siddiq Alam	B	Recordist	1,679.61
32	Mr. Hanif Jamal	B	Recordist	1,679.71
33	Mr. Binyameen Masih	B	Technician	1,108.34
34	Mr. Khan Muhammad	B	Asstt. Manager Store	2,217.35
35	Miss Riffat Kazim	B	Asstt. Manager Sales	1,668.26
36	Mr. Muzaffar-ul-Islam	B	Asstt. Manager (I&E)	2,053.44
37	Muhammad Bashir	A	Driver	824.81
38	Miss Bilqees Tirmizi	A	Cashier	1,158.05
39	Mrs. Farkhanda Raza	A	Accounts Assistant	1,030.55
40	Miss. Nahid Rafique	A	Accounts Assistant	338.62
41	S. Mir Hussain Shah	A	Watchman	1,205.00
42	Mr. Abdul Majed	A	Watchman	1,205.00
43	Mr. Mumtaz	A	Watchman	1,163.11
44	Mr. Ghulam Murtaza	A	Watchman	1,030.55
45	Mr. Gulzar Khan	A	Watchman	1,030.55
46	Mr. Shahnawaz	A	Watchman	986.37
47	Mr. Muhammad Fayyaz	A	Watchman	943.56
48	Mr. Muhammad Yousuf	A	Watchman	616.77
49	Miss Khalida Nasreen	A	Asstt. Staff Control	1,205.00
50	Mr. Tariq Mehmood	A	Purchase Asstt.	986.37
51	Miss Rubina Akhter	A	Telephone Operator	1,024.11
52	Miss Farzana Zameer	A	Admin. Assistant	943.56
53	Miss Humera Ahkhaq	A	Admin. Assistant	673.38
54	Miss Sobia Raza	A	Admin. Assistant	673.38
55	Muhammad Khaliq	A	Driver	1,553.42
56	Mr. Arbab Ali	A	Driver	588.23

57.	Mr. Tariq Mahmood	A	Canteen Asstt.	1,030.55
58.	Muhammad Shareef	A	Cook	943.26
59.	Muhammad Inyat	A	Cook	729.99
60.	Mr. Anwar Masih	A	Janitor	1,205.00
61.	Muhammad Bashir	A	Gardener	1,116.16
62.	Muhammad Shalee	A	Gardener	1,084.41
63.	Mr. George Masih	A	Janitor	986.37
64.	Mr. Irshad Hussain Shah	A	Gardener	673.38
65.	Syed Manzoor Hussain	A	A & R Asstt.	1,257.01
66.	Miss Firdous Akhter	A	A & R Asstt.	1,205.00
67.	Miss Rubina Y. Zahid	A	A & R Asstt.	1,205.00
68.	Miss Ishrat Jaleel	A	A & R Asstt.	673.38
69.	Miss Surriya Bibi	A	Inspector Q.C.	644.84
70.	Mr. Shamim Khan	A	Studio Assistant	768.20
71.	Muhammad Altaf	A	Maintenance Asstt.	1,030.55
72.	Mr. Shahid Iqbal	A	Technician	805.94
Total				125,531.00

2. **Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the total number of persons working in the Shalimar* Recording Company, indicating also their names, designations, experience, qualification, group monthly emoluments and other fringe benefits allowed to them?

Maulana Kausar Niazi: The total number of employees in S.R.C. is 252. Detailed information is annexed at Appndice 1 to 6.

(Annexures have been placed in the Senate Library)

3. **Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

a) the amount of medical charges admissible under rules to the employees, officers and executives in SRC; and

b) the amount spent on medical treatment of the Executives in SRC during the last five years indicating also their names, designations and

amount or paid spent separately in each case?

Maulana Kausar Niazi: (a) Attached at Annexure 'A'.

b) Attached at Annexure 'B'.

Annexure 'A'

AMOUNT OF MEDICAL CHARGES ADMISSIBLE UNDER RULES TO
THE EMPLOYEES, OFFICERS AND EXECUTIVES IN SRC

Grade	Position	Entitlement
A.	Workers	8.33% of progressive basic salary.
B.	Supervisors	—do—
C.	Managers	—do—
D.	General Managers	—do—
		(Any expenses over and above their entitlement is subject to the special approval by the Chairman or his nominee).
	Chiefs	Reimbursement of actual medical expenses on production of bills.
	Managing Directors.	—do—
	Chief Executive	—do—

Annexure 'B'

DETAILS OF AMOUNT PAID AGAINST ACTUAL BILLS FOR MEDICAL TREATMENT OF THE EXECUTIVES IN SRC
DURING THE LAST FIVE YEARS

(Fig. in Rs.)

Serial No.	Name	Designation	Yearwise Medical Expenses					Total Rs.
			1987-88	1988-89	1989-90	1990-91	1991-92	
1	Mr. Ahmedullah Siddiqui	Managing Director (RD)	4,599.13	6,378.42	5,915.03	27,211.30	144,842.36	185,907.03
2	Mr. Nazir Ahmed Warrach	Managing Director (RD)			587.85	9,854.13	10,441.98	
3	Mr. Anwar Jahangir	Deputy Managing Director	21,020.21	6,072.82	8,017.20	34,165.06	70,236.64	139,511.93
4	Mr. Shaukat Sheikh	Chief (Technical)	12,580.30	2,682.91	1,567.32	3,701.98	252,854.04	303,476.55
5	Mr. S. H. H. Naezi	Chief (Finance & Admin)	6,237.25	4,729.87	22,916.33	33,855.02	30,414.01	98,152.48
6	Mr. G. M. Akram Khan	G.M. (Production)	6,654.30	4,863.17	28,161.15	7,524.26	8,789.26	54,994.14
7	Mr. Munawar Hussain Razi	G.M. (Administration)	4,053.89	4,233.17	8,110.48	3,847.65	5,054.10	22,299.19
8	Mr. Prem Jagasia	G.M. (Quality Control)	5,728.59	5,340.00	7,335.61	13,874.29	10,975.43	43,253.92
9	Mr. Taqirul-Islam	G.M. (Maintenance)	3,816.00	4,043.00	4,288.00	6,308.28	4,943.70	27,400.98
10	Mr. Rasool Ahmed Khan	G.M. (Finance)	3,657.10	5,576.00	6,430.14	8,619.55	8,644.46	29,267.25
11	Mr. Shaukat Ali Siddiqui	G.M. (Marketing)	5,500.00	5,500.00	5,498.00	5,672.00	4,820.60	28,990.60
12	Mr. Tariq Mand	G.M. (Co-ordination)				1,172.00	1,907.84	3,079.84
		Total Rs.	70,616.37	42,524.56	93,239.26	143,060.01	353,136.57	943,176.37

4. **Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the amount spent since 30 June, 1985 with year-wise break-up in SRC.

- a) Construction, repairing, modification and maintenance.
- b) Purchase of factory equipments machineries; and
- c) Purchase of airconditioners, furniture, carpets, etc?

Maulana Kausar Niazi: (a) Total expenditure during the period is Rs. 6,549,127.

- b) Total expenditure during the period is Rs. 35,796,897
- c) Total expenditure during the period is Rs. (1,210,650)

(Details are at Annexure A, B, & C)

Annexure 'A'

DETAILS OF AMOUNT SPENT ON CONSTRUCTION, REPAIRING, MODIFICATION AND MAINTENANCE FROM 1985-86 TO 1991-92

(Fig. in Rs.)

Year	Construction	Repair and Maintenance	Total Rs.
1985-86	134,725	146,696	281,421
1986-87	0	112,270	112,270
1987-88	0	299,928	299,928
1988-89	631,576	385,631	1,017,207
*1989-90	868,303	191,150	1,059,453
*1990-91	2,972,375	330,950	3,303,325
*1991-92	272,564	202,960	475,524
Total Rs.:	4,879,543	1,669,584	6,549,127

*The cost includes cost of construction of building required for the transmitting stations of STN.

Annexure 'B'

**DETAILS OF AMOUNT SPENT FOR FACTORY EQUIPMENTS
MACHINERIES FROM 1985-86 TO 1991-92**

(Fig. in Rs.)

Year	Amount
1985-86	148,501
1986-87	2,502,680
1987-88	4,392,854
1988-89	3,910,512
1989-90	49,289
*1990-91	18,728,909
*1991-92	6,064,152
Total Rs.	35,796,897

*The cost includes the amount incurred on the import of machinery and equipments required for transmitting stations of STN.

Annexure 'C'

**DETAILS OF AMOUNT SPENT FOR PURCHASE AIRCONDITIONERS,
FURNITURE, CARPETS ETC. FROM 1985-86 TO 1991-92**

(Fig. in Rs.)

Year	Airconditioner	Furniture	Carpets	Total
1985-86	40,000	14,006	0	54,006
1986-87	0	125,840	0	125,840
1987-88	31,000	76,530	0	107,530
1988-89	27,000	320,862	6,594	354,456
1989-90	74,800	128,456	11,473	214,729
*1990-91	128,334	106,865	4,294	239,493
*1991-92	73,700	50,896	0	114,596
Total Rs.:	364,834	823,455	22,361	1,210,650

*The cost includes the amount incurred on purchase of Airconditioners, Furniture for STN.

5 **Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state wheter it is a fact that even Junior employees in Group (B) are getting more emoluments than that of their seniors in Group (c) in SRC; if so, the reasons thereof?

Maulana Kausar Niazi: It is not correct that junior employees in Group-B are getting more emoluments than those of their seniors in Group-C in S.R.C.

6. Syed Abdullah Shah: Will the Minister for Interior be pleased to state:

a) whether it is a fact that the traffic police in Islamabad has been provided with a new uniform, if so, its reasons; and

b) the name of contractor (s) providing previous as well as new Uniforms indicating also the pre-qualification of each contractor?

Minister for Interior: (a) Only a few modification additions have been made in order, to clearly distinguish the Traffic Police from the ordinary policemen in Islamabad.

b) Name of the firm/contractors from whom uniformarticles of Traffic Police were purchased during the financial year 1991-92 and 1992-93 are as under:-

1. M/s. Lawrencpur vollen and Textiles Mills Ltd.
2. M/s. Farhan and Co, Rawalpindi.
3. M/s. Fasal Enterprise, Rawalpindi.
4. M/s. Saleem Trading Corporation, Rawalpindi.

There is no system of prequalification of Contractors for the purchase of uniform as there is no need for prequalification of contractors for such purchases.

7. Syed Abdullah Shah: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the total number of cases of car-lifting registered in the police stations in Islamabad during the last five years indicating also the number of vehicles recovered so far alongwith the names of the accused, and

(b) the total number of vehicles taken in the custody of Islamabad police during the same period indicating also the dates on which they were taken in the custody, their registration number and dates when they were handed over to their owners and the vehicles which are still under the custody of police with reasons separately in each case?

Minister for Interior: (a) (i) 330

(ii) 163

(iii) Detail at Annexure "A"

(b) (i) 731.

(ii) Detail at Annexure "B"

(Annexures have been placed in the Senate Library)

8. *Syed Abdullah Shah: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the increase made in the strength of Police Force in Islamabad since 1985;

b) the annual rate of crimes such as robbery, dacoity, theft, murder alongwith the road accidents in the Capital since 1985; and

c) the steps taken by the Government to improve the performance of the police department?

Minister for Interior: (a) Detail at Annexure-A

b) Detail at Annexure-B.

c) Government has made strenuous effort to improve the capability of Islamabad Police on three counts:

a) Increase in strength. - The strength of the Islamabad Police Force has been increased from time to time from 4072 to 7731

Detail at Annexure 'A'

b) Equipment. - A sum of Rs. 10 crore was sanctioned for purchase of equipment etc. during the year 1991-92 whose details are shown at Annexure-'C'

c) Additionally the I.G. Police was directed to ensure that by means of better system and training the rate of efficiency was maximized.

Annexure to be pasted here.

Annex-A.

(EXECUTIVE STAFF)

Strength sanctioned upto 31-12-1984	Strength sanctioned from 1-1-85 to date (increase)	Total	UT									
			1	1	6	30+5	65	104	330	937	2280	365
Strength sanctioned upto 31-12-1984	Strength sanctioned from 1-1-85 to date (increase)		1	1	5	20+5	35	98	148	408	3030	100
			1	1	5	20+5	35	98	148	408	3030	100

MINISTERIAL STAFF

Adv. A.O. Pm-gram mtr	Adv. A.O. Pm-gram mtr									
	1	1	1	4	4	4	11	12	—	30
Strength sanctioned upto 31-12-1984	1	1	1	4	4	4	11	12	—	30
Strength sanctioned from 1-1-85 to date (increase)	—	—	1	3	3	1	4	6	3	11
Total	1	1	1	7	7	5	15	18	3	41

Annex-B.

THE STATEMENT OF ANNUAL RATE OF CRIMES SUCH AS ROBBERY, Dacoity, THEFT, MURDER ALONGWITH ROAD ACCIDENTS IN THE CAPITAL SINCE 1985

Sl. No.	Offences	1982	1986	1987	1988	1989	1990	1991	1992	1993
1.	Robbery	100	177	200	207	222	237	250	235	235
2.	Dacoity	105	156	211	202	277	272	270	211	211
3.	General theft	105	156	211	202	277	272	270	211	211
4.	Murder	22	22	22	21	30	31	30	30	30
5.	Accidents	100	177	200	207	222	237	250	235	235

UTILIZATION OF SPECIAL GRANT OF RS. 100 MILLION ALLOCATED TO C.T.P.
DURING THE FINANCIAL YEAR 1991-92

Head of Account	Budget Allocation	Actual Expenditure
1	2	3
11000—Purchase of Transport.	5,00,00,000	5,00,00,000
12000—Purchase of Machinery & Equip.	26,45,000	26,45,000
19000—Others (Tents, Tear Gas & Wireless Equipment etc.).	1,35,40,000	1,35,40,000
41000—Repair of Transport.	15,41,000	15,41,000
44100—Repair of office Buildings.	5,00,000	5,00,000
51101—T.A. to Govt. Servants.	28,00,000	28,00,000
51300—POL Charges.	60,00,000	60,00,000
52200—Telephone & Trunk Calls.	1,84,000	1,84,000
53900—Others	5,00,000	5,00,000
54000—Office Stationery.	5,00,000	5,00,000
55000—Printing.	5,00,000	5,00,000
57000—Uniform & Liveries.	70,00,000	70,00,000
59900—Others (Arms and Ammunition).	1,20,90,000	1,20,90,000
59900—Other—(Compensation)	15,00,000	15,00,000
65400—Cash Rewards.	7,00,000	7,00,000

LEAVE OF ABSENCE.

Mr. Chairman: Next is leave applications.

جناب چئیرمین: اختیار صاحب نے مورخہ ۱۰ اور ۱۱ مئی کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟
(رخصت منظور کی گئی)

FURTHER DISCUSSION ON THE PRIVILEGE MOTION

RE-DISSOLUTION OF NATIONAL ASSEMBLY

جناب چئیرمین: جی 'اب آج سر تاج عزیز صاحب' آپ پہلے بات کریں گے۔
سید اقبال حیدر: نہیں سر 'آج پہلے ہمیں موقع دیں۔
جناب چئیرمین: ایک منٹ 'ایک منٹ یہ آپس میں کیا ہوا تھا آپ کا کوئی arrangement ہوا تھا کہ آج کون پہلے بات کرے گا؟
سید اقبال حیدر: آج تو ہم نے شروع کرنا تھا 'سر۔
جناب چئیرمین: نہیں 'کل یہ بات ہوئی تھی کہ سر تاج عزیز 'پھر اشتیاق اعظم صاحب اور پھر آپ - کیا فرق پڑتا ہے بعد میں تقریر کر لیں۔
سید اقبال حیدر: پھر یہاں یہ ہو گا ہی نہیں کوئی تو سر پہلے ہمیں موقع دیں - کل
بھی ہم نے اپنے جسٹس صاحب کو موقع دیا تھا انہوں نے کہا کہ وہ بولنا چاہتے ہیں - کیونکہ وہ
سپریم کورٹ میں مصروف ہیں۔

جناب سر تاج عزیز: کل طے ہوا تھا 'آج پہلے مجھے موقع دیں۔

جناب چئیرمین: تو چلیں let him speak first

سید اقبال حیدر: نہیں سر 'مجھے اجازت دیں پہلے۔

جناب چئیرمین: ایک منٹ اگر یہ پہلے بول لیں تو کیا اعتراض ہے آپ کو؟

سید اقبال حیدر - کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے ان کو - اچھا ہے انہیں جواب دینے کا موقع ملے گا۔

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے کوئی حرج نہیں انہیں پہلے بول لینے دیں۔

سید عباس شاہ - نہیں پہلے آج ہمارا حق ہے۔

جناب چیئرمین - کس طرح؟

سید عباس شاہ - کل جناب ادھر سے ڈاکٹر بھارت صاحب نے شروع کیا تھا اور آج ہماری طرف سے ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین - کل ڈاکٹر بھارت صاحب نے بات کی، پھر ذکی الدین پال صاحب نے بات کی

سید عباس شاہ - آخر میں ذکی الدین پال صاحب نے کی تھی اور پھر سارٹ کی بات ہوتی ہے۔

When the House is full, Dr. Basharat started it and today we are going to start.

This is the way we are doing it.

سید اقبال حیدر - so what?

سید عباس شاہ - so what کا کیا مطلب ہے؟

جناب چیئرمین - جی پہلے ڈاکٹر بھارت نے کل شروع کیا، پھر حافظ حسین احمد صاحب نے بات کی پھر اپنے جسٹس ذکی الدین پال صاحب نے کی۔

سید عباس شاہ - آج ہماری سائیڈ سے فرسٹ سیکر ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین - مزہ صاحب نے بھی بات کی تو آخری سیکر کون تھے کل؟

جناب اشتیاق اظہر - ذکی الدین پال صاحب۔

جناب چیئرمین - ذکی الدین پال صاحب تو پھر ٹھیک کہہ رہے ہیں Then I think

we should go to this side. جی جناب سربراہ عزیز صاحب۔

سید اقبال حیدر - اگر ہمیں بات کرنے کا پہلے موقع دیں تو بات تو ایک ہی ہے

نہیں۔

Mr. Chairman : I have taken a decision and I am giving it to them.

اس کے بعد آپ کو دے دوں گا۔ پھر اس کے بعد اشتیاق اعظم صاحب۔

سید اقبال حیدر - نہیں سر، اس کے بعد ہمیں دیں۔

جناب چیئرمین - کیا مطلب ہے؟

سید اقبال حیدر - ایک طرف سے ایوزیشن سائیڈ اور دوسری طرف سے گورنمنٹ سائیڈ

بول لے۔

جناب چیئرمین - اس طرح کر لیتے ہیں سربراہ عزیز صاحب، پھر اقبال حیدر صاحب

اور اس کے بعد اشتیاق اعظم کر لیں۔

سید اقبال حیدر - ٹھیک ہے، بالکل متفق ہوں میں اس کے ساتھ۔

جناب چیئرمین - لیکن ان چیزوں پر جھگڑا نہیں ہونا چاہیے۔

You should leave this to the Chair. You can raise your point but, do not fight about that. Let the decision be taken by the Chair.

میر عبد الجبار پوات آف آرڈر۔

میر عبد الجبار - جناب چیئرمین میرا ایک پریوینج موشن مسلسل چار روز سے میز پر آ رہا

ہے مگر حتمی قیمت اس کی باری نہیں آ رہی۔

جناب چیئرمین - وہ اس کے بعد لیں گے جب یہ ختم ہو گا اس وقت لیں گے یا

پرائیویٹ ممبر ڈے پر اسے ٹیک اپ کر لیں گے جس طرح اس دن کیا تھا۔

میر عبد الجبار - بہت ہی ہموں سامند ہے۔

جناب چیئرمین - نہیں ایک تسلسل چل رہا ہے۔ ہم نے یہ کیا ہوا ہے کہ اس کو

روز ٹیک اپ کرتے ہیں اور باقی کام جو ہے وہ پرائیویٹ ممبر ڈے پر کرتے ہیں تو We will

take up your privilege motion on the Private Members' day.

جی سرتاج عزیز صاحب -

Mr. Sartaj Aziz: Thank you Mr. Chairman. Although we are speaking on a privilege motion, this requisitioned session is meeting under the shadow of great political crises because for the third time in five years a highly controversial clause, inserted in the Constitution in March 85, has been used to dissolve the National Assembly and interrupt the democratic process. This action of the President also means that the Senate, which without the National Assembly cannot transact any legislative business, is once again deprived of its functions in the legislative field. So, to that extent the privilege of this House and all the Senators has been violated. The question whether this action of the President to dissolve the National Assembly meets the requirement of law and the provisions of the Constitution is before the Supreme Court since the 8th of May. And, as you pointed out, we are not going to comment on the legal or constitutional aspect of this matter but I would like to bring out some of the political and economic implications of this decision.

Mr. Chairman, if the newspaper reports since the 19th of April are any guide, there should be no doubt in any one's mind that the overwhelming majority of the people of this country are very unhappy over this action of the President. This reaction is very different from that observed in the first two dissolutions, in May and August 1990, and it is important to analyse and understand the phenomenon of this wide spread condemnation of the President's action. Mr. Chairman, the most important focus of the public reaction is the future of the democratic process. The common people do not understand the legal and constitutional implications or niceties of all that happened in the corridors of

power. But there is very clear indication that the people do not want this periodical interference with their democratic rights. They elect an assembly, even if it commands the majority and every two years it is displaced by action's of some man who is himself indirectly elected and is not accountable to any one for his action. While this reaction reflects a sad reality, it is also a very important awakening, a clear recognition of the democratic rights of the people and I feel, Mr. Chairman, that this kind of reaction in which the people become conscious of their democratic rights and do not want these kinds of interferences in the country's democratic process, is a milestone in the country's political history. This is the safeguard which, I hope, will further strengthen the roots of democracy in this country.

The second dimension of the public reaction, which has come through the newspapers very clearly, is that most people do not believe the charge-sheet which the President has levelled against Mr. Nawaz Sharif. They also did not see any serious political and economic crises to justify the President's action. The crises, if any, actually started after the dissolution but partly because of the apprehension that such an action may come. In fact the majority of people seems convinced that Mr. Nawaz Sharif's government was working for the well-being of the common man and for modernizing the country's economy. As a columnist put it and I quote from the "Nation" of 27th of April "Let us not talk about where and why things went wrong. Suffice it to say that the president was the only one who was unhappy in an arrangement which apparently suited every one including for once the people of Pakistan. It goes on to say" without being judgemental this time, we are talking about a man who in two years, brought about so many changes in this country that others would be proud to make in a decade. His

policies touched the lives of the poor of this country. He made tangible and real improvements in the infrastructure of the economy. He took decisions and made things happen. People have concrete evidence. "These, Mr. Chairman, were the kind of comments that have been coming not just from one part of Pakistan but from different parts of Pakistan. Another quotation which I would like to read briefly says "As I wandered through Hyderabad and Matiari, a small Sindhi town nearby, I was struck by the reaction of the common Sindhi people. Most of those whom I met, were unhappy over the President's action and expressed solidarity with Nawaz Sharif. Whenever I had visited earlier, I heard complaints against the Punjabi leadership. But this time, it was altogether different. Many people whom I met, teachers, Government official, agriculturists, students, representing a cross section were not only impressed by the boldness of Nawaz Sharif but also unhappy about his departure. I was keen to know what made people sympathetic to the former Prime Minister. Some were apparently attracted by his defiance but others felt that he was a man who had done, at least something for the common man like providing self-employment through yellow cabs, allotment of land to the Sindhis. They have also not forgotten his visits to the affected people. There are also some who had praised the return of peace, better law and order situation in Sindh". Another report which was also published in a magazine this month talks of a new image of Pakistan which Nawaz Sharif was trying to build with arteries of motor ways linking Pakistan's mushrooming industries with Central Asia on the one hand and the Arabian Sea on the other"

If these were the accomplishments of this government, why would the President decide to dismiss the Assembly and therefore the Government. Whether these were enough legal or constitutional grounds for this drastic action, it will be

determined by the Supreme Court. But, Mr. Chairman, it is important to emphasize that the Constitution does not make any provision for the President to act as the chief arbiter of the performance of a government. The National Assembly is collectively responsible to Parliament, the President under Article 46 can receive information. Under Article 45, he can pardon but nowhere in the system has he been given the responsibility to monitor the performance of government or make policy pronouncements. In fact, the hall-mark of the Parliamentary system is that the Cabinet is collectively responsible to the Parliament unlike a presidential system in which the President is directly elected.

After these, political implications of this decision, the third dimension on which I would like to dwell on at some length is the impact of this dissolution on the economy. Mr. Chairman, it is unfortunate in Pakistan's history that political issues and objectives have generally taken precedence over economic objectives and priorities. That is why, despite its vast potential, Pakistan has not been able to achieve middle income status. While many countries which were behind Pakistan in the 60's, like Korea, Indonesia, Malaysia and Thailand have already achieved that status in the 80's. Only under Ayub Khan, in the 60's the economic objectives received first priority with very remarkable results. And this was for the second time that in the first two years of this decade economic and social development became the first order of priority with a visible change in the prospects for investment and growth. This dissolution of the National Assembly, Mr. Chairman, has once again sacrificed the future of the economy at the altar of short-sighted political expediency alas, at the hands of a person who spent a life time managing the economy of the country in one form or the other.

Mr. Chairman, it is with a heavy heart and a deep sense of inner distress

that I can describe the disastrous consequences of this action on the economy of Pakistan. I have a feeling of an architect who was engaged to build an edifice or the future of the country; the foundations are well-laid, the walls are going up, everyone has enthusiastically participated in this task and suddenly there is an earthquake, not from nature but from a bulldozer which destroys the edifice. Why did the bulldozer come? Because, some disgruntled politicians, some people with jaundiced eyes kept telling the President exaggerated stories about corruptions and wrong doings. Mr. Chairman, I myself told the President more than once, that at least in my area, where I had access to almost complete information, his perception and assessment about the state of the economy or other wrong doings either exaggerated or plain inaccurate. But he did not believe me and the results in shambles are before us. What are the consequences of this action? on 19th April, one day after the dissolution, the stock market in Karachi saw its first black monday, when the share index fell 37 point, the biggest drop in a single day(and I would like Mr. Iqbal Haider to quote figures of a similar drop in a single day in this period) shaking the confidence of local and foreign investors.

Within three days of dissolution, foreign exchange of almost 200 million dollars was withdrawn from the banks. The announcement by the Caretaker Government that there will be no change in policy or restriction on movement of foreign exchange has slowed down the pace of withdrawals. But whether the steady flow of foreign exchange through accounts or remittances will resume to the previous level remains to be seen. And meanwhile Mr. Chairman, the country's foreign exchange reserves cannot afford any further decline without causing serious damage to our reputation.

The next Pakistan Consortium which was to meet on 22nd April, in Paris

to pledge 2.3 billion dollars for 1993-94 had to be postponed. This year, in addition to the normal consortium assistance we were also in the final stages of reaching of arrangement, for a loan on soft term of one billion dollars with the IMF. The IMF team was scheduled in Paris on the 21st of April and there was the expectation that the loan would be approved by July, 1993. All these have now to be postponed till after the political uncertainty is over.

The forth consequence of this action was, that for the first time in the country's history, the Federation of Chambers of Commerce and Industry called for a nation-wide strike to protest against the dissolution of the Assembly. This strike was widely observed on 22nd April, and many chamber and associations of industrialists, traders and exporters have issued statement expressing apprehension and concern about the damage caused to the economy by this particular action.

Finally, many investors, not only DAEWOO but many oil companies and others have either frozen or abandoned their plans to invest in Pakistan. There must be many others who are discouraged today by the current political instability that has plagued this country in the last two decades. Mr. Chairman, it takes a long time to build the confidence of foreign investors in the economic future of a developing country. Although a new policy framework and special incentives were put into place in the first half of 91, it took almost 18 months and a lot of hard work for generating confidence of investors and persuade them to convert their ideas into project and their project into reality. This process was just gathering momentum. That momentum has been broken. It will be twice as hard to regenerate that momentum again. While the announcement by the Caretaker Prime Minister and the Finance Minister that the reform programme based on privatisation and

de-regulation will continue, may help to prevent the stock market from declining further and a continued withdrawal of the foreign exchange may not continue, but it is not enough, Mr. Chairman, to regain the positive momentum that had been generated. This is an interim Government with a life of 90 days, now reduced to 63 days, with a limited mandate to hold elections. Firm assurances on any new policies or continuity of existing policies can come only from an elected government with a clear mandate.

Mr. Chairman, the basic reason, why the impact of the dissolution of the National Assembly and the autonomy was much greater this time than was the case in 1988 or 1990 is that we were in the middle of a major reform programme in order to transform the nature of this economy from a semi-closed, inward looking system to a more open deregulated and market oriented economy. This was intended to encourage large scale foreign investment particularly in value added export industries and thereby to reduce our dependence on foreign loans. This strategy would enable Pakistan to accelerate the overall growth of investment from 17-18% to a range of 20-22% of the GDP and the annual growth rate to 7%, so that the objective of becoming a middle income country which has alluded us twice can be grasped at least by the turn of this century. The President himself acknowledged the far reaching nature of these reforms and their beneficial impact on the economy in his address to Parliament in December, 1992 but four months later he totally overlooked the disastrous consequences of his action on the economy.

It has been alleged, in the dissolution order that massive wastage and dissipation of public funds and assets at the cost of the national Exchequer without legal and valid justification resulting in increased deficit financing and indebtedness, both domestic and international, are adversely affecting national

interests including defence. Mr. Chairman, these allegations are not founded on facts. A summary of the public finance, which is regularly published in the Economic Survey is reproduced at page 162 of the latest economic survey, (Supplement). It will clearly show that our total expenditure, development and non-development, was running at around 26% of GDP and this is in line with the average of preceding five years. Within total expenditure, expenditure on development has increased at a much faster rate than the current expenditures, so whatever increase has taken place in development expenditures. In fact, the increase in current expenditure is mainly the cause of the rising burden of debt which was contracted in the preceding 10 years. The overall budget deficit which had gone upto 8.7% of GDP in 1991 was brought down to 7.5% last year and is expected to be 7.00% this year. If you compare this to the preceding five years, it was 8.1% in 1984-85 when Mr. Gulam Ishaq Khan was the Finance Minister and then 8.5, 7.4 in the next three years. At 7% it is certainly higher than it should be because of the unprecedented situation, we faced from the Gulf Crises, the global recession and the floods but it is not abnormally high when compared to the preceding five years.

Even the figures for Defence Expenditure (I cannot quote the Actual figures at this stage) will show that the total increase provided for Defence between 1990-93 was more than that allowed in the preceding three years. Similarly, while at the moment, international environment is not as good; for example, as our total borrowing in terms of new commitments were Rs.2.567 billion and Rs.2.68 billions in the last two years compared to Rs.3.3 and Rs.3.4 million dollars in the preceding two years and the debt servicing is also gone up from \$1100 to 1500 million through better resource mobilization, despite the global recession. We have

managed the economy in a reasonably healthy shape.

Before concluding, Mr. Chairman, I would like to deal with two other aspects. First is the charge in the dissolution order of 18th April that the Government of the Federation had failed to uphold the executive and legislative authority of the Provinces or to protect their autonomy and did not allow institutions like CCI and NEC to function properly. This is a very unfortunate allegation. Mr. Chairman, I maintain that the constitutional provision governing the relations between the Federation and the Provinces has been observed and strengthened to a much greater extent in these two years since November 1990 than in preceding 17 years. This is clearly evident from the following facts. First the Council of Common Interest, which had remained a dormant organization since its creation was activated and three meetings were held on 12th January, 21st March and 16th September, 1991. The Council reached decision on the historic apportionment of Indus Waters at its meeting held on 21st March and then approved the setting up of an Indus Water Authority. It also approved, for the first time, its rules and procedure. In preparation of the next meeting of the Council in May 1993, a pre-CCI meeting was held only a week before the dissolution in Lahore on the 11th of April 1993 with the participation of all the four Chief Ministers.

The National Finance Commission which, under Article 160 of the Constitution, is to be constituted every five years had not given its awards since 1975 including the 7 years when Mr. Ghulam Ishaq Khan was the Finance Minister. A new Commission was constituted by this government within two months of its coming to power i.e. in January 1991 and by April 1991 it had given its award which has transferred, in each of these two years, Rs. 25 billion and Rs. 30 billion to the provinces. This, Mr. Chairman, has met one of the important pre-requisites for

62-221071C A

(12)

enabling the provinces to discharge the functions entrusted to them under the Constitution. If there are these functions but they have no resources, how can they discharge those functions. For the first time, the provinces became surplus because of the NFC award.

A separately Ministry of Inter-Provincial Cooperation was set up and an inter-Provincial Council was set up. This Council has met, atleast, twice. The second and the last meeting was held only on the 11th of April in very cordial atmosphere and many inter-provincial issue were resolved.

The provision of Article 161 (2) of the Constitution regarding the payment of net profit to NWFP and other provinces by the Federal Government, for the Hydro Electric Stations located in that Province, was implemented for the first time since the 1973 Constitution was enacted. None of the previous governments did that and therefore, the entire amount of Rs.6,000 million was paid in the last financial year and I hope this year's money will be paid in time.

Syed Abdullah Shah: On point of order. Kindly ask the honourable Senator to address you rather than us.

Mr. Sartaj Aziz: I am not addressing you. I am addressing the Chairman.

Mr. Presiding Officer: Please continue.

Mr. Sartaj Aziz: Similarly, Mr. Chairman, the excise duty and royalty on natural gas unlike electricity which is in the Constitution. The Constitution only talks of royalty and not development surcharge on natural gas- but taking the spirit of the Constitution, the National Finance Commission decided that the entire amount collected on natural gas including royalty and surcharge should be paid to

Balochistan because previously it was receiving only Rs. 70 crores. This way it received another Rs. 400 crores last year which is twice as much as its total development budget in 1991-92.

In addition, the Government provided special development grants to other provinces with special problems, like a Rs. 10,00 billion special grant to Sindh for Tameer-e-Sindh Programme over a 3-4 years period.

The Government has also undertaken from 1992-93 a comprehensive social action plan with the total projected out lay of Rs. 100 billion which would be over and above the normal ADP. This programme has already started implementation and concentrates on primary education, primary health care, rural water supply, sanitation, population welfare programmes and has been widely welcomed by the provinces. While totally ignoring these positive steps towards strengthening the Federal System, which is important for the Federation and should not be questioned either on flims or for short term political expediency, because in this way, people are miss-informed that something must have happened between the Centre and the provinces, I have given concrete examples to show that relations between the federation and the provinces were strengthened and how the inter-provincial machineries were working. They have given only two specific examples that the CCI was not consulted in privatization & ENCEC was by passed. On the first Mr. Chairman, a detailed note in consultation with the Law Ministry was sent by the Cabinet Secretary to the President on 15th April 1993 giving full legal explanation that no violation of the Constitution has taken place but that opinion was totally ignored in the dissolution order of 18th April. To Summarize the arguments briefly it was clearly pointed out that the Federal Government had an inherent legislative and executive authority under Articles 70 and 97 of the

Constitution in respect of all matter in schedule IV including part II which comes under the purview of CCI. In the absence of any specific directives from the CCI. In the absence of any specific directives from the CCI or guidelines, that authority remains unaffected and CCI met thrice during 1991 and nobody raised the issued. It was the government's initiative that it started consulting CCI on this process and on the 11th April meeting, a comprehensive paper was presented on privatization. It was agreed that provinces had no objection in principle to privitisation but only wanted to safeguard their profits. For that purpose a working group was set up. So, while one would take into account these opinions it is equally true that privatization was not started now. It was started now. It was started in 1977 when two units were disinvested. The PPP government identified 14 units and privatized 10% share of PIA. Did they consult the CCI? It was our government that start reissuing the mandate the CCI which has never so far laid down or prescribed how it is going to carry out the supervision of the functions in part II of Schedule IV. We were the one for the first time who began to evolve modalities so that the Council is able to tackle those functions. Meanwhile the executive authority of the Federal Government under Article 97 remains unaffected to carry on their functions otherwise some one will ask: can we change the railway time table without CCI can we change WAPDA'S rates? How does this authority get excised? So, to that extent, no violation of the Constitution has taken place.

Similarly, National Economic Council is mentioned. The National Economic Council incidentally is an advisory body under Article 156 of the Constitution, it has met only once a year for the past 17 years since the Constitution was framed. This time also it met exactly according to that schedule on the 20th of May, 1991 and 5th of May, 1992 on the basis of very comprehensive

papers prepared by the Planning Commission to approve the next year development programmes and priorities.

The Executive Committee of the National Economic Council is not mentioned in the Constitution. Here, again I would like to place on record that ECNEC in last the two and a half years has held more meetings, approved more project than any year in the preceding 10 years. So, how is it being by-passed? in any case, it is not a body mentioned in the Constitution and there is no requirement on what matters it should consulted on. There are many inter-provincial for a where the provinces have opportunities to approve, participate in the development projects and, therefore, I think, Mr. Chairman that the manner in which the government was conducted, the manner in which the projects were approve, the manner in which the relations with the provinces were directed better than in the past. There may be some imperfections nothing is ever, perfect and there are always some complaints, but if any objective analysis is made of comparison of this record with the records of the preceding 10 or even 20 years, since the Constitution was framed, this record will prove itself on merit as much better than in the preceding few years.

(thumping of desks)

And I would like the speakers who want to question this to come up with concrete facts and figures rather than based their comments on hypothetical issue or subjective judgement which they may have.

Mr. Chairman, I am not taking up the issue of privatization and its transparency at this stage because I have already moved a motion to the Chair that under Rule 58 of the Rules of Procedure time should be allocated in the context of a question raised earlier on 6 May and I hope there will be an opportunity for me to

make a detailed statement on this subject.

Before concluding, I will make one brief comment on the nature and purpose of a Caretaker Government. By definition a Caretaker Government is meant for a limited purpose of holding elections. To have such a large Caretaker Government which is a record not just for caretakers because the last Caretaker Government was only 17 members but for any Cabinet in our history and then to call a nominated Cabinet, a government of national unity is a cruel joke on the democratic process in this country. A government of national unity can only be formed by elected representatives i.e. those who have the mandate of the people. A nominated government is not entitled to claim any mandate or to represent people in that sense. I hope, therefore, if this provision of a Caretaker Government were to survive in the Constitution in some form, there will be some restriction in the future on a size and purpose including a restriction that anybody joining the Caretaker Government would be debarred from either participating in elections or holding a public office for a period of at least two years. This would be the correct spirit of a Caretaker Government and I hope that in future whenever these matters are reviewed we will make such an amendment.

So, Mr. Chairman, as I tried to explain briefly in this statement on this important subject, I will sum up by saying that this action has not been well received in the country; that the charge-sheet is not widely believed. In fact, majority of people believe that what was happening was for the good of the country and there was no crisis which justifies such an action. What is worse, the consequences of the action on the economy of Pakistan is absolutely disastrous while the Caretaker Government state. I hope will do their best to restore the confidence of the foreign investors and try to keep things going till an elected

government comes. The task for the coming government will be much harder because people abroad are wondering what kind of a country is this where after every two years a government is dismissed and we have no assurance of continuity of policies. For us as a nation, we have got to think of long term and not of our own short term gains. I think it is a tragic situation in which once again the economic interest of the country, which is the most important long term national interest for the future generations and not just the short term, should be sacrificed for the short term political expediency of one group or another. I think in our entire political system there should be a strong criteria to lay down that what is good for the economy of Pakistan is good for Pakistan. This criteria will be second only to with the democratic process. I hope, Mr. Chairman, that these traditions will be upheld and strengthened as we make our transitions to the democratic process once again. Thank you.

(thumping of desks)

Mr. Presiding Officer: Syed Iqbal Haider.

سید اقبال حیدر - بہت شکریہ جناب چیئرمین اس حقیقت پر تو کوئی دو رائے ہیں ہی نہیں کہ ہمارا ملک اس وقت ایک انتہائی نازک ماحول اور چیلنج سے گزر رہا ہے۔ میرے ملک کو جو درپیش سنگین بحران کا سامنا ہے۔ اس پر سے ہم قطعاً انحراف نہیں کر سکتے۔ ہم اپنی آنکھیں نہیں بند کر سکتے۔ اس بحران کو حل کرنا ہم سب کا فریضہ بھی ہے صرف بلند و بانگ دعوے کر کے صرف الزام تراخیاں کر کے صرف حقائق کو توڑ مروڑ کر کے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرنے کی بجائے ملک و قوم کو وہ لائحہ عمل پیش کریں جس سے پاکستان جمہوری ادارے اور ہمارے عوام اس سنگین بحران سے کامیابی سے نکل سکیں۔ آج یقیناً پورے پاکستان میں عوام میں بے چینی ہے۔ غیر یقینی کیفیت ہے ہم مسائل کو حل کرنے کے لئے ایک قابل عمل فارمولے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں اور میری کوشش ہو گی جناب چیئرمین کہ میں آج اس

قابل عزت ایوان کے فلور سے کچھ گزارشات اس مسئلے اور بحران کے حل کے لئے بھی پیش کروں اور صرف اور صرف الزام تراحیاں یا بند و بانگ دعووں پر انحصار کر کے اپنے آپ کو یا اپنے پارٹی کو یا دوسروں کو سرخرو کرنا میرا مقصد نہیں ہے۔ اور نہ یہ وقت کا تقاضا ہے۔ میری بھرپور کوشش ہو گی کہ ہم کوئی ایسا فارمولا تجویز کریں، کوئی ایسا لائحہ عمل تجویز کریں جس سے کہ ہمارے جمہوری ادارے بھی بچ سکیں۔ ہمارے ملک کا استحکام بھی یقینی ہو سکے اور ملک کی معیشت بھی ترقی کر سکے۔ اور لوٹ کھسوٹ کا کاربار بھی بند ہو سکے تمام قسم کی مافیاؤں سے بھی نجات مل سکے۔ ہیروئن مافیا سے بھی نجات مل سکے۔ قبضہ گروپ سے بھی نجات مل سکے۔ لسانی دہشت گردوں سے بھی نجات مل سکے۔ فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے والوں سے بھی نجات مل سکے اور صوبائی تعصبات سے بھی نجات مل سکے اور اپنے ملک میں عوامی سطح پر چاروں صوبوں کے عوام میں ہر فرقے اور ہر گروہ میں چاہے اس کا تعلق کسی بھی لسان سے ہے یا صوبے سے یا مکتبہ فکر سے کیوں نہ ہو مل کر کام کرنے کے لئے کچھ تجاویز میں اپنی تقریر کے آخر میں عرض کروں گا۔ شروع میں صرف اس طرح سے کرنا چاہتا ہوں۔ میں بالکل ایسے حقائق آپ کے سامنے پیش کرنے کی دیرینہ کوشش کروں گا۔ میں نہیں چاہوں گا کہ میں اپنی تقریر میں کسی کو اعتراض کا موقع دوں۔ میری پوری کوشش یہ ہے کہ میں غیر متنازعہ حقائق کا جائزہ لوں جو بالکل غیر متنازعہ ہوں، جن پر کوئی اختلاف رائے نہ ہو، ان ناقابل تردید حقائق کے ایک تجزیے سے ہی ہم کوئی رائے بنا سکتے ہیں۔

جناب چئیرمین! اس تحریک استحقاق پر میری پہلی گزارش یہ ہے کہ اس تحریک استحقاق کو پیش کرنے والے میرے بہت سے معزز اراکین وہی ہیں جنہوں نے ۱۹۸۸ میں بھی اور ۱۹۹۰ میں بھی اسمبلی کے غائبے کو سراہا تھا۔ اور اس پر جتن اور خوشیاں منائی تھیں۔ اس کو آئینی اور قانونی قرار دیا تھا۔ ان تقاریر کی کاپیاں میرے پاس موجود ہیں۔ دہلی دور است یہاں کا ریکارڈ موجود ہے۔ پٹیلی آپ question کر لیں کچھ اختلاف کر لیں۔

(مداخلت)

میں نے کہا چند۔ میں نے ہر ایک کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ میں اپنے الفاظ کے استعمال میں احتیاط برتنا ہوں۔ میں نے ہر ایک نہیں کہا مجھے پروفیسر غورجید صاحب کی تقریر کا ہر لفظ یاد ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - جناب ابراہیم صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد ابراہیم خان - جناب والا میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں بیشتر منتخب سینٹ کے ممبر بنے ہیں - چند نہیں اکثر - ان کی یہ رائے غلط ہے کہ وہ پہلے بھی موجود تھے - یہاں اکثریت نو منتخب ممبرز کی ہے جو پہلے موجود نہیں تھے -

سید اقبال حیدر - میں نے یہ کہا تھا کہ تحریک کے بہت سے محرکین کی رائے یہ تھی - ۱۹۸۸ء میں اور ۱۹۹۰ء میں قومی اسمبلی کو ختم کرنے کا صدر مملکت کا فیصلہ آئینی 'قانونی' جمہوری اور ملک کے مفاد میں ہے - یہ ان کے الفاظ تھے - یہ انہوں نے کہا تھا - میں یہ کہتا ہوں کہ کونسا اصول ہے 'یہ کونسی تربیت ہے' یہ کون سی جمہوریت ہے کہ اگر جو نجو کی حکومت برطرف ہو تو آپ کہیں کہ جناب آئینی و 'قانونی' اخلاقی جمہوری - یہ بہت اچھا کیا well done.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - جو نجو کی حکومت کے بعد سینٹ نے یہ مسئلہ اٹھایا کہ کیوں برطرف کی گئی اور غلط کی گئی اور اس وقت کے صدر منیاہ الٹی خود یہاں اگلے روز تشریف لائے انہوں نے justify کرنے کی کوشش کی لیکن پھر بھی سینٹ کو مطمئن نہ کر سکے اس لئے ۱۹۸۸ء کی بات درست نہیں - اسی طرح ۱۹۹۰ء کی جو بات آپ نے کی ہے جتنے سینیٹرز نے پیش کی ہے اس وقت بھی لوگوں نے مخالفت کی تھی اور اب بھی کرتے ہیں -

سید اقبال حیدر - جناب انتہائی احترام کے ساتھ میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ آپ اس وقت ہمارے چیئرمین ہیں اور ہمارے مخالفین کے گروہ سے آپ کا اس وقت تعلق نہیں ہے جواب دینے کے لئے بہت سے معزز اراکین موجود ہیں -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - میں تو ریکارڈ درست کرنا چاہتا تھا -

I wanted to put the record straight

سید اقبال حیدر - بڑا اچھا ہوا آپ نے مجھے یاد دلایا - ۱۹۸۸ء میں اس ایوان میں جو فائل رولنگ پاس ہوئی ہے - جو یہاں چیئرمین نے پاس کی تھی وہ رولنگ یہاں ریکارڈ پر موجود ہے - میرے پاس موجود ہے - میں صرف وقت بچانے کے لئے یہاں نہیں لایا - اس رولنگ میں

واضح طور پر کہا گیا کہ یہ تحریک استحقاق کسی قسم کے ہیوج کو مجروح نہیں کرتی - یہ تحریک استحقاق maintainable نہیں ہے - واضح طور پر کہا گیا ہے -
(ماضی)

سید اقبال حیدر - question کرنے کی آپ کو اجازت ہے جتنے آپ کر لیں لیکن میں مکالمے ادا کرنے پر disturb رہوں گا - وہ ruling of the Chair تھی وہ ruling of this chair تھی اور میں ایک ناچیز کارکن کی حیثیت سے ماضی کی رونگ کا پابند ہوں قانون کے لحاظ سے ایک رکن سینٹ کی حیثیت سے میں اس کا پابند ہوں - میں بھی ۱۹۹۰ء میں بھی یہی رونگ دی گئی تھی کہ تحریک استحقاق maintainable نہیں ہے - ایوان کا وقار مجروح نہیں ہوا ہے - اور صدر مملکت کا فیصلہ غیر آئینی ، غیر قانونی یا غیر جمہوری نہیں ہے - ۱۹۹۰ء میں بھی یہی رونگ دی گئی تھی - اس لئے میں کہتا ہوں کہ آخر آج فرق کیا ہوا جبکہ آج کے جو عمر کیں ہیں یا ان کے ہماتق ہیں انہوں نے ۱۹۹۰ء میں جتن منانے اور بار بار صدر مملکت کے اس اقدام کو سراہا اور جب عبوری وزیر اعظم یہاں تشریف لائے تھے اس ایوان میں جتنی صاحب --- تو اس وقت ڈیک بجا کر اس وقت کے قائد ایوان نے خود مبارکبادی تھی جو کہ آج اس پر نوحہ کناں ہیں کہ نواز شریف کی حکومت یا اس کی اسمبلی کو برطرف کیوں کیا گیا - میں یہ پوچھتا ہوں یہ دوہرا معیار - یہ دوہری حکمت عملی کس لئے ہے اور اس وقت اگر مبارکباد دے رہے تھے تو آج یہ مگر مجھ کے آنسو کیوں بہا رہے ہیں - مجھے اس پر اعتراض ہے - مجھے دکھ ہوا ہے کہ اگر اسی طرح اصولوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم شخصیات کو مد نظر رکھیں گے اور شخصیات سے اپنے لگاؤ کے مطابق ہم اپنے اصول وضع کریں گے - بجائے اس کے کہ شخصیات اصولوں کے مطابق چلیں - ہم اپنے اصول شخصیات کے مطابق کریں گے تو پاکستان کا اللہ حافظ ہے - پھر یہاں قانون کی عکرائی نہیں ہو سکتی - پھر یہاں پر آئیں کی عکرائی نہیں ہو سکتی پھر تو یہاں پر شخص عکرائی ہو گئی اور شخص عکرائی میرے ملک کو برباد کرے گی اس لئے میں اس سے مخالفت کرتا ہوں - یہ کہاں کا اصول ہے - آج وہی وزیر اعظم نواز شریف جو کہ کل تک صدر مملکت سے اسمبلیں کرتے تھے کہ بے نظیر بھٹو کی حکومت کو ختم کرو اس وقت کی اسمبلی کو ختم کرو کہ کو کر - منطوط ہیں میرے پاس - میرے پاس دستاویزی ثبوت ہیں - ۲۹ جولائی کو بحیثیت پنجاب کے وزیر اعلیٰ کے نواز شریف نے کہا - خط لکھا ہے جو کہ میں آپ کے ریکارڈ پر بھی پیش کرنا چاہتا

ہوں۔ ان کا خط پڑھنے سے اجتناب صرف اس لئے کروں گا کہ مجھے ایوان کے وقت کا احساس ہے۔ میں ایک سیکنڈ کو بھی استعمال کروں گا۔ ۲۹ جولائی کو پنجاب کے وزیر اعلیٰ نواز شریف نے کیا لکھا یہی صدر غلام اسحق خان تھے جس کا میں صرف آخری پیرا پڑھوں گا۔ جناب چیئرمین صرف آخری پیرا میں پورا نہیں پڑھوں گا۔

(مداعت)

Syed Iqbal Haider: Please stop this. I request the Chair to stop this interference.

میں نے بڑے اطمینان سے ان کی باتیں سنیں تھیں اور اس وقت میں نے کہا تھا کہ جناب چیئرمین ان کو بولنے کی کھلی آزادی دیں۔ یہ جتنا بولیں۔ بول لیں۔ مجھے اعتراض نہیں ہے کیونکہ میرے میں حوصلہ ہے برداشت کا اور جب میں حقائق پیش کروں گا تو اس کی حالت بھی یہی ہو گی جس کی نشاندہی میں نے پہلے کی تھی اور وہ ہو رہی ہے ہم میں حوصلہ ہے۔

خواجہ محمد آصف۔ میں ان کو interrupt نہیں کر رہا بلکہ کہہ رہا ہوں کہ جتنا مرضی مانگ لینا چاہتے ہیں یہ ضرور لیں اور پورا خط پڑھ کر سنائیں تاکہ تمام حقائق سامنے آئیں۔

(مداعت)

خواجہ محمد آصف۔ یہ out of context خط پڑھ رہے ہیں۔ یہ سارا خط پڑھیں جتنا مرضی مانگ لیں۔ پوری liberty ہے ان کو۔

No interruption pleas. جناب پریزائیڈنٹ آفیسر۔ جناب

سید اقبال حیدر۔ چلو میں اس کی guarantee دیتا ہوں کہ مجھے آپ عدالت میں پہنچ کر دیں۔ یہ بیان میں ایوان کے باہر بھی دوں گا تاکہ آپ کو یہ حق پہنچ سکے کہ آپ میرے اس بیان پر عدالت میں forgery کا مقدمہ میرے اوپر دائر کریں، میں اس کی trial کو face کر سکوں، ہم میں بڑا دل گردہ ہے۔ ہم اس طرح سے مجھ کو نے وعدے اور جعلی کام کرنے والے نہیں ہیں۔ ہم نواز شریف کے حواری نہیں ہیں۔ بات کرتے ہیں کہ یہ مظلوم۔ یہ دستخط۔ ان سے کیسے نواز شریف انحراف کریں گے۔ کہتے ہیں حوصوف اسی صدر مملکت غلام اسحق خان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔

"As the symbol of the unity of the federation and the one who puts this country back on the road to democracy, we look up to you to intercede and prevent the Prime Minister from committing wanton and unjustified acts of hostility which are not inimical to the legitimate interest and aspirations of the people of Punjab but also threatened to disrupt the fabric of national unity and integrity as constitutional Head of the country. We also look up to you to intercede and ensure that the national interests are not sacrificed at the altar of the petty political gains.

یہ ایک خط ہے۔ دوسرے خط میں موصوف کیا فرماتے ہیں؛ ۲ جنوری ۱۹۹۰ء کو۔ یہ خط میں نے آپ کے ریکارڈ پر اس لئے دئے ہیں تاکہ ایوان کے ریکارڈ میں آجائیں۔ اور اس کی کاپیاں میں اپنے صحابیوں کو بھی دوں گا اور کیپٹن میں بھی اور اجلاس کے باہر بھی۔ اس خط کی درجہ کی آئے کیا فرماتے ہیں۔

"As the custodian of the Constitution and the symbol of the unity of Pakistan, I request you take notice of fascist approach and reckless policies of the PPP Government which have brought the nation perilously close to a state of total anarchy. At this historical moment you are the only person

(Interruption)

سید اقبال حیدر۔ ہمالی قتل رکھیں۔ صبر کریں برداشت رکھیں۔ ہم میں بھی ہے۔ ابھی تو آپ حزب اختلاف میں آنے ہیں سردی کی خاموشیوں میں کیوں اداس بھرتے ہو۔ ابھی تو دو نئے ہی اقتدار سے باہر رہے ہو کہ صبر نہیں ہو رہا۔

"you are the only person with the requisite moral authority and constitutional right to intercede on behalf of the people to save Pakistan from total ruin. I will be eagerly awaiting for your response and guidance in order to formulate a course of action enabling the Punjab government to fulfil its character of duties and thwart the attempts of PPP leadership to sabotage our mission

جناب چئیرمین۔ یہ اسی شخصیت کے خیالات ہیں جو کہ آج فوج کشاں ہیں۔ میں

اسی کی بات کر رہا ہوں نواز شریف کی۔ قانون میں ایک بہت اہم maxim ہے جس کو manim of estoppel کہا جاتا ہے۔ جو کہ قانون میں عدالتوں پر بھی لاگو ہوتا ہے اور عام اخلاقیات میں لاگو ہوتا ہے۔ کہ کل جس چیز کو آپ نے خود کروایا، کل آپ نے جس طریقے سے جس عمل کی حمایت اور اصول کی حمایت کی۔ آج آپ اس عمل اور اصول کی مخالفت نہیں کر سکتے۔ آپ کے پاس نہ کوئی قانونی جواز ہے نہ کوئی آئینی جواز ہے نہ اخلاقی جواز ہے نہ مہموری جواز ہے۔ maxim of estoppel اسی طرح کے (XXXXXX) کے لئے بننا تھا۔ جو کہ شخصیات کو سامنے رکھتے ہوئے اصول بناتے تھے۔

خواجہ محمد آصف۔ جناب یہ جو estoppel کی بات کر رہے ہیں۔ کل یہ نوحہ خواں تھے اور آج قصیدہ خواں ہیں۔ یہ maxim of estoppel جو ہے ان پر بھی لاگو ہوتی ہے۔
سید اقبال حیدر۔ باطل ہوتا ہے۔

خواجہ محمد آصف۔ یہ اس سے immune نہیں ہیں یہ کل "go Baba go" کہتے تھے آج "Haba come" کہہ کر رہے ہیں۔ یہ maxim of estoppel ان پر بھی تو لگتا ہے۔
سید اقبال حیدر۔ آپ پہلے تقریر کر لیں۔
جناب پریزائیڈنٹ آفیسر۔ آپ بھی interruption نہ کریں۔

Syed Iqbal Haider: There is a limit of interruption. It is not an interruption. If they want to speak, please speak.
بولیں خواجہ صاحب بولیں جتنا بولنا ہے بولیں۔

راجہ محمد افضل خان۔ مجھے گزارش یہ کرنی ہے کہ ابھی بڑے جوش و جذبے میں (*****) کا لفظ انہوں نے استعمال کیا جو اسلامی اقدار کے لحاظ سے اور پارلیمانی اقدار کے لحاظ سے کسی طور پر بھی درست نہ ہے۔ اگر یہ کریں گے تو اس سے زیادہ harsh language ہمیں بھی استعمال کرنی پڑے۔ جہاں تک یہ estoppel کی بات کر رہے ہیں۔ یہ ان پر لاگو ہوتی ہے۔ جیسے ابھی خواجہ صاحب نے سہا کل کہتے تھے go baba go اور آج کہتے ہیں بابا کچھ لو کچھ دو۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر - ٹھیک ہے یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے - مندوخیل صاحب آپ نے پوائنٹ آف آرڈر کیا تھا -

جناب صوبیدار خان مندوخیل - وہ وقت گز گیا ہے جب میں کچھ کہنے والا تھا - اقبال حیدر صاحب کو جذبات میں آنے دیں - میں اپنے بھائیوں کو بھی گزارش کروں گا کہ اقبال حیدر صاحب کو تقریر کرنے دیں - ان کے جذبے کی میں قدر کرتا ہوں - میں اپنے بھائیوں سے کہتا ہوں کہ point of order نہ کریں -

سید عباس شاہ - خواجہ صاحب ہم درخواست کرتے ہیں کہ ان کو نہ روکیں -

جناب پریزائیڈنگ آفیسر - سب نے تقریریں کی ہیں اقبال حیدر صاحب نے سنی ہیں - اب ان کی تقریر سنیں - پوائنٹ آف آرڈر نہ کریں -

سید اقبال حیدر - اگر جناب آدھا ٹھاس پانی کی اجازت ہو تو -

جناب پریزائیڈنگ آفیسر - ضرور -

(مداخلت)

پروفیسر خورشید احمد - یہ آداب کے خلاف ہے آپ کو باہر جا کر اجازت ہے - آپ باہر جا کر پی سکتے ہیں - یہاں نہیں لاسکتے پانی - یہ اصول ہے -

جناب پریزائیڈنگ آفیسر - میرے خیال میں پانی پینے میں کوئی حرج نہیں -

سید اقبال حیدر - بھائی قضا ایک قطرہ بھی پانی نہیں لانا - اس لئے کہ ایسی کوئی بات نہیں - ہم نے بہت سی پیاسیں اور بہت سی بھونٹیں برداشت کی ہیں اور ہمارے عوام برداشت کر رہے ہیں - جن کے ہم فائدے ہیں - ہم پانی کے بغیر ابھی دس گھنٹے تقریر کریں گے اور ہمارے آواز میں اور ہمارے زور اور ہوش و خروش میں کوئی کمی نہیں آنے گی - میں صرف اتنا کہوں گا کہ اب میں کھڑا ہوا ہوں اور یہ کھڑا ہونا بند کر دیں -

راجہ محمد افضل خان - ان کو پانی پانی پانی ان کو پلو بھر پانی منگوا دیں -

سید اقبال حیدر - پلو بھر پانی تو صرف آپ ہی لوگوں کے لئے کافی ہے - انشا اللہ
تعالیٰ العزیز جب میری تقریر مکمل ہو گئی تو آپ رضاکارانہ طور پر پلو بھر پانی میں جانے کے لیے خود
تیار ہو جائیں گے -

جناب پریزائیڈنگ آفیسر - یہاں اس ہاؤس میں ایسی بھونکی باتیں نہیں ہونی
چاہئیں - آپ پانی پی لیں شوق سے -

سید اقبال حیدر - نہیں جناب میں نہیں پیوں گا - میں صرف یہ گزارش کرتا ہوں کہ
اگر یہ بیچ میں interrupt کرنا بند کر دیں تو مہربانی ہو گی -

جناب پریزائیڈنگ آفیسر - میں بھی ان سے یہی گزارش کر رہا ہوں کہ
interruption نہیں ہونی چاہئے -

(مداخلت)

سید اقبال حیدر - [XXXXXX] آپ کو کھلی بھونکی تھی -

راجہ محمد افضل خان - حذف کریں جناب -

جناب پریزائیڈنگ آفیسر - وہ حذف کر دیئے ہیں -

سید اقبال حیدر - جناب چیئرمین صاحب یہ کیسے ہو سکتا ہے [XXXXXX] ایک
پارلیمانی لفظ ہے میں نے (XXXX) نہیں کیا جس کو آپ حذف کر سکتے تھے - میں نے کسی
قسم کے غیر پارلیمانی لفظ کو استعمال نہیں کیا - اس لئے میں آپ سے پر زور گزارش کروں گا کہ
وہ (XXXX) کا لفظ برقرار رہنا چاہئے یہ (XXXX) نہیں تو اور کیا ہے - جناب چیئرمین کل بینظیر
بھٹو کی حکومت کی برطرفی پر جشن مناتے ہیں جو نوجو صاحب کی حکومت کی برطرفی کے اوپر کہتے
ہیں کہ ہاں جی تمام صوبوں کی حکومتیں بھی برطرف ہوں تو اس کی بھی حمایت کی جاتی ہے -

(مداخلت)

راجہ محمد افضل خان - ہم باطل ان کو intrup نہیں کرتے لیکن یہ کچھ factual
باتیں بھی کریں - میں نے آج یہ کل کی بات کر رہے ہیں آج جو بینظیر بھٹو نے سیاسی یقینوں
کی بات کی ہے اس کا بھی ذکر ذرا دکھیں -

نگم جناب چیمبر میں حذف کیا گیا۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر - یہ غیر متعلقہ بات ہے ، آپ اقبال حیدر صاحب شروع

کریں - please do not Interrupt.

سید اقبال حیدر - اگر جناب اب interruption ہو گئی تو میں معذرت کے ساتھ کہتا ہوں

میرے پاس کوئی option نہیں ہو گا کہ میں واک آؤٹ کر جاؤں - یہ بات ناقابل برداشت ہے -

جناب پریزائیڈنگ آفیسر - نہیں ، نہیں آپ واک آؤٹ نہ کریں آپ ختم کریں

پانچ منٹ اور لیں -

سید اقبال حیدر - میں نے تو شروع ہی نہیں کیا ابھی یہ لوگ بولنے دیں تو میں

بات کروں ، اتنا ڈرتے ہیں مجھ سے ، اتنا خوفزدہ ہیں اقبال حیدر کے کلمات سے ، اتنی زیادہ انہیں پریشانی ہے کہ اقبال حیدر کو اگر بولنے دیا تو ان کا تمام تر کس ہی ختم ہو جائے گا -

جناب پریزائیڈنگ آفیسر - نہیں آپ جاری رکھیں -

(مداخلت)

سید اقبال حیدر - جناب چیمبر میں ہم کل بھر سردار صداقت کے آئین تھے ہم آج

بھی انکار حقیقت نہ کریں گے -

(مداخلت)

اس کے بعد سید اقبال حیدر صاحب احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے اور کچھ دیر بعد انہیں دوبارہ ہاؤس

میں لایا گیا |

جناب پریزائیڈنگ آفیسر - سید احتیاق احمد صاحب آپ کی باری ہے ، پوائنٹ

آف آرڈر ، ہوتی صاحب -

Mr. Muhammad Ali Khan: A learned Member took my name and said that when this action was taken by the President earlier, we had welcomed it. I still say we welcomed that step because he saved the country from the most inept and most corrupt government that we can ever have in the history of Pakistan. Sir,

one person earned, unfortunately, the title of 'Mr. Ten Percent' and references were sent to the courts against him and most of the references are still pending in the court. I thank you, Sir.

جناب پریزائیڈنگ آفیسر - احتیاقی امیر صاحب - اقبال حیدر صاحب آپ جاری

رکھنا چاہیں یہ آپ کی پہلی تقریر ہے۔

سید اقبال حیدر - میں دس جگہ پڑھ سکتا ہوں ، بول سکتا ہوں ، میں ان کی interruption سے غور نہ نہیں ہوں - اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود یہ میری زبان کو بند کرانے میں ناکام رہیں گے - میں صرف سینٹ ہی میں نہیں ، میں عوامی مدتوں میں بھی بولتا ہوں اور عوامی جلسوں میں بھی بولتا ہوں ، اور اس تقریر کی کاپیاں میں صحافیوں کو ہانٹ دوں گا وہ سن لیں گے ، ان کا اپنا عرف بتاتا ہے کہ کتنا ان میں برداشت کا مادہ ہے ، یہ تو اپنے آپ کو جمہوریت پسند کہنے کے دعوے کرتے ہیں - اور برداشت ہے ہی نہیں دوسرے کے نقطہ نظر سننے میں ، اور کہتے ہیں کہ ہم جمہوریت پسند ہیں - یہ ہے ان کی جمہوریت پسندی کی روایت -

جناب پریزائیڈنگ آفیسر - گیلانی صاحب -

Makhdoom Syed Hamid Raza Gilani: It is with a heavy heart that I have to intervene, I rarely take the floor on such matters but I believe, (1) the conduct in the House is most unbecoming of the tradition of the Senate, (2) if I remember well Sir, Senator Haider was very attentive and very patient when the speeches were being made and I think courtesy demands that he should be also extended this courtesy. Thank you very much.

پروفیسر خورشید احمد - محترم گیلانی صاحب نے جو کہا ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں - میرا خیال ہے ہم سب کو برداشت سے کام لینا چاہیے - اور اقبال حیدر صاحب کو پوری خاموشی کے ساتھ سنا چاہیے ، ان کا حق ہے کہ وہ اپنی بات کہیں خواہ کسی انداز میں بھی کہیں ، ہمارا فرض ہے کہ ہم اسے سنیں -

جناب پریزائیڈنگ آفیسر - شگریہ جی -

637905200

(14)

سید محمد افضل آغا = جی ناور مانگ رہا تھا میں جی: کہ ہاؤس میں کبھی اس قسم کی روایت نہیں ہوئی ہیں اور مجھے بڑا افسوس ہے کہ اس قسم کی قین اسمبلیاں dissolve ہوئی ہیں اور ہم ساری بات اس میں برداشت کرتے رہے ہیں: یہ بھی صحیح ہے کہ بہت سے اراکین ایسے ہیں جو اس وقت اس کے حق میں بولے ہیں اور اب مخالفت میں بولتے ہیں یہ رائے تبدیل ہو سکتی ہے لیکن میرے خیال میں ہم میں یہ برداشت ہوئی چاہیے اور پاکستان میں یہ واحد ادارہ ہے جس نے اپنا کوئی وقار بنایا تھا اور ہمیں سب ساتھیوں کو مل کر یہ برداشت کرنا چاہیے اور ایک دوسرے کی بات سننی چاہیے = آراء مختلف ہو سکتی ہیں: لوگوں کی رائے مختلف ہو سکتی ہیں different views ہو سکتے ہیں لیکن میں گزارش کروں گا کہ یہ تو اس ہاؤس میں decency رہے یا پھر ہمارے جیسے لوگ کم از کم یہاں بیٹھنا پسند نہ کریں گے: جی اس طرح سے ہاؤس کا ماحول خراب کر کے ہم پچھلے آٹھ سال کی بھڑکی پڑ پانی نہیں بھیرنا چاہتے ہیں = شکریہ جی =

جناب پریزائیڈنگ آفیسر = درست =

جناب بشیر احمد مٹ = جناب چیئرمین صاحب میں اس کی تائید کرتا ہوں: کیونکہ اب قوم کی نظریں سینٹ پر لگی ہوئی ہیں اور سینٹ سے وہ سنجیدہ کردار اور سنجیدہ خیالات کے اظہار کی توقع اور امید رکھتے ہیں اس لئے ہمیں برداشت کے ساتھ اور تحمل کے ساتھ سب کی speeches سننی چاہئیں اپنی رائے اور اپنا نقطہ نظر بیان کرنا چاہیے اور دوسروں کا سننا چاہیے اس کا حوصلہ کرنا چاہیے =

جناب پریزائیڈنگ آفیسر = اصل صحیح ہے = جی جناب اقبال حیدر صاحب =

سید اقبال حیدر = جناب چیئرمین میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ جو چیز کل غلط تھی وہ آج بھی غلط تصور کی جانے لگی جو چیز کل صحیح تھی وہ آج بھی صحیح تصور کی جانے لگی دیانتداری: ایمانداری اور اصول پسندی کا تقاضا تو یہی ہے =

ہم کل بھی سردار صداقت کے امین تھے

ہم آج بھی انکار حقیقت نہ کریں گے =

جناب چیئرمین ہم نے کوئی جتن نہیں منایا: اس اسمبلی کے ختم ہونے پر: جب کہ ہمارا کہیں یہ ہے کہ نواز شریف صاحب کی حکومت اور ان کی بنائی اسمبلی دھاندلی کے انتخابات کے نتیجے میں

معرض وجود ہیں آئی تھی ہمارا کہیں یہ ہے کہ کالعدم ہونے والی اسمبلی ایک illegitimate اسمبلی تھی ایک جعلی جمہوریت تھی اور اسی کی آئینی قانونی افلاکی اور جمہوری حیثیت نہیں تھی اور ہم نے day one سے ۱۹۹۰ء میں ۲۴ اکتوبر سے انتخابات کے فوراً بعد day one سے جناب چیئر مین ہم نے یہی مطالبہ رکھا تھا جس پر کہ ہم consistently عمل کرتے ہیں کہ اس ۱۹۹۰ء کے انتخابات کے نتیجے میں اسمبلی کو ختم کیا جائے نواز شریف کی حکومت کو برخاست کیا جائے ملک میں ایک national consensus کی گورننس بنائے جائے تاکہ ملک میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ منصفانہ انتخابات کو یقینی بنایا جائے یہ ہمارا کوئی نیا نقطہ نظر نہیں ہے ہم نے پہلی نومبر میں 'ہماری پارٹی کا ہی نہیں بلکہ پی ڈی اے کی جماعتوں کا پانچ فیصد تھا اسی ضرر راہلندی میں کہ ۱۹۹۰ء کے انتخابات دھاندلی پر مبنی انتخابات ہیں ہم اس کے نتائج کو تسلیم نہیں کرتے اور ہم ان اسمبلیوں کے اندر بھی اور ان اسمبلیوں کے باہر بھی ان اسمبلیوں کے خاتمے اور نواز شریف کے اقتدار پر جو انہوں نے قبضہ کیا ہے اس قبضہ گروپ کے خاتمے کے لئے کوشاں رہیں گے اور جدوجہد کرتے رہیں گے اور یہ صرف ہمارے پارٹی یا پی ڈی اے کا مطالبہ نہیں تھا ہم تمام جماعتوں کا دوسرے اور بھی اتحاد بنے ہیں ' این ڈی اے بھی بنا ہے اور آئی جے ایم بھی بنا ہے اور ان کا بھی یہی مطالبہ تھا ' تمام تر سیاسی جماعتوں کا ایک ہی نعرہ تھا ایک بات تھی ' پوری قوم یک زبان تھی کہ ۱۹۹۰ء کے انتخابات دھاندلی پر مبنی ہیں - ۱۹۹۰ء کی اسمبلیاں دھاندلی کی پیداوار ہیں اور ان کو ختم ہونا چاہیئے - جمہوریت کے لئے ایک بہت بڑا کارنامہ ہو گا تاکہ ملک میں منصفانہ انتخابات کی روایت ڈالتے ہوئے ' منصفانہ (انتخابات کے ذریعے) عوام کے حقیقی نمائندوں کو اسمبلیوں میں آنے کا موقع مل سکے تاکہ عوام کی بات ہو سکے - تو یہ کوئی نئی بات یا انہونی بات نہیں ہے - اس کے باوجود ہم نے کوئی جشن نہیں منائے ' ہم نے کوئی معامیائیں نہیں بنائیں کہ جناب بہت بڑی بات ہوئی ہے ' جیسے کہ ۱۹۹۰ء میں کیا گیا ' اور جناب چیئر مین ایک اور نکتہ جس کے اوپر میں یہاں زور دینا چاہتا ہوں کہ جب ۱۹۸۸ء کی اسمبلی برخاست ہوئی تو سپریم کورٹ کی یہ رائے تھی کہ وہ غلط ہے سیف اللہ صاحب کے کہیں میں کہا گیا کہ وہ غلط اقدام تھا لیکن ہم اب اسمبلی کو دوبارہ بحال نہیں کریں گے ' سپریم کورٹ نے واضح طور کے اوپر اتفاق رائے سے یہ کہا ' اکثریت رائے سے یہ کہا کہ وہ فیصلہ بونجیو صاحب کی اسمبلی اور حکومت کی برطرفی کا فیصلہ آئینی اور قانونی نہیں تھا لیکن اس کے باوجود ' سپریم کورٹ نے اس اسمبلی کو بحال کرنے سے واضح طور پر اجتناب کیا اور

یہ کہا کہ ہم صرف قانون کے مطابق ہی فیصلہ کرتے ہیں ---

a greater national interest is also very much and important binding consideration on the court to keep in view the national interest and to ensure that none of their order cause any harm to the national integrity and interest of the country, as a whole.

یہ فیصلہ ہے سیف اللہ صاحب کے کیس میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد محترم بے نظیر بھٹو صاحب کے خلاف حکم صدر جاری ہوا کہ ان کی حکومت اور ان کی اسمبلی کو برخاست کیا جاتا ہے۔ مجھے یہ فخر ہے جناب چیئرمین کہ اس فیصلے کے بعد بھی اس حکم کے بعد بھی محترم بے نظیر بھٹو نے محاذ آرائی کی جانب عیشِ قدمی نہیں کی کیونکہ ملک کا مفاد مد نظر تھا۔

She met Mr. President on 20th of August to ensure that no greater harm is caused despite the fact that we still consider that the order of 6th of August, 1990 was illegal and unconstitutional. Election date was announced, we did not resort to confrontation, we persued the peaceful path. We will participate in the election process, irrespective of the odds. There were two opinions in my party. Many of my friends suggested to Mohtarma Benazir Bhutto that right from the 6th of August, please start the train joureny, many of them suggested, it is on the record, she said no, I will not go to the street. I will not go to the path of confrontation, unless I am pushed towards it because I have full confidence in the will of the people.

رانے عامہ سب سے بڑی چیز ہوتی ہے۔ ہم نے ان انتخابات میں بھی حصہ لیا۔ ہمیں ابھی طرح سے معلوم تھا کہ ان انتخابات کے نتائج کیا ہیں؟ بے نظیر بھٹو کی حکومت کو نکلنے کے نتیجے یہ نہیں تھے کہ بے نظیر بھٹو کو دوبارہ انتخابات سے اقتدار میں آنے دیا جائے گا۔ اگر تین مہینے بعد ہی اسے آنے دیا جاتا تو پھر اسے نکلنے کی ضرورت کیا تھی؟ اور ایک قابلِ فخر بات جو ہے جناب چیئرمین کہ اڑھائی سال سے زیادہ عرصے میں آج تک میری لیڈر یا میری پارٹی یا میرے ساتھیوں کے خلاف ایک الزام ثابت نہیں ہو سکا۔ مجھے فخر ہے نہ صرف یہ کہ کسی ریفرنس میں ثابت نہیں ہو سکا ہے بلکہ نہ کسی سپیشل کورٹ میں۔ ہماری فرائض جو رہی ہے جناب چیئرمین

اغواؤں پر ہر دور سید = ان کی ان باتوں سے یہ کوشش ہے کہ یہ مدالتوں کو مضامین کو لیں =

(مداخلت)

جناب چیئرمین = ہرمال آپ بھی اس پر یقین رکھتے ہیں کہ مدالتوں کو مضامین کو لیں =

سید اقبال حیدر = بالکل نہیں ہو سکتی ' میں یہیں سے رہا ہوں کہ مضامین کو لیں = جناب اس میں ایک اور سنگین مسئلہ ہے ' مجھے تو ملک کا مضامین عزیز ہے ' مجھے تو اس ملک کی یکجہتی عزیز ہے = ایک گندہ تاجر دینے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ آج ہمارے بڑے صوبے کا اگر کوئی وزیر اعظم ہوتا ہے تو اس کی بحال کے لئے اتنے اشتہارات دے جاتے ہیں اور جب بھولے صوبے کا کوئی وزیر اعظم ہوتا ہے تو اس کے لئے پھٹکار ' یہ دوت والے ' یہ بالی والے ' یہ اشتہار بنانے والے غالب تھے =

جناب چیئرمین = ہرمال یہ سارا ایوان agree کرتا ہے کہ مدالتیں بالکل مضامین ہو سکتیں = اگر کوئی یہ تاثر دینا چاہ رہا ہے تو یہ غلط ہے we all unanimously say کہ یہ تاثر غلط ہے =

سید اقبال حیدر = بالکل ' آپ صحیح فرما رہے ہیں = I fully agree (XXXXXXX)+ with you. لیکن مجھے تو اپنے عوام میں یہ جو غلط تاثر پڑ رہا ہے (XXXXXXX)+ ان لوگوں سے جہاں ایک الوادہ یہ ہے کہ اسمبلیں بحال کر دی جائیں گی وہاں دوسری الوادہ یہ بھی ہے کہ (XXXXXXX)+ میرا فرض بتاتا ہے کہ مدالتوں کے وقار کو برقرار رکھوں اور عوام کے ذہنوں میں پیدا ہونے والے ایسے کلک و جہات کو میں ختم کروں =

جناب چیئرمین = جی ہم سب نے برقرار رکھنا ہے = ختم ہونے میں جی = جب سب نے کہہ دیا ہے تو ختم ہو گئے ہیں =

سید اقبال حیدر = جو کہ اس طرح کے اشتہارات سے پیدا ہو رہے ہیں = ایک کوئی

(XXX)+ حکم جناب چیئرمین مذکور کیا گیا =

فورم بنا ہے جناب چیئرمین پاکستان انکسٹریٹ فورم - اللہ اکبر یہ راتوں رات فورم بن رہے ہیں : ایک پاکستان سٹیزنز فورم ہے - کیا موصوف فرماتے ہیں - ایک نکتے کو بار بار دہرایا گیا ہے : سٹاک ایکسچینج میں صرف ایک دن میں اربوں روپے کا نقصان - پہلا یہ ہے میرے محترم سرتاج عزیز صاحب نے بھی اس بارے میں الزام لگایا ہے جناب چیئرمین اس سٹاک ایکسچینج کا ساڑا سا مجموعہ ہے کہ چند مافیائے لوگ اپنے گالے پیموں سے اس کو متاثر کر گئے ہیں ایک بات - جناب سرتاج عزیز صاحب نے تو کہا ہے ۲۷ پوائنٹ کم ہونے ہیں - پرائس انڈیکس ہوتا ہے : سٹاک ایکسچینج کی کارکردگی کا اندازہ اس کے ایڈجسٹ پرائس انڈیکس سے کیا جاتا ہے - اس پرائس انڈیکس کو ۲۷ پوائنٹ کہا جاتا ہے اسے روپے نہیں کہا جاتا ہے - ۲۷ پوائنٹ گرا -

Mr. Chairman: Which means 37 percent.

سید اقبال حیدر - نہیں سر : یہ وہ نہیں ہے - وہ بڑا لمبا چڑا بن جانے لگا -

Mr. Chairman: I think 100 point consider.

ہوتے ہیں - جی ہے کوئی فائنل کا آدمی : پروفیسر صاحب آپ بتائیں ذرا -

پروفیسر خورشید احمد - میں عرض کرتا ہوں - دراصل یہ انڈیکس ہوتا ہے اور اس انڈیکس میں تبدیلی ہو تو اس وقت انڈیکس تقریباً ایک ہزار گھٹتا اور اس میں سے 3.7 فیصد بنتا ہے -

جناب چیئرمین - اس کا مطلب یہ ہے کہ ۲۷ فیصد بنتا ہے وہ -

پروفیسر خورشید احمد - جی نہیں 3.7 فیصد بنتا ہے -

سید اقبال حیدر - ۲۷ پوائنٹ : چلیں جو بھی آپ کہتے ہیں اسے مان لیتا ہوں - یہ کہتے ہیں کہ 3.7 پوائنٹ کے گرنے سے پاکستان کی معیشت بیٹھ گئی - بڑا خسارہ ہوا : میں مانتا ہوں - میں تسلیم کرتا ہوں - لیکن جناب چیئرمین سرتاج عزیز کو اور نواز شریف کو میرے Fact and Figure کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا : وہ بھی اتنے ہی صحیح ہیں جتنے یہ صحیح ہیں کہ ۲۰ جنوری ۱۹۹۲ء کے بعد سے لے کر ۱۵ اپریل ۱۹۹۲ء تک کراچی اسٹاک ایکسچینج کا پرائس انڈیکس ایک سو بہتر پوائنٹ گرا ہے - ۳۱ پوائنٹ کا سوال نہیں - ۱۰۲ پوائنٹ : تو کیا یہ معیشت کی ترقی کا نشان تھا یا

معاشی بدحالی کا نشان تھا 172 points have fallen during the period from 21st January, 1992 till 15th of April, 1993. یہ کہاں ہیں جنہیں اپنی معیشت پر ناز ہے۔ وہ جواب دیں مجھے اس سوال کا۔ پھر دوسرا پروپیگنڈا کہ جناب ڈانیو جو ہے اس نے اپنے investment پر ویکٹ withdraw کرنے میں بڑی خوبصورتی سے تین دن پہلے یہ خبر پورے پاکستان کے اخبارات میں شہ سرخیوں میں لگائی گئی کہ جناب ڈانیو نے اپنے سندھ اور اس میں بھی ایک اور بھی پہلو رنگ دیا گیا کہ سندھ میں جو ان کے پروپیگٹ گئے والے تھے چار سو تیس ملین ڈالر کے وہ پروپیگٹ جو ہیں انہوں نے بند کر دینے ہیں جو سندھ میں گئے والے تھے۔ دیکھیں کھاکاری دیکھیں کیا حقیقت ہے "ڈانیو" کا یہ بیان

Daewoo clarifies in "Dawn" Sunday, the 9th May that we have no such project at all in our mind what are you talking about? And we have not abandoned any project.

تو یہ کیا ملک کے ساتھ اور عوام کے ساتھ دھوکہ نہیں ہے؟ جو کہ نواز شریف کی حکومت کا ایک انٹ خاصا تھا۔ یہاں ڈانیو کے اوپر اتنا شور مچا ابھی سر تاج عزیز صاحب نے بھی اپنی تقریر میں بیان فرمایا میں جیسا کہ ڈانیو جو ہے وہ معاشی ترقی کا کوئی symbol بن گیا ہے۔ کیوں؟ پہلے ڈانیو کی کیوں بات کروں؟ یہ کہاں سے ڈانیو جو ہے معاشی ترقی کا ٹھیکیدار اور نمبر وں کوئی symbol بن گیا ہے۔ صرف اس لئے کہ اس کی حکمت میں نواز شریف کے خاندان کا حصہ ہے میں نہیں مانتا ایسے لیروں کو، میں نہیں مانتا ایسے نام نہاد انڈسٹریسٹوں کو کہ ڈانیو کو آپ نے لگا دیا ہے۔ تیسرا انہوں نے کیا کہا جناب عالی کہ foreign exchange reserves جو ہیں وہ withdraw کر لئے گئے Foreign Exchange Account سے وہ withdraw کر لیا گیا اور اس میں ہمارے اسٹیٹ بینک کے گورنر نے دوسرے دن ہی بیان دے دیا 'clarification' حقائق آپ کے سامنے ہیں۔ کہ ایسی کوئی غیر معمولی withdrawal نہیں ہوئی۔ تمام تر یہ مجموعہ پروپیگنڈا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں سر کہ آخر یہ مجموعہ پروپیگنڈا کیوں پھیلا دیا جا رہا ہے؟ ہم نے تو نہیں پھیلا دیا۔ ہماری بھی حکومت برطرف ہوئی تھی۔ یہ نواز کیوں کر رہا ہے۔ کہیں یہ تو نہیں کہ "ہم تو ڈوبے صنم ملک کو بھی لے ڈوبیں گے" تمہاری یہی ہے حب الوطنی؟ تمہارا یہی ملک سے لگاؤ ہے کہ اگر تم آج اقتدار میں نہیں ہو تو تم پوری ملک معیشت کو برا کرنے پر تھے ہونے ہو۔ دس

آدیوں کو آج بیچ دیں۔ پیسہ کس کا ہے جی قارن کیسے کھینچ اکاؤنٹ کے اندر پیسہ کس کا ہے
جناب چنیرمین وہ ہے

Unaccounted income, black money, because the Government of Pakistan has

given a guarantee that no Zakat will be deducted, no income tax will be deducted,

no question will be asked about the source of those millions of Dollars of Foreign

Exchange Account. یہ کس کے پاس ہوں گے۔ یہ کسی عام آدمی کے پاس تو نہیں ہوں

گے ناں۔ آپ پورا سروے کر دیں۔ میں اس ملک کے اکنامک فورم کے دانشوروں کو چیلنج کرتا

ہوں کہ سروے کریں کہ قارن کرنسی ہولڈر کی تعداد سینٹوں کی ہے یا ایک آدمی کی ہے۔ تو

چار سینٹوں کو جو تمہاری لوٹ میں تمہارے ساتھ شامل رہے ہیں ان سے کہہ دیا جائے آج اس کو

نکال کر اس کے 'ہوا کیا ہے میں یہ بھی بتا دوں کیا ہوا اس دن۔ میں بھی بنگوں کا legal

advisor ہوں۔ کیا ہوا وہی ہوا جو رمضان کی پہلی کو ہوتا ہے۔ کہ اکاؤنٹ میں سے پیسہ نکال

کر اس کا بینک ڈرافٹ بنایا گیا۔

So on that date of 19th of April, it is true that some money was withdrawn, but it

was converted into a draft which was kept in their own pocket to prove and show

that the money was actually withdrawn. But money was not transmitted and later

on it will be used, it will be re-invested only to prove their point, to shake

confidence of the people in the economy of the country. They have indulged in

such a vile game and third grade practices.

سر یہ تمام جھوٹ کیوں بکا جا رہا ہے؟ یہ جھوٹ کا پروپیگنڈا کیوں کیا جا رہا ہے؟ یہ عوام کو گمراہ

کیوں کیا جا رہا ہے؟ معیشت کی جو حالت تھی۔ معیشت کے بارے میں دعوئی کرنے والوں سے

میں پوچھتا ہوں کہ۔۔

جناب چنیرمین۔ اب کافی وقت ہو گیا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں میری تو "میں" یہ تو I don't know, Sir. کہ وقت کافی ہو

گیا ہے۔

جناب چیرمین - کریں ناب کافی مانم ---

سید اقبال حیدر - میں ایسے معیشت کے دعویداروں سے ایک تام تر اپنے ' اپنی رپورٹ نہیں ہے - ایک نیوزل اخبار کے ایکسپرنٹ کی رپورٹ ہے - ایک رپورٹ ہے یہ معیشت کے اوپر جو بڑے بند و بانگ دعوے کئے گئے ہیں یکم منی کا یہ انڈیشن ہے - Business Review of Dawn اور ایک غیر سیاسی آدمی کا ایک اکاؤنٹ کی رپورٹ ہے -

"The IJI Government of Nawaz Sharif had managed to achieve the distinction of being the first government ever in Pakistan to cross the 10% barrier of budgetary deficit, 10% barriere, which is not denied by my honourable member, Sartaj Aziz sahib. In the process it has also earned the distinction of pushing the country's current account deficit by about 3 billion U.S. dollars.

۳ ملین ڈالر کا یہ deficit ہے - کرنٹ اکاؤنٹ deficit کا اور آسے سہیے -

External debt, largely commercial as concessional assistance had dwindled to peanuts by the time it came to power has increased by nearly 10 billion dollar in 29 months, record for any government in third world countries of the world. World record breaker, what great economic achievement!

واہ - واہ - واہ - واہ ماشا اللہ

In the last 29 months, despite all the fanfare, the IJI Government had been able to add only 450 magawatt to the generating capacity. While there is the possibility that in the coming months, it will suffer a shortage of another 750 magawatt because of cracks that have developed in some of the turbines at Tarbella. Although, in its tenure, the IJI Government talked and talked of the 1200 magawatt thermal station at Hub to be constructed in the private sector. But is was totally ignored.

آسے بڑھے - یہ ہے ان کی economic achievmnt ہمارے سامنے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے

بڑے کئے ہیں انہیں مذاکرہ کر لیں نواز شریف صاحب لیاقت باغ میں مذاکرہ کر لیں یا نیلی ویرن کے اسٹیشن پر مذاکرہ کر لیں - یا موچی دروازہ میں مذاکرہ کر لیں - انشا اللہ ہر مقام پر تمہیں شکست دیں گے۔

While Mr. Nawaz Sharif wasted borrowed public money on personal whims and fancies, the private sector was allowed a free hand in the name of dismantling of controls and deregulations. As a result, during last 20 months debts evasion surpassed all previous records and when these rich people robbed the poor of their party's savings, amounting, in all, to a massive 20 billion rupees, were robbed from the saving of the poor peoples through the infamous cooperatives. Then, what happened; crocodile tears were shed and government owned commercial banks were asked to cough up rupees 2 billion, ostensibly to refund, repayment of the smallest depositors, upto the limit of Rs. 25,000/- and when 20 billion rupees disappeared from the banking sector, the matter was hushed up and still nobody knows what happened to these resources. Some say this amount has disappeared into the black economy never to return. These are the economic achievements, or the , so called economic achievement, of Nawaz Sharif robbing the people, robbing the financial institutions, robbing the resources of the government and robbing the resources of even Punjab government.

پنجاب جس کا انہیں بہت درد ہے جو کہ اپنی constituency رکھتے ہیں اور اپنے آپ کو کہتے ہیں کہ "جاگ پنجاب جاگ" آج پنجاب کارڈ کھینے والے نے پنجاب کی حکومت اور پنجاب کے خزانے کے ساتھ کیا کیا؛ اس کی مثالیں بھی آپ کو گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔

سید اقبال حیدر - مجھے یہ معلوم نہیں لیکن میرا پون کھنڈ تو مدافعت میں چلا گیا ہے - صرف پندرہ منٹ مجھے ملے ہیں۔

جناب چیئرمین - آپ لوگ تو عموماً ہوتے ہیں اور آپ کو وقت کا پتہ نہیں چلتا

سید اقبال حیدر - سر، میرے پاس تو بہت مواد ہے۔

جناب چیئرمین - چلیں، تقریر کریں۔ لیکن اختصار سے بات کریں۔

سید اقبال حیدر - جناب، میں پنجاب کے خزانے کو لوٹنے والے نواز شریف کی

کارکردگی کی مثال نمبر (۱) اپنے گھر اور انڈسٹریل ٹاؤن کے لئے انہوں نے کتنے بلین روپے دیئے

Rs. 173.00 million was dished out from the Punjab Budget under the directives of the Prime Minister only to facilitate the access to his house and the Ittfaq Foundation, Ittfaq Industrial and Agricultural Complex. Even in that, one of the contract which was supposed to be given for Rs. 11.7 million has been awarded for Rs. 12.8 million to one of his friendly company REDCO.

آگے بڑھیے۔ میں تو یہ موٹی موٹی مثالیں دے رہا ہوں، میرے پاس بے شمار مثالیں ہیں۔

On 20th December, 1991 the Punjab government announced launching of 1200 development projects. sir, this occurred on the eve of the local bodies elections.

کر جی انہوں نے ۱۲۰۰ ترقیاتی سکیمیں بلدیاتی الیکشن کے موقع پر جاری کیں۔

costing more than Rs. 1.2 billion in the province of Punjab, under the disguise of Tameer-e-Watan Programme. The actual object was to influence the forthcoming local bodies polls through funds disbursement to the Ministers to handle them in a manner they deemed fit. Now Tameer-e-Watan schemes funds are allocated not to the individuals but to the executing agency and in this case what has been done, the money has been doled out to the individuals.

کون ہیں جوہری برادران مٹا اللہ

Ch. Shujat Hussain and Perwez Ilahi received two amounts, one is Rs. 196.40 million for allegedly construction of roads, second amount they have received Ch. Shujat Hussain and Ch. Perwez Ilahi, Rs. 250.00 million. So all put together and it

comes to Rs. 449.00 million were given to one family.

آگے بڑھیے۔

Ch. Ameer Hussain and Syed Ghous Ali Shah, belonging to Sialkot, were given Rs. 69.50 million.

ایک معزز رکن - سید غوث علی شاہ تو سندھ کے ہیں۔

سید اقبال حیدر - اب ان کا ہمارے سندھ کے ساتھ تو تعلق نہیں ہے - کیونکہ وہاں کے عوام نے ان کو reject کیا، ان کو نواز نے نواز اور نہ صرف سیٹ سے نواز بلکہ بیسیوں سے بھی نواز ہے because that is the only language he can speake of جناب فیصل آباد ضلع میں راجہ نادر پرویز اور عبداللہ غازی صاحب کو کس طرح سے نواز گیا ۷۲، ۷۸ ملین دینے گئے - میانوالی ضلع میں ۱۲۹،۸۸ ملین، ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مسٹر اعجاز الحق کو ۱۶،۴۲ ملین دینے گئے اور ہمارے انٹرمیڈیٹ مسٹر عبدالستار لاڈیکا کے ساتھ تنویری زیادتی کی گئی ہے جس پر مجھے دکھ اور افسوس ہے انہی صرف 40،50 ملین کیوں دینے گئے؟ انہی چوہدری برادران کی طرح سے کیوں نہیں دینے گئے؟ مجھے افسوس ہے کہ دی ان کے سب سے بڑی مہلتی تھے۔

جناب منظور وٹو، اوکاڑہ کو ۳۲ ملین دینے گئے اور غوثیاب میں خدائش نواز اور ملک نسیم صاحب کو ۱۲۶ ملین دینے گئے۔ ہمارے بہاولپور میں ہمارے تسنیم نواز گردیزی صاحب کی صحت کو بہتر بنانے کے لئے ۲۲،۲ ملین دینے گئے۔

جناب چنیرمین - اس میں تو سب سے کم اعجاز الحق کو دینے گئے ہیں - ۱۶ ملین۔

سید اقبال حیدر - اسی لئے تو وہ زیادہ بول رہے ہیں تاکہ آئندہ انہیں زیادہ ملیں۔

(مداخت)

Syed Iqbal Haider: Rana Nazir Ahmed and Ghulam Dastagir Khan of

Gujranwala fame and other fames, also received Rs. 49.70 million.

جھنگ کی معصوم زمانہ سیدہ عابدہ حسین کو بھی نظر انداز کیا گیا، انہیں صرف ۲۰ ملین روپے دینے گئے۔ تو جناب چنیرمین، یہ جو خزانے کو لوتا گیا ہے، یہ کون سی جمہوریت کے تحت، کون سے قانون کے، کون سے اخلاق کے تحت، کون سی انسانیت کے تحت، کون محب الوطنی کے تحت

لوتا ہے؟ یہی نہیں جناب چیرمین، آگے دیکھیں، ریڈکو (REDCO) ایک کمپنی ان کے دوستوں کی ہے۔

The PM has been issuing directives in respect of the construction of Punjab House at Islamabad. Punjab House belongs to the Government of Punjab, under the control of Punjab.

لیکن پی ایم صاحب نے directive issue کیا کہ نہیں کہ یہ contract میرے نور نظر دوست عزیز ریڈکو کو ۱۸۰ ملین کی بجائے ۲۵۰ ملین میں دو۔

estimated project is 180.00 million, the cost of awarding of the contract is Rs.250.00 million.

میں صحافیوں کی آسانی کے لئے عرض کر دوں ان تمام کافذات کی کاپیاں بہت جلد آپ کو مل جائیں گی تاکہ کسی قسم کی غلط فہم کو نوٹ کرنے کا احتمل نہ رہ جائے۔

Prime Minister, in abuse of his powers and position, interfered with the affairs of the provinces and made it spend money against its wishes on several different occasions.

آجے بڑھے۔ اب چیف منسٹر کو کار کی ضرورت پڑی، آرڈر دے رہا ہے پرائم منسٹر، یہ منطقی بھی ہمیں سمجھ نہیں آئی

On 3rd May 1992, at the instance of the Prime Minister, the Punjab government placed an order for a custom-made bullet proof car BMW, against the REDCO.

جہاں اور بدھ سے بھی آپ نگاہ ڈالیں گے REDCO, REDCO, REDCO نظر آنے لگی۔ ان کو ۵۰۲ ملین کا ایک نیا contract دیا گیا ہے کہ آپ چیف منسٹر کے لئے ایک نئی گاڑی وضع کریں، نئی گاڑی بنائیں۔ یہی نہیں، ان کی معاشی بد اعمالیوں اور دھاندلیوں کی فہرست اگر میں بیان کرنا شروع کر دوں، تو یقیناً میں بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ کل کا پورا دن بھی لے لوں گا۔ میں ابھی تو مساحیات پر ہوں، جس کا کہ بڑا ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے کہ نواز شریف کی حکومت نے ملک کو چار چاند لگا دیئے ہیں، یہ چار چاند نہیں بلکہ ایسا گرہن لگایا ہے کہ اس کو ہٹاتے ہمیں کہتے

سال گئیں گے۔ ان کی حرکتوں سے جو پاکستان کھوکھلا ہوا ہے، جس طرح سے معیشت برباد ہوتی ہے، میں یقین دلاتا ہوں، مقابلہ نہیں کرتا ہوں کہ آپ کو کتنی کتنی سال چاہئیں اس گربہ کو بھاننے کے لئے۔

اب آپ کیا کرتے ہیں، 'duty draw-back' کی سکیم نکالنی گئی، کہ بھئی ایکسپورٹ برصانی ہے اور جو ایکسپورٹ کرے گا تو ایکسائز اور ڈیوٹی اسے واپس مل جائے گی صرف نو مہینے میں اس نواز شریف کے نور نظر لوگوں نے جو ڈیوٹی draw-back کی ہے وہ ہے ۱۰۰۵ بلین روپے کی۔ یہ میں نہیں کہہ رہا APTIMA کہہ رہی ہے۔ یہ میری پلیٹ فارم کے اعداد شمار نہیں ہیں یہ APTIMA کے ہیں۔ independent ذرائع کے ہیں۔ اخبارات کے ہیں۔ APTIMA نے کہا ہے کہ نو مہینے میں، گزشتہ نو مہینوں میں، 'duty draw back Custom, Excise duty, Custom duty and sales tax refunded to the tune of Rs.10.00 billion' کوئی غلط نہ سمجھے بلین روپے 'Not million' اور ٹیکس جمع کتنا ہوا تھا، یہ تو مضحکہ خیز ہے، جہاں سے ان کی چوری اور اقربا پروری اور لوٹ کھسوٹ کا ناقابل تردید ثبوت ملتا ہے وہ ہے ۵۰۵ بلین صرف اور واپس کتنا دے دیا ۱۰ بلین۔

I wish, my honourable Member former Finance Minister had been sitting here to listen to my points as I was listening patiently to his points and I ask him what is the answer or Justification Mr. Sartaj Aziz? Is this not a loot? Is this not a corruption? Is this not callous indifference to the national interest and you try to call yourself that you are the great champion. Sir, what happened further, go ahead now they are trying to play Punjab Card.

"جاگ میرے پنجاب، جاگ میرے پنجاب" بھئی میرے پنجابی بھائیوں کو تم نے ایسا کوئی بے شعور سمجھ رکھا ہے کہ وہ تمہارے کھوکھلے نعروں اور بھوٹی باتوں پر جاگ جائے گا۔ ارے تم نے جن کو ڈبویا ہے وہ تمہارے آواز پر نہیں جاگیں گے۔ خود ساختہ تھا سیلاب جو کہ ستمبر ۱۹۹۲ میں بنایا گیا اور جو 'Ittefaq made' سیلاب تھا جس میں میرے پنجاب کو تم نے ڈبویا ہے۔ دانستہ طور پر کیا گیا تھا وہ سیلاب، پارچ شیٹ میں صدر مملکت تو کہنا بھول گئے کہ یہ جو ۹ ستمبر ۱۹۹۲ کے دن پورے جہلم کی وادیاں اور پورے میرے پنجاب کی وادیاں ملتان تک پانی جو تم نے

میرے پنجاب کی زمینوں پر بہایا ہے۔ بے گناہوں کو ڈبویا ہے وہ کس کا بنایا ہوا سیلاب تھا؟ وہ طوفان الہی نہیں تھا۔ وہ عذاب نواز شریف تھا کیونکہ تربیلا ڈیم کے تم نے پہل وے (spillway) تک بند کئے ہوئے تھے، کیوں بند کئے ہوئے تھے تم نے پہل وے قیادت میں عوام کا لشکر نکل چکا تھا، کیونکہ تم یہ چاہتے تھے کہ وہ پنجاب میں اپنے سیاسی ملے اور جلوس نہ کر سکیں؛ سیاسی جدوجہد کو، یہ امن تحریکوں کو ناکام بنانے کے لئے نواز شریف تم اس حد تک گئے کہ تم نے پنجاب کے عوام کو وہاں نہ ڈبونا پسند کیا صرف اور صرف اپنی ہوس اقتدار کے لئے، وہ پہل وے کس نے بند کئے تھے تربیلا ڈیم کے؛ تربیلا ڈیم میں سے پانی کے بہاؤ کو کس نے روکا تھا؟ وہ تم نے روکا تھا، یہ میرا کہنا نہیں، میری افواج پاکستان کے بے دریغ سائرن بجتے گئے اور جب جلدی میں تربیلا ڈیم کے اندر تمام دروازوں کو کھول دیا گیا تو اس کا لازمی نتیجہ تھا کہ پانی کا ریلا اس تیزی سے نکلا کہ مٹان تک میرے پاکستان کو، میرے پنجاب کو، میرے معصوم عوام، غریبوں کو، کسانوں کو بواؤں کو اور یتیموں کو، بچوں کو بہا کر لے گیا اور یہی ہوا۔ تم اتنے بے جس ہو، تم میں اتنا ضمیر نہیں، تم اس حد تک گرو گے، جو شخص اپنے صوبے کو سیلاب میں بہا دے اس شخص کے اوپر میں کیسے اعتماد کروں کہ وہ پاکستان کو بچا سکے گا۔

جناب چیئرمین پھر کہتا ہے کہ (جاگ میرے پنجاب جاگ) پنجاب کو بنو بیٹیوں کو تو تم نے لائن سے، بچاریوں کو جلوس کے اندر برہنہ پھرایا اور اجماعی بدکرداریا تم اور تمہاری پولیس کے لوگ اور پولیس کی سرپرستی میں لاتعداد مرتبہ ہوتی رہیں اور تم بولتے ہو جاگ میرے پنجاب جاگ۔ یہ جو ڈرامے تو نے کئے ہیں، یہ جو تم نے ڈرامے کئے ہیں۔۔۔

جناب صوبیدار خان مندرخیل۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین۔ جب تقریر ہو رہی ہو تو کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔ آپ تشریف رکھیں۔ جب آپ کی باری آنے لگی آپ بھر پور طریقے سے جواب دیں۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جناب اس طرف سے صوبائی تعصبات کو ہوانہ دی جانے۔ ہمارا ملک ویسے بھی بڑے بڑے تعصبات کا شکار ہے۔

جناب چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب اب آپ کو وائٹ اپ کرنا پڑے گا۔ میں نے

آپ کو ساروں کا وقت دے دیا ہے۔ آپ کو چاہیے کہ اپنے وقت کو ریگولٹ کریں۔ یہ مطلب تو نہیں کہ آپ ساروں کا وقت لے جائیں۔

سید اقبال حیدر - جناب 'بات یہاں پر واضح ہوئی تھی جب یہاں سے دوسری طرف سے لوگ بول رہے تھے اگر ان میں بولنے کا حوصلہ نہیں ہے تو انہیں تو پوری کھلی چھٹی دی۔

جناب چیئرمین - نہیں، نہیں سب کو میں نے ریگولٹ کیا ہے، میں نے جو دوسروں کو وقت دیا ہے اسے تین گنا وقت میں نے آپ کو دیا ہے۔

سید اقبال حیدر جناب چیئرمین ہم اس لئے بولتے ہیں کہ دل تو ہمارا دکھی ہے۔

جناب چیئرمین - بولیں، میں کہتا ہوں بولیں لیکن آپ ختم بھی کریں، آپ واٹنڈ اپ کریں۔

سید اقبال حیدر - جناب والا جو ہم پر گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے، مصیبتیں تو ہم برداشت کرتے ہیں انہوں نے تو دیکھا ہی کیا ہے یہ جانیں کیا سیاست جدوجہد کی اور جیلوں کی۔

جناب چیئرمین - آپ زیادہ تر وقت اسی طرح صرف کر دیتے ہیں۔

سید اقبال حیدر - جیلیں تو ہم نے دیکھی ہیں، مصیبتیں ہم نے سہی ہیں، لے تو ہمارے گھر والے ہیں، ہمارے اپنے cousins کی دکانیں اور ہوٹل اور ان کے گھروں پر ملے ہوئے ہیں، مکانات ملے ہیں تو جناب جو ہم پر گزرتی ہے ہم رقم کرنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین - وہ کریں لیکن آپ wind up بھی تو کریں۔

سید اقبال حیدر - وہ ان پر نہیں گزری جناب ان کی تو پانچوں انکھیاں گھٹی میں اور سرکڑھاں میں تھیں۔ انہیں تو غم یہ ہے کہ اب یہ بہتی گلیاں میں ہاتھ ڈال کر زیادہ لوٹ نہیں سکتے تو یہ بولیں گے۔ ہونا تو ہم نے ہے جن کے اوپر گزری ہے، ان کے اوپر کیا گزری ہے؟ آج یہ یہاں ہیں گل وہ پھر ہمارے وزیر اعظم نے warn تو کر دیا ہے اپنے چٹھہ کو کہ متحدہ پرستوں کو اس طرح روزگار کی طرح سے رنگ بدلنے والوں کو مسلم لیگ میں نہ آنے دینا، قریب

مت آنے دینا۔

جناب چیئرمین - آپ wind up کریں، دیکھیں پانچ منٹ تو آپ نے اسی پر لگا دیئے ہیں یہ گرگٹ اور یہ لٹل اور جو ہم پر گزرتی ہے، دل پر گزرتی ہے، پانچ منٹ تو اسی پر خرچ ہو گئے۔
Come to the point and wind up your speech.

سید اقبال حیدر - جناب اب میں ٹارن پالیسی کی طرف آتا ہوں۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل - پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین - کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں، جب تقریر ہو تو کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا تقریر کے بعد پوائنٹ آف آرڈر ہو گا۔

سید اقبال حیدر - جناب والا اب میں ٹارن پالیسی کی طرف آتا ہوں اور وہ ایک بہت اہم نکتہ ہے۔

جناب چیئرمین - جی، جی اس پر آئیں پھر تو بات ہونی یہ گرگٹ والی بات کو بھوڑیں۔

سید اقبال حیدر - جناب والا کیا کریں کچھ نہ کچھ تو زیبائش تقریر کے لئے بھی تو پائیے۔

جناب چیئرمین - بہت زیبائش ہو گئی ہے، آج تو آپ نے کمال کر دیا ہے۔

سید اقبال حیدر - جناب والا بین الاقوامی سطح پر اس نواز شریف کی حکومت کی کیا achievements ہیں میں آپ کو مختصراً بیان کرتا ہوں۔ بڑے نعرے لگاتے ہیں انہوں نے پاکستان کو پورے چاروں طرف سے یک و تہا کر دیا ہے۔

جناب والا طبع کی جنگ کے اندر صرف پاکستان نے ہی حصہ نہیں لیا تھا، میرے برادر مسلم ممالک ترکی اور مصر نے بھی لیا تھا، فیصد یہ ہوا تھا کہ جن جن ممالک کی افواج طبع کی جنگ میں اتحادی قوت کا ساتھ دیں گی ان کو اسی کی مناسبت سے معاشی مالی استحکام کے لئے نقصانات کی تلافی بھی ہو گی اور جب کویت کی تعمیر ہوئی تو اس میں ان کو ترجیحی بنیاد پر اچھے مواقع فراہم کئے جائیں گے۔ جناب والا میرے برادر مسلم ملک مصر کو سات بلین ڈالر کا

قرض ملا۔ میرے برادر ملک ترکی کو خلیج کی جنگ کے بعد ان کو نو بلین ڈالر امریکی ڈالر کا قرض معاف ہوا۔ پاکستان کو اور پاکستان کی فوج کے نوجوانوں کو اپنے ویزے کی فیس بھی خود دینی پڑی۔ ایک دھیلے کا ہمیں فائدہ نہیں ہوا۔ یہ ناکامی حکومت کی ہے اگر مصر کی حکومت اسے مراعات حاصل کر سکتی ہے اور میں بھیج کر رہا ہوں مجھے بتایا جائے میں نے سینٹ کے اندر سوال کیا وہ تھا کہ مجھے حکومت پاکستان بتانے کہ کویت کی تعمیر نو میں پاکستان کو خصوصی طور پر کتنے ٹھیکے ملے ہیں اور وہ جو بے دخل ہونے والے میرے پاکستانی ملازمین وہ سخت کس جو کہ زرمبادلہ اس ملک کو فراہم کرتے ہیں ان میں سے کتنے فیصد کی نوکریاں بحال ہونی ہیں۔ میں پوچھتا ہوں نواز شریف بتاؤ کیا یہ تمہاری ناکامی نہیں تم نے پوری دنیا میں۔۔۔ آج ایک بھی ملک ایسا نہیں جو پاکستان کو فرسی امداد دے سکے۔ یہاں تک کہ جناب چیئرمین مین تک کو ہم نے ناراض کیا ہوا ہے۔ مین کی طرف سے احتجاج آئے ہیں کہ ان کے داخلی معاملات میں چند انتہا پسند نام نہاد بنیاد پرست جا کر ان کے سرحدی صوبے میں جا کر حکومت مین کے بقول وہاں پر انتشار پھیلا رہے ہیں گمراہ کر رہے ہیں ان کے داخلی معاملات میں۔۔۔ یہ احتجاج ہے فارن آفس سے میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس احتجاج کو پبلک کریں۔ یہ ہے تم نے کیا اور سنیں UNIDO کے ڈائریکٹر جنرل کا الیکشن ہوا ہے ابھی حال میں دو ماہ پہلے مارچ کے مہینے میں وی آنا کے اندر ہمارے دوست ملک کون سے ہیں ایران، سعودی عرب، بلانک و شہ ہمارے عزیز ترین دوست ہیں مسلمان ممالک ہیں انہوں نے کہا ہم پاکستان کے فائدے کو ووٹ نہیں دیں گے اور میکسیکو کے غیر مسلم کو انہوں نے ووٹ دے کر ڈائریکٹر جنرل بنایا ہے۔ یہ کیا ناکامی نہیں کیا نااہلی نہیں کہ ہم اپنے عزیز ترین دوستوں کی مدد اور ان کے تعاون سے بھی محروم ہو گئے ہیں۔ پھر جناب چیئرمین آگے سنیں باری مسجد کا واقعہ ہوتا ہے اس کے بارے میں انڈیا ٹائمز نے ۲۸ نومبر کو ہندو دہشت گردوں ہندو انتہا پسندوں کے تریقی کیمپ اور باری مسجد کی جانب رواں دواں قافلوں کے ٹوٹ پھوٹے تھے ۲۸ نومبر ۱۹۹۲ء اس کے بعد روزانہ یہ باری مسجد کا بدترین سانحہ ۶ دسمبر کو ہوا ہے روزانہ یہ خبریں آ رہی تھیں دہشت گرد انتہا پسند ہندو اپنے مذہب عزائم کی کامیابی کے لئے جوق در جوق باری مسجد کی طرف رواں دواں ہیں۔ اس وقت ۲۹ نومبر کو او آئی سی کا اجلاس منعقد ہو رہا تھا۔ میں یہ پوچھتا ہوں نواز شریف یا تو تم بالکل لاعلم تھے ہمارے پڑوسی ملک میں ہمارے مسلمانوں کے ساتھ کیا سانحہ ہونے والا ہے جو کہ

تمہاری نالی ہے کیونکہ اخباروں میں وہ خبریں پھپھکی تھیں یا تم اتنے بے حس تھے کہ او آئی سی مالک کا اجلاس ۲۹ نومبر کو ہوا اس میں نواز شریف نے باری مسجد کو درمیش خطرات کے بارے میں ایک لفظ نہیں کہا یہ ای سی مالک کا اجلاس یکم اور ۲ دسمبر ۱۹۹۲ء کو اسلام آباد میں ہوا اس میں بھی مسلم مالک تھے۔ اس میں بھی ہمارے سٹرل ایشین کی آزاد مسلم مملکتوں کے نمائندوں نے شرکت کی تم نے ای سی میں بھی ملت مسلمہ کی توجہ مبذول نہیں کرائی۔ اسے کوتاہی کوں، نالی کوں بے حس کوں یا مسلمان دشمنی کوں۔ پھر تم نے اس کے اوپر مگر مجھ کے آنسو بہاتے ہوئے کہا باری مسجد کا بڑا سانحہ ہوا ہے۔ میں بیان کرنا چاہتا ہوں (جناب نواز شریف) حکومت کی نالی۔ جناب اس کے اوپر صرف بیان بازی پر اکتفا کیا۔ جب باری مسجد میسے سانحے کے اوپر نواز شریف کی اپنی غیر مقبولیت اور نالی پر عوام پاکستان کو اتنا زیادہ غصہ تھا کہ انہوں نے نواز شریف کی جانب سے بلٹی گئی میز کانفرنس میں شرکت سے انکار کر دیا۔ یک دستہ کھڑا تھا (کھڑے تھے) اکیلے کلا بٹائی کون تھا۔ اس کے ساتھ وہ تھا احتجاج پاکستان کے عوام کا حکومت کی نالی کے خلاف۔ ہمارے مہدس مقامات کو شہید کیا جانے اور ہم اختلافی بات کریں نہیں اس کی بنیادی وجہ ان کی نالی تھی یہ میرا نکتہ ہے۔ جب انہوں نے وہ گول میز کانفرنس منہ کی تو نواز شریف کے ساتھ اس کے اپنے آدمی بھی نہیں تھے۔ آئی جے آئی کے اراکین بھی نہیں تھے ایک تو آئی جے آئی exist کرتا نہیں ہے۔ گلا پر پریزیڈنٹ رہ گیا نہ اس کا کوئی سیکریٹری جنرل ہے نہ انٹرمین سیکریٹری ہے نہ کوئی اور ہے یکہ و تہارہ گیا پھر بھی وہ کہتا ہے۔۔۔۔

جناب چنیرمین۔ اب وائٹ اپ کریں۔

سید اقبال حیدر۔ باری مسجد کے اوپر انہوں نے پوری دنیا سے اپیل کی۔ ہندوستان پر دباؤ ڈالیں۔ ہمارے مسلمان بھائیوں اور ان کے مہدس مقامات کو تحفظ دیا جانے یہ اپیل کی گئی۔ خود ابھی ڈھاکہ میں کیا کیا۔ کہ

concessional and preferential trade agreement has been signed with India by Mr. Nawaz Sharif on concessional and preferential basis a trade agreement has been signed only recently in Dhaka by Nawaz Sharif with India. So, how would you

pressurise India when you are allowing a concessional and preferential basis of trade with him.

پھر جناب ہندوستان کے اندر بموں کے دھماکے ہونے جو کہ قابل مذمت اور قابل افسوس ہے جو معنی میں بموں کے دھماکے ہونے بالکل قابل مذمت ہے۔ ہمیں دکھ ہے کسی بھی ملک میں دہشت گردی ہو ہمیں دکھ ہے۔ ہمیں افسوس ہے ہم اس کی مذمت کریں گے لیکن ہماری حکومت نے کیا کیا۔ ان کے دباؤ میں آکر ہندوستان نے یہ جھوٹا پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ یہ پاکستان کرا رہا ہے۔ میں بالکل نہیں مانتا کہ پاکستان کرا رہا ہے۔ لیکن ہماری حکومت نے ان کے پروپیگنڈے میں آکر کیا کیا۔

We allow and we are agreeable for a joint investigation about the explosions in Bombay. I question Mr. Nawaz Sharif, why did you agree, why did not you pressurise them for investigations of the murder through torture in the Thana's of India of my two Pakistanis whose dead bodies were brought?

اب پاکستانیوں کا قتل ہندوستان میں ہوتا ہے اس کے اوپر کوئی investigation نہیں۔ نہ مدعی نہ شہادت حساب پاک ہوا۔ کیا ان پاکستانیوں کا خون اتنا ارزاں تھا کہ تم بھول گئے ان کی لاشیں تک پاکستان کو نہیں ملیں بلکہ وہ ہمارا دوست اور فرسٹ کا ساتھی بنی لیکر آیا میرا یہ سوال یہ ہے کہ تم میں اتنا Moral courage نہیں ہے۔ You can with stand the propaganda. پھر ایک بات اور پروپیگنڈے کی۔ سر کشمیر میں دہشت گردی کے واقعات کون کرا رہا ہے۔ کون مر رہے ہیں۔ کس کی ماں اور بہنوں کی عزتیں لوٹی جا رہی ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں کتنی ماؤں بہنوں کی عزتیں لوٹی جا چکی ہیں۔ کتنے میرے مسلمان بیگانہ بچائیوں کا قتل مسلسل جاری ہے۔ دنیا میں کیا کر رہا ہے ہندوستان دہشت گردی کے واقعات میں ملوث ہے۔ مسلمانوں کا قتل عام جاری ہے۔

It is a genocide of the Muslims in the Occupied Kashmir. It is continuing but the world feels, world calls, world regards that Pakistan is a terrorist state.

یہ کتنا بڑا علم ہے۔

It is a general perception. As I say facts may be different. There are two

things-perception and fact are two different things but the general perception is because of the incompetence and callous indifference of Nawaz Sharif that the world regards that Pakistan is a terrorist State and on top of it Sir, Mr. Nawaz Sharif gave a contract of 5 million US dollars to some adverting the image of Pakistan. That was also one of the ways of 'loot khasoot', what image has been improved when the world perception is that Pakistan is a terrorist State. Facts may be totally reverse, facts may be totally different but who is responsible for this incompetency? Mr. Nawaz Sharif.

سردار قوم کو سارک مالک کے وفد میں شامل کیا گیا تھا۔ وہ ہمارے آزاد کشمیر کے پی۔ ایچ۔ ایم ہیں۔ نسیا راؤ نے اس کے اوپر اختلاف کیا۔ اس نے احتجاج کیا۔ نواز شریف اس کے اتنا فرمانبردار 'خادم اول' ہیں کہ نسیا راؤ کی ذرا سی ناراضگی پر نواز شریف نے گھٹنے ٹیک دیئے۔ سردار قوم کا نام delete کر دیا جاتا ہے۔ بھئی یہ کہاں کی تمہاری آزادی اور خود مختاری ہے۔ تم کیا نسیا راؤ کے غلام ہو۔ کیا ہو۔ یہ ہے تمہارا طریقہ کار؟ یہ ہے تمہاری کارن پالیسی؟ یہ ہیں تمہارے انداز اور محنت چلانے کے طریقے۔ سر یہ بڑا ہی اہم ایٹو ہے۔ کیونکہ اس سے میرے وطن کی زمین کا تعلق ہے میں اس کے بارے میں کوئی compromise برداشت نہیں کروں گا۔ آزاد کشمیر ہائیکورٹ نے ایک فیصلہ دیا ہے۔ نواز شریف کی حکومت کے ماتھے بھی اس مقدمے کی کارروائی کے دوران موجود تھے اور اس مقدمے میں انہوں نے پاکستان کے نقطہ نظر کو صحیح طور پر پیش نہیں کیا۔ آزاد کشمیر کا ہائیکورٹ کون ہوتا ہے ملک پاکستان کے علاقائی اور جغرافیائی حدود کا تعین کرنے والا۔ مجھے احتجاج ہے اگر کوئی بھی ہائیکورٹ میرے ملک کی ایک انج زمین کے بارے میں کہے کہ یہ پاکستان کا حصہ نہیں ہے۔ میں ان سے لڑائی کروں گا۔ میں ان سے احتجاج کروں گا۔ میں ایسے فیصلے کو قطعی تسلیم نہیں کروں گا۔ جناب چیمبرمین اس نے پورے شمالی علاقہ جات 'ناردرن ایریا' کو کہہ دیا کہ یہ آزاد کشمیر کا حصہ ہے۔ اس کے ساتھ ایک اور پوائنٹ کو بھی مد نظر رکھئے گا۔ اس میں یہ بھی کہا کہ ایک اور فیصلے کے علاوہ ایک نیا شوشہ چل رہا ہے third option کا as a solution for the Kashmir issue اگر آپ تھرڈ آپشن کے اس شوشے کو مد نظر رکھتے ہوئے آزاد کشمیر کے فیصلے کو نوٹ کریں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ

تھرڈ آپشن کشمیر ایک آزاد خود مختار مملکت بن جانے اور اس میں پاکستان کے شمالی علاقہ جات بھی شامل ہو جائیں۔ یہ کہاں کا آپشن ہے اور تھرڈ آپشن کے بارے میں رضامندی کا اعداد نواز شریف نے کئی دفعہ کیا ہے اور اس طرح سے میں یہ پوچھتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ فیصد تو ہائیکورٹ کا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ سر فیصد ہائیکورٹ کا ہے تو اس کی حکومت پاکستان نے مذمت کیوں نہیں کی۔۔۔

What jurisdiction has the Azad Kashmir High Court to decide about the territorial limits of Pakistan

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ بات آپ کی صحیح ہے لیکن اس میں حکومت کا فیصد تو نہیں ہے ناں۔

Syed Iqbal Haider: No. No, Sir, absolutely. the Government should have reacted immediately. My charge on Nawaz Sharif is that this decision of the Azad Kashmir High Court was with the covert support of Nawaz Sharif himself.

ہیں تو وہ بھی کشمیری اسے تو اپنی زمینوں کو بڑھانا ہے۔ اس کا اس سے تعلق نہیں کہ پاکستان رہے یا نہ رہے۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ اس کے متعلق اپیل کیوں نہیں کی؟

جناب چیئرمین۔ اب میرا خیال ہے کافی وقت ہو گیا ہے جی۔

سید اقبال حیدر۔ بس میں ختم کرتا ہوں۔ جناب چیئرمین۔ میں نے آپ کا بہت وقت لیا ہے بس ختم کرتا ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین۔ آپ نے ہر ایک سے چار گنا زیادہ وقت لیا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ سر 'میرا دل اتنا جلا ہوتا ہے کہ۔۔۔

جناب چیئرمین۔ ایسے معاملات میں دل نہ جلایا کریں۔

سید اقبال حیدر۔ اب اندرون ملک کیا ہوا 'ادھر آ جائے ایک طرف آرمی آپریشن تھا which was needed, we doubt, about the need. لیکن دہشت گردوں اور شہرپندوں کو

گرفتار کرنے کی بجائے اگر کوئی ان کو رہا کرے تو کیا وہ ملک کے مفاد میں ہے؟ اسی عید الفطر کے موقع پر ۸۲۵ مفروز دہشت گردوں کے خلاف قائم دو ہزار سے زیادہ مقدمات نواز شریف صاحب نے ۱۸ مارچ ۱۹۹۲ء کو اپنے directive میں سٹارش کی حکومت سندھ کو کہ ان کے خلاف مقدمات واپس لے لئے جائیں۔ میں یہ کہتا ہوں یہ کونسی منطق ہے۔ ارے اس لاقانونیت کی اتنا یہ ہے کہ میرے آرمی چیف کی بیوہ یہ کہتی ہے یہ میرے لئے شرم اور افسوس کا مقام ہے کہ اس کے شوہر کو قتل کیا گیا ہے سیاسی اسباب کی بنا پر، لاقانونیت کی مثال یہ ہے۔ جناب چیئرمین کہ جناب پوری دنیا میں پاکستان کے خلاف یہ پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ پاکستان جو ہے وہ بیرون مافیا کے اندر میں ہے یہ کہ آئی جے آئی حکومت جو ہے وہ بیرون مافیا کے تابع ہے اور بیرون کے سمکھوں کی رپورٹیں، سودی عرب نے بھی احتجاج کیا ہے، سودی عرب میرا مسلم برادر عزیز ترین ملک نے احتجاج اس حکومت سے کیا کہ تم۔

حافظ حسین احمد۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین۔ جی حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ جناب نماز کا وقت ہے۔

جناب چیئرمین۔ وقفہ کرنا ہے؟

سید اقبال حیدر۔ جانی ابھی اذان نہیں ہوئی۔۔۔ بس ابھی ختم کرتا ہوں۔

(مداخلت)

حافظ حسین احمد۔ جناب کورم نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ ختم کریں جی، ختم کریں جی۔

حافظ حسین احمد۔ جناب کورم نہیں ہے۔ کورم نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ ختم کر دیں پھر کورم کی طرف آتے ہیں۔ ان کو حافظ صاحب

(قطع کلامی)

ختم کر لینے دیں۔

حافظ حسین احمد۔ جناب یہاں پر کورم نہیں۔ پہلے بھی کئی مرتبہ یہاں کھانا گیا

آپ نے اذان بند کرانی ہوئی ہے۔ پہلے کورم کا فیصلہ کریں۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔
پہلے یہ فیصلہ کریں۔ ناز کے لئے وقفہ کریں۔

جناب چیئرمین۔ ان کو ختم کر لینے دیں پھر کورم کی طرف آؤں گا لیکن تقریر
کے دوران میں کسی کو پوائنٹ آف آرڈر allow نہیں کرتا۔ بس اقبال حیدر صاحب windup
کریں جی۔۔۔

حافظ حسین احمد۔ میں جناب آپ کی اس غیر معمولی اور آمرانہ روش پر احتجاج
کرتے ہوئے واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(حافظ حسین احمد نے واک آؤٹ کیا)

جناب چیئرمین۔ اٹھا جی۔ ختم کریں جی۔

سید اقبال حیدر۔ سودی عرب کی رپورٹ کے علاوہ سی آئی اے نے رپورٹ دی۔

CIA report says that IJI personalities are involved in heroin smuggling Sohail Zia Butt, Aslam, Butt, Haji Iqbal Butt, Ch. Shaukat Ali Bhatti, Muhammad Ayub Khan named as heroin smugglers. Shaukat Ali Bhatti is also known as smuggler of weapons. Sir, this was "Frontier Post" dated April 3, 1993.

Friday Times says that the heroin traffickers have been financing the ruling Mulime League IJI Party and bought enough wotes to win seats in the National Assembly. The report discloses that one of the top suspected heroin trafficker Sohail Zia Butt is a close relative of Nawaz Sharif, others include another relative Aslam Butt and a close political advisor is Haji Iqbal Butt.

یہ کیا ہو رہا ہے کہ criminals میرے ملک کی حکومت میں؛ پھر کہتے ہیں کہ آجی کے فاسے کے اوپر مرثیہ پڑھیں یہ میرے ملک کے وقار کو برباد کر رہے ہو۔ بیرون مافیا کے کندھوں پر چڑھ کر تم حکومت کر رہے ہو۔ ان کی دوت کے بل بوتے پر تم یہ اشتہارات دے رہے ہو۔ ان کی دوت سے تم دونوں کو خریدنے کی کوشش کرتے ہو۔ اور بعض اوقات اپنے عزانم کا اعداد کرتے ہو۔ ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔۔۔ جناب چیئرمین یہ (XXXXXX)+

واقعہ تیسری دفعہ ہو رہا ہے۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ موجودہ حالات کا تقاضا کیا ہے جو کہ میں نے شروع کیا تھا۔

محاذ آرائی اور ایک دوسرے پر الزام تراشی کرنا یہ سیاسی بحران کا حل نہیں ہے۔ آج سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ ہم ایسی کون سے حکمت عملی اپنائیں جس سے کہ ملک کا استحکام اور جمہوری عمل اور اس کے اوروں کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ سپریم کورٹ کا فیصلہ ملک کو خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہو وہ فیصلہ ملک کو درمیش سیاسی مسائل کو مکمل طور پر حل نہیں کر سکتا۔ ملک کو درمیش سیاسی بحران کا اصل اور موثر اور قابل عمل حل عوام کی عدالت اور عوامی رائے عامہ کے ذریعے سے ہی ممکن ہے۔ بلاشبہ عوام طاقت کا سرچشمہ ہیں۔ عام انتخابات کی تاریخ کا اعلان ہو چکا ہے آئیے ہم سب اپنے آپ کو عوام کی عدالت کے سامنے پیش کرتے ہیں اور عوام کے فیصلے کو قبول کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ اگر ہمیں واقعی جمہوریت سے اتنا ہی پیار ہے۔ اگر ہمیں اپنے ملک کا استحکام، ترقی اور خوشحالی اتنی ہی ہر دلنیز ہے جتنا کہ ہم دعویٰ کرے ہیں تو محاذ آرائی اور الزام تراشی کی راہ اپنانے کے بجائے ہم سب مل کر اس ضرورت کو یقینی بنائیں کہ ہونے والے انتخابات میں کوئی بھی فریق کسی قسم کی دھاندلی نہ کر سکے اور کوئی بھی فریق یہ الزام نہ لگا سکے کہ انتخابات غیر منصفانہ اور جانبدارانہ ہوئے ہیں۔ اس اہم ترین قومی مقصد کے لئے نواز شریف اور اس کے ساتھی آگے بڑھیں، ہمت دکھائیں اور ان اعلیٰ مقاصد کے لئے موجودہ قومی حکومت کو ایسی قابل عمل تجاویز پیش کریں جس سے کہ آزادانہ، منصفانہ انتخابات کا انعقاد یقینی ہو جائے اور ہم سب مل کر جمہوری عمل، جمہوری اداروں، ملک کے استحکام کے لینے اپنے تمام تر وسائل اور قوت صرف کر کے پاکستان کو مہذب جمہوری ممالک کی صف میں شامل کریں۔ اور عوام کی خوشحالی اور ان کے جان و مال کے تحفظ کے لئے عوام کو وہ لائحہ عمل پیش کریں کہ ماضی کی تمام کدورتیں دور ہو جائیں اور ملک کے دشمن شکست پائیں اور اس ملک سے لسانی فرقہ وارانہ صوبائی تعصبات اور محاذ آرائی کی فضا ختم ہو جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔۔۔ ناز کتے بچے ہوتی ہے؟

آواز۔ بونے دو بچے۔

جناب چیئرمین۔ تو کیا وقفہ کرنا چاہیں گے یا۔۔۔ پھر ناز تو دو بچے ہے۔ اگر

دس منٹ ہیں اگر ختم کر سکیں تو سن لیتے ہیں۔۔۔ جی راجہ صاحب۔

راجہ محمد افضل خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! اقبال حیدر صاحب نے اپنی تقریر میں ان کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن ایک بات (XXXXXXX) کے متعلق جو انہوں نے کی وہ میں سمجھتا ہوں نہایت ہی قابل اعتراض ہیں اس کو اس کارروائی سے حذف کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ کیا الفاظ تھے جی (XXXXXX) کے بارے میں؟۔۔ اگر کوئی ایسے الفاظ ہیں ان کا ریکارڈ چیک کیا جائے اگر ایسے الفاظ ہیں تو حذف کیے جائیں گے۔

راجہ محمد افضل خان۔ انہوں نے کہا کہ (XXXXXXX) یہ تاخر دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی حذف کئے جائیں گے۔

راجہ محمد افضل خان۔ اگر صرف تاخر کی بات ہے تو میرا خیال ہے اس کام کا (XXXXXX) بلکہ (XXXXXXXX) اس کام کا ان کے پاس کینٹ پوسٹ پر منٹھا ہے جو ٹارن منسٹر ہے۔۔

جناب چیئرمین۔ جی بہر حال ایسے کوئی الفاظ ہیں تو ریکارڈ چیک کیا جائے گا اور اگر کوئی ایسے الفاظ جو (XXXXXXX) اور (XXXXXX) کے بارے میں ہونے تو وہ حذف کئے جائیں گے۔

راجہ محمد افضل خان۔ جناب آپ کے تشریف لانے سے پہلے بھی کہے اور آپ کے ہوتے ہوئے بھی کہی بار کہہ گئے۔۔۔۔۔ دوسری بات انہوں نے فرمایا کہ بیرون مافیا کے متعلق ایک اخبار سے پڑھ رہے تھے تو جناب اس پر اسی اخبار نے اس کا rebuttal دیا ہوا ہے اور ان کو یہ نہیں پڑھنا چاہیئے تھا اگر ایسی بات ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ (XXXX) بھی آج ان کے وزیر داخلہ ہیں جو بڑی established بات ہے اس میں کسی کو کوئی شک وجہ نہیں ہے۔

Mr. Chairman: I will give you a right of reply.

محکم جناب ذہنی حیرمین حذف کیا گیا۔

راجہ محمد افضل خان۔ یہ پھر ادھر سے بھی حذف کر دیں پھر ادھر سے بھی کر دیں۔

جناب چیئرمین۔ جی حذف نہیں ان کو right of reply دیں گے۔ اس پر جو کتنا

پائیں۔

راجہ محمد افضل خان - تو پھر میں بھی personal explanation پر بات کروں گا جی۔

جناب چیئرمین - جی آپ نے تو بات کر دی ہے اور کیا کہتے ہیں جی۔

راجہ محمد افضل خان - جی ہاں یہ ساری دنیا کو پتہ ہے کہ کس بات کے لئے گورنر صاحب سے گئے تھے اور آج یہاں بیٹھ گئے ہیں تو یہ دونوں مافیہ جو ہیں ناں یہ دونوں مافیہ ان کی کیٹ پوسٹوں پر موجود ہیں ' بڑے عہدوں پر فائز ہیں ' ان کے ہوتے ہوئے اور کوئی یہ جسارت نہیں کر سکتا۔

جناب چیئرمین - شکریہ۔

راجہ محمد افضل خان - اور تیسری بات - ایک اخبار ڈان سے انہوں نے یہ جو معاشی analysis کر رہے تھے ' ایک آرٹیکل پڑھ رہے تھے ' جناب والا میں اس پر یہ گزارش کروں گا - یہ ڈان اخبار جو ہے ' یہ گورنر جو ہیں محمود ہارون صاحب ان کی ملکیت ہے - اور انہوں نے یہ واحد آرٹیکل ہے جو ان دنوں میں manoeuvre کر کے کھوایا ہے اس بھی rebuttal آچکا ہے۔

جناب چیئرمین - شکریہ ' جی جناب صوبیدار خان مندوخیل صاحب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل - جناب میری گزارش ہے جو اقبال حیدر صاحب نے ابھی ماتم کیا ہے اس میں جو انہوں ایک چیز فرمائی کہ جاگ پنجاب - یہ میرے خیال میں ایک ضوابطی تعصب پھیلایا جا رہا ہے - نواز شریف نے کبھی یہ نہیں کہا ہے - یہ ان کی ایک سوچی سمجھی سکیم ہے اور یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان میں مارشل لا آجائے اور اس بات کو ہوا دی جائے تاکہ ہمارے بھٹان ' بلوچ ' سندھی بھائی اور پنجابی بھائی آپس میں لڑ جائیں اور یہ بات انہوں نے قصدا کی - میں چاہتا ہوں کہ یہ بات اخبار سے حذف کی جائے اور میں گزارش کروں گا اپنے بھائیوں سے جو اوپر بیٹھے ہوئے ہیں یہ بات نہ لگی جائے اور یہ حذف کی جائے اور یہ ماتم جو انہوں نے کیا ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین - آپ کی request کافی ہے - یہ ذمہ دار لوگ ہیں - مجھے یقین ہے

کہ خٹک طریقے سے لکھیں گے۔

سید اقبال حیدر - میں نے یہ الفاظ کہے ہی نہیں ہیں۔ میں نے یہ کہا ہے کہ نواز شریف جاگ بجاگ کا نعرہ لگا رہا ہے۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل - نہیں نہیں آپ نے کہا ہے کہ نواز شریف نے کہا ہے - یہ نواز شریف نے کبھی نہیں کہا ہے۔

جناب چیئرمین - تو بہر حال آپ کی request بھی انہوں نے سن لی ہے۔ ذمہ دار لوگ ہیں صحیح طریقے سے مناسب طریقے سے لکھیں گے۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل - نہیں آپ کہہ دیں کہ حذف ہو جائے۔

جناب چیئرمین - ایک منٹ جی۔ ملک قاسم صاحب۔

ملک محمد قاسم - یہی بات جو یہ کہہ رہے ہیں میں اسی پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ بات یہ نہیں ہے کہ باہر تو میں ملک کو توڑتا پھرتا رہوں اور یہاں پر اگر کوئی آکر یہ کہے کہ ایسے باتیں نہیں ہونی چاہئیں جس سے ملک کے اندر اختلاف پیدا ہو اس پر پھر باہر کہنے والے یہاں آکر کہیں کہ یہ ہاؤس کے اندر نہ آنے۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

and it should come on record and newspapers should publish that it is being propagated which is against the interest of Pakistan, which is going to destroy Pakistan, it never happened in Punjab. It is the first person and first party which started this progaganda and they stated.....

جناب چیئرمین - خٹک ہے جی دونوں point of view آگئے ہیں جی صوبیدار صاحب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل - جی میں ان کا لحاظ کرتا ہوں اگر ان کے منہ سے بھی ایسے الفاظ نکلیں کہ یہ ضروری ہے کھٹا تو میں اس سے withdraw ہوتا ہوں جناب اس بات سے کہ حذف کئے جائیں۔ قاسم صاحب ہمارے معزز ہیں ہمارے پرانے لیڈر ہیں۔ اگر وہ بھی پاکستان کے استحکام اور پاکستان کی سالمیت کے لیے یہ بات کرتے ہیں کہ ایسی خبریں شائع ہونی چاہئیں تو میں اس بات سے withdraw کرتا ہوں۔ میں اخبارات کو بتاؤں گا کہ کھ لیں

سے بات ہے کہ ہم کو یہ پتہ ہے کہ اس بات سے ہمارے ملک اور ہماری قومیں جو ہیں وہ آپس میں نہیں لگیں گی۔ ہم کہتے ہیں کہ اخبار میں لکھی جائیں۔ یہ میں بالکل اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ میں احتجاج کرتا ہوں جناب قاسم صاحب سے خاص کر۔

جناب چیرمین۔ ٹھیک ہے جی عبدالغفور ہوتی صاحب۔

Abdul Ghafoor Hoti: My name has been referred to, I am informing the Honourable Member that it is an absolutely baseless lie and he should not indulge in this manner. I have nothing to do with any heroin trade. I have never done so and I do not know anything about it. And its accusation is very serious, please say it outside the court and I will take him to the court.

جناب چیرمین۔ شکریہ جی، جی سید پرویز علی شاہ صاحب۔

سید پرویز علی شاہ۔ شکریہ جناب چیرمین میں ایک پوائنٹ آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں کہ آنریبل ممبر نے ہمارے ایک آنریبل ممبر آف دی کینٹ کے لئے (XXXXXX) کا لفظ استعمال کیا اور وہ چونکہ ہاؤس میں موجود نہیں تھے اور وہ اپنی وضاحت نہیں کر سکتے تھے۔ لہذا مہربانی کر کے اس کو حذف کیا جانے وہ موجود ہوتے پھر یہ بات کہتے تو۔۔

جناب چیرمین۔ (XXXXXXX) کا لفظ میرے خیال میں واقعی سخت ہے میرے خیال میں اس کو حذف کیا جاتا ہے۔

سید پرویز علی شاہ۔ دوسری گزارش مجھے یہ کرنی تھی جناب چیرمین کے رولز کے مطابق اگر آنریبل ممبر کے متعلق اقبال حیدر صاحب کچھ کہتے تو اس کی وضاحت تو وہ کر سکتے تھے یا اپنی تقریر میں ساری باتیں کر سکتے تھے۔ پوائنٹ آف آرڈر پر یہ ساری باتیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہیں کرنی چاہئیں۔

جناب چیرمین۔ ٹھیک ہے جی۔ ابنا اب جناب اشتیاق اعمر کی تقریر کا وقت ہے

یا نہیں؟

XXXXXX حکم جناب چیرمین حذف کیا گیا

معزز اراکین - نہیں بناب آج نہیں -

جناب چیئرمین - ناز ویسے بھی دو سبے ہے - تو پھر اشتیاق صاحب کل پہلے نمبر پر آپ کو موقع دیا جائے تو ٹھیک ہے -

جناب صوبیدار خان مندوخیل - مجھے بھی کل وقت دیجیئے گا -

جناب چیئرمین - آپ کا ان کے بعد - آپ کا کل اشتیاق اعمر صاحب کے بعد مانم ہے -

جناب اعجاز علی خان جتوئی - مجھے بھی کل مانم دیں -

جناب چیئرمین - آپ کا بھی آجانے گا - سب کا آجانے گا - آخر آنا تو سب کا ہے -

جناب اعجاز علی خان جتوئی - نہیں اگر کل first نہیں ہوں میں تو پھر برسوں رکھ لیں -

جناب چیئرمین - نہیں ہوا اتنی یہ ہے اعجاز صاحب ' سب کا آنا ہے لیکن اب میں کیا کروں -

جناب اعجاز علی خان جتوئی - نہیں اگر کل اشتیاق اعمر صاحب کریں گے تو پھر برسوں میں کروں گا first speaker پھر مجھے برسوں پر رکھ لیں -

جناب چیئرمین - اچھا - آپ یہ مجھے کل کہہ دیں تاکہ کل یہ سٹے ہو جائے

جناب اعجاز علی خان جتوئی - میں last speaker نہیں بننا چاہتا - first پر کروں گا -

جناب چیئرمین - اچھا جی -

So, the House is adjourned to meet again tomorrow at 10.00 a.m.

[The House adjourned to meet again at 10.00 a.m. on wednesday, the 12th of May,

1993]